11-1-29

شواہد النبوّت (کامل)

تصنیف

حضرت مولانا عبدالرحمٰن جامیؒ

مترجم

ابوالطیب محمد شریف عارف
نوری قادری رضوی

شمع بُک ایجنسی
الکریم مارکیٹ، اردو بازار ○ لاہور

شواہد النبوّت

کامل

تصنیفِ لطیف

حضرت مولانا عبد الرحمٰن جامیؒ

مترجم

ابو الطیّب محمد شریف عارف نوری قادری رضوی

ناشر

شمع بُک ایجنسی

الکریم مارکیٹ، اردو بازار ○ لاہور

Marfat.com

جملہ حقوق بحق ناشر محفوظ ہیں

98387

نام کتاب شواہد النبوت

مصنف مولانا عبدالرحمٰن جامی

مترجم محمد شریف عارف نوری

تعداد ایک ہزار

سن اشاعت 1999

ناشر شمع بک ایجنسی الکریم مارکیٹ،
اردو بازار لاہور

کمپوزنگ الخطاط کمپوزرز ۳-الفضل مارکیٹ،
اردو بازار لاہور

قیمت [redacted]

Marfat.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

مولانا جامیؒ

شواہد النبوت کے مصنف مولانا عبدالرحمان جامیؒ اپنے عہد کے ممتاز شاعر اور صاحبِ طرز ادیب تھے۔ اس کتاب میں مولانا نے سرورِ کائنات فخرِ موجودات حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کی حیاتِ طیبہ کے تمام گوشوں کو بڑے عالمانہ انداز میں پیش کیا ہے۔ آپ نے خلفائے راشدین کی پاکیزہ سیرتوں کے بیان میں بھی کہیں بخل سے کام نہیں لیا۔ شواہد النبوت میں آپ نے ان ایمان افروز واقعات کو ایک سچے عاشقِ رسولؐ کی زبان میں بیان کیا ہے۔

حضرت جامیؒ نویں صدی ہجری کے فارسی ادب کے امام تھے۔ آپ کی ولادت ۲۳ شعبان المعظم ۸۱۷ھ بوقت عشاء محلّہ خر جرو قصبہ جام، علاقہ خراسان (ایران) میں ہوئی۔ اسم گرامی عبدالرحمان تخلص جامی لقب عماد الدّین المعروف بہ نور الدّین تھا۔ آپ نے اسّی سال سے اوپر عمر پائی۔ ۱۸ محرم الحرام ۸۹۸ھ کو اپنے خالقِ حقیقی سے جا ملے۔

مزارِ پُر انوار شہر ہرات سے تین میل کے فاصلے پر خیابانِ ہرات میں واقع ہے۔

آپ نے اپنی تعلیم کا آغاز ہرات کے عظیم الشان دارالعلوم مدرسہ نظامیہ سے کیا۔ مولانا جنید اُصولیؒ، مولانا خواجہ علی سمرقندیؒ، مولانا شہاب الدین محمد جارجویؒ سے کسبِ علم و فضل کیا۔

ہرات کے علاوہ ان دنوں سمرقند اسلامی علوم کا بہت بڑا مرکز تھا۔ آپ نے ہرات و سمرقند کے دونوں علوم و فنون کے مراکز سے کسبِ فیض کیا۔ آپ کے استاد قاضی روم فرمایا کرتے تھے کہ "جب سے شہر سمرقند آباد ہوا ہے مولانا جامی جیسا ذہین اور طبّاع فاضل زمانے کی آنکھ نے نہیں دیکھا"۔ حافظ شیراز کے بعد دنیائے ایران نے آپ جیسا قادر الکلام فارسی شاعر پیدا نہیں کیا۔

Marfat.com

حضرت جامیؒ کا زمانہ اعتقادی نشیب و فراز کا زمانہ ہے۔ آپ نے ایک طرف صحابہ کرامؓ کے فضائل و کمالات کو بڑی جامعیّت سے بیان کیا۔ تو دوسری طرف اہلِ بیت اور ائمہ اثناء عشر کے مناقب و محامد کو بیان کرنے میں کسی بخل سے کام نہیں لیا۔

تصوّف کے بہت سے فرقے ہیں ان میں سے تصوّف کا نُور بخشیہ فرقہ ہمیشہ سختی سے دین کا پابند رہا۔ اسی سلسلہ کے ایک فردِ کامل خواجہ بہاؤ الدین نقشبندؒ (م ۷۹۱ھ) نے سلسلۂ نقشبندیہ کی بنیاد رکھی۔ مولانا عبدالرحمان جامیؒ اسی سلسلۂ تصوّف کے روحانی فیضان سے مُستنیر ہوئے۔ برصغیر پاک وہند میں حضرت مجدّد الف ثانیؒ نے جو اسی سلسلہ کے پیرو کار ہیں اکبری الحاد کو نیست و نابود کرکے اسلام کی شمع روشن کی۔

مولانا جامیؒ کی زندگی کا بیشتر حصہ ہرات شہر میں گزرا۔ یہ شہر اس دور میں علم و ادب کا گہوارہ تھا۔ مشرق و مغرب اس شہر کے علم و فضل کے معترف تھے۔ مولانا جامیؒ کی شخصیت اس دور کے صُوفیاءؒ علماء کے لئے ایک انجمن کی حیثیت رکھتی تھی۔

"اشحات عین الحیات" کے مؤلّف کے بقول حضرت جامیؒ کے روحانی قریبیوں میں حضرت سعد الدّین کے علاوہ حضرت خواجہ محمد پارساؒ۔ خواجہ فخرالدین لورستانیؒ، خواجہ برہان الدین ابونصر پارساؒ، خواجہ شمس الدین محمدؒ، مولانا جلال الدین پورانیؒ، اور مولانا شمس الدین محمد اسد رحمتہ اللہ علیہم اجمعین کے اسمائے گرامی تاریخ کے صفحات میں درخشاں نظر آتے ہیں۔

دیگر بزرگوں کی طرح جامیؒ نے بھی جہاں گردی اور سیاحت کو اکتسابِ فیض کے لئے ضروری گردانا۔ بچپن جام میں گزرا، وہاں سے ہرات شہر آئے، یہاں انھیں خواجہ علی سمرقندی سے اکتسابِ فیض کا موقع ملا۔ جوان ہوئے تو ہرات سے سمرقند آگئے۔ یہاں کئی علماء سے فیض حاصل کیا۔ مرو سے ہرات گئے تو حضرت خواجہ عبیداللہ احرار کے دستِ حق پرست پر بیعت ہوئے۔ ۸۷۷ھ میں سفرِ حجاز کو نکلے۔ ہمدان، کردستان، بغداد، کربلا، نجف اشرف، مدینہ منورہ، مکہ مکرمہ، دمشق، حلب اور تبریز سے گزرے اور دامنِ مراد میں روحانیت بھرتے گئے۔

مدینہ منوّرہ کی حاضری کے دوران آپ (مولانا جامیؒ) کا نعتیہ ہدیہ آپ کی زندگی کا

Marfat.com

حاصل ہے۔ آپ کے عشق کا سرمایہ ہے۔ آپ نے عشقِ رسولؐ میں سرشار ہو کر نسیم بہاری کو فریاد پہنچانے کا ذریعہ بنایا ہے۔

نسیما جانبِ بطحا گزر کُن
ز احوالم محمدؐ را خبر کُن

دیدارِ روضۂ رسول کے لئے جس جذب و جنون کا اظہار آپ کے ہاں ملتا ہے وہ دوسرے شاعروں کے ہاں کم ہی پایا جاتا ہے۔ مولانا جامیؒ جس جذب و مستی کے عالم میں بارگاہِ رسولؐ میں حاضر ہوتے ہیں اس میں جنیدؒ و بایزیدؒ کا ادب بھی ہے اور بلال حبشیؓ کی رقت و والہیت بھی۔

مولانا عبدالغفور لاریؒ نے آپ کی تصانیف کی تعداد ۵۴ بتائی ہے۔ ان میں سے درج ذیل کتب مقبول عوام و بارگاہ رسولؐ ہوئیں اشعۃ اللمعات، شرح فصوص الحکم یوسف زلیخا، لوامع، لوائح، ترجمہ اربعین حدیث، شرح ملا جامیؒ، تحفۃ الاحرار، نفحات الانس، سلسلۃ الذھب، سبحۃ الابرار، بہارستان، عنان خواجہ پارسا اور شواہد النبوت۔

محمد ریاض خان، ایم اے

Marfat.com

اظہارِ تشکر

بندہ عاجز ابوالطیب محمد شریف عارف نوری نقشبندی قادری رضوی مصطفائی عرض پرداز ہے کہ میں نے حضرت العلام الحاج الحافظ المفتی محمد نواب الدین نقشبندی مجددی جماعتی' استاذ محترم حضرت پیر سید اعجاز ہادی رسول شاہ خاکی رحمتہ اللہ علیہ' حضرت مولانا محمد اوّل شاہ رضوی زید مجدھم' جناب پروفیسر محمد شریف سروری قادری' جناب الحاج چوہدری ضمیر احمد' جناب رانا محمد صدیق عاجز' صاحبزادہ سید محمود الحسن شاہ قادری گیلانی' جناب سید صاحبزادہ احمد حسین شاہ' حضرت مولانا حکیم محمد شریف فقیر سلطانی قادری سروری اور جناب حکیم محمد جاوید صاحبان کی نظرِ کرم سے فیض پایا۔ اللہ عزّوجل ان صاحبان کے علم و عمل میں دن دوگنی رات چوگنی ترقی عطا فرمائے۔ اور بندہ ان صاحبان کے فیضان سے مستفیض ہوتا رہے۔

احقر
عارف نوری

Marfat.com

فہرست

عنوانات	صفحہ نمبر	عنوانات	صفحہ نمبر
۱-خطبہ مبارکہ	۲۵	۱۶-حضرت دانیال علیہ السلام کا	
۲-کلمہ شہادت	۲۵	قیدی ہونا	۵۳
۳-کلمہ شہادت کی اہمیت وافادیت	۳۰	۱۷-نور محمد ﷺ کا پشت در پشت	
۴-تقدیم		منتقل ہونا	۵۹
۵-نبی اور رسول ﷺ میں تخصیص		۱۸-حضرت عبداللہ کے قتل کا عہد	۶۰
و تفریق	۳۱	۱۹-حضور سید عالم ﷺ کا نور	
۶-معجزہ کیا ہے؟	۳۱	مبارک عبداللہ کی پیشانی میں	
۷-فضیلت انبیاء علیہم السلام	۳۲	**دوسرا رکن**	
۸-دریائے نیل کا ساتھ ساتھ چلنا	۳۲	۲۰-حضور سید العالمین ﷺ کی	
۹-حقیقت محمدیہ کا انکشاف	۳۴	پیدائش کے بعد شواہد جو ظہور	
۱۰-مقام انبیاء کا انکشاف	۳۷	پذیر ہوئے۔	
پہلا رکن		۲۱-ایک عجیب وغریب قصہ	
۱۱-ایک خزانہ کا انکشاف ۴۸	۴۹	**تیسرا رکن**	
۱۲-تورات میں نام محمد ﷺ		۲۲-حضور علیہ الصلوۃ والسلام کی	
۱۳-اسرائیل کے انبیاء کی زبان پر	۴۹	بعثت سے ہجرت تک	
ذکر مصطفیٰ علیہ التحیۃ والثناء	۵۰	**چوتھا رکن**	
۱۴-دین اسلام کا تذکرہ کتب قدیمہ میں		۲۳-پہلا حصہ	
۱۵-پہاڑ سے آواز سنائی دینا	۵۱	**کمالات وجمالات**	

Marfat.com

عنوانات	صفحہ نمبر
٢٥- ہرنی کا کلمہ طیبہ پڑھنا	٢٣٦
٢٦- تیر اندازی میں کمال کا حصول	٢٣٧
٢٧- وحشیوں کا باتیں کرنا	٢٣٧
٢٨- بھیڑیوں کا پاسبانی کرنا	٢٣٨
٢٩- لقمے کا گلے سے نہ اترنا	٢٣٩
٣٠- اہلِ بیت کے لئے دعائے خیر کرنا	٢٤٠
٣١- لباسِ فاخرہ اور سیدہ زہراء	٢٤١
٣٢- چشمۂ آب کی کیفیتِ عجوبہ	٢٤١
٣٣- بارش میں کپڑوں کا خشک ہونا	٢٤١
٣٤- ایک یہودی کا اسلام قبول کرنا	٢٤٢
٣٥- سوکھے درختوں کا پھل دینا	٢٤٣
٣٦- دستِ رحمت کا کمالِ لازوال	٢٤٤
٣٧- بت سے آواز آنا	٢٤٦
٣٨- غسان عامر کا ایمان قبول کرنا	٢٥٠
٣٩- دستِ شفقت کا کمال	٢٥٠
٤٠- سواد بن قارب کا مشرف بہ اسلام ہونا	٢٥١
٤١- شجر و حجر کا گواہی دینا	٢٥٢
٤٢- بارگاہِ نبوت میں شکایت کرنا	٢٥٣
٤٣- حضرت ابوہریرہ کی والدہ ماجدہ کا ایمان قبول کرنا	٢٥٣
٤٤- حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی دعا کا کمال	٢٥٤
٤٥- حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی دعا کے اثرات	٢٥٤
٤٦- لسانِ ترجمان سے جو نکلی ہو کے رہی	٢٥٧
٤٧- رودادِ ثعلبہ	٢٥٨
٤٨- دستِ رحمت کا کمال	٢٦١
٤٩- عورت کا فرمانبردار ہو جانا	٢٦١
٥٠- قبر سے باہر پھینکا جانا	٢٦٢
٥١- عدل میں حکمات	٢٦٢
٥٢- درخت کا بارگاہِ نبوی میں حاضر ہونا	٢٦٣
٥٣- درخت کا پردہ کرنا	٢٦٤
٥٤- اونٹ کا سجدہ کرنا	٢٦٥
٥٥- اونٹ کا بارگاہِ نبوی میں فریاد کرنا	٢٦٥
٥٦- درختوں کا سلام کرنا	٢٦٨
٥٧- بکریوں کا سجدہ کرنا	٢٦٨
٥٨- کھارے پانی کا میٹھا ہو جانا	٢٦٩
٥٩- سنگریزے کنوئیں میں ڈالنے سے پانی کا بڑھ جانا	٢٦٩
٦٠- خشک بکریوں کا دودھ دینا	٢٦٩
٦١- دستِ رحمت کا کمال	٢٧٠
٦٢- آنکھ میں شفایابی	٢٧٠

Marfat.com

عنوانات	صفحہ نمبر
٦٣-عقبہ کی خوشبو کی کیفیت	٢٧١
٦٤-ہاتھ کے درد کا جاتا رہنا	٢٧١
٦٥-ٹوٹے ہاتھ کا درست ہو جانا	٢٧٢
٦٦-ایڑی کا کمال	٢٧٢
٦٧-لعابِ دہن کا کمال	٢٧٢
٦٨-پانی کے چھڑکاؤ سے صحت یابی کا حصول	٢٧٣
٦٩-ایک نوجوان سے دانش مندانہ گفتگو کرنا	٢٧٣
٧٠-ایک بطالہ کی حرکتِ نازیبا	٢٧٤
٧١-درد کی شکایت کی دوری	٢٧٥
٧٢-عصمت دست مصطفیٰ علیہ التحیۃ والثناء	٢٧٥
٧٣-فرقۂ باطلہ کا انکشاف	٢٧٦
٧٤-قبولیت کا راز	٢٧٧
٧٥-عظمت بر عظمت	٢٧٨
٧٦-نگاہِ مصطفیٰ ہے حق آئینہ	٢٧٩
٧٧-حقیقت تیمم	٢٨٠
٧٨-اوباش کا تعاقب کرنا	٢٨٠
٧٩-کلام کے نور کی کیفیت	٢٨١
٨٠-حضرت جبرائیل کا پیغام لانا	٢٨٢
٨١-بنی کعب کی مدد فرمانا	٢٨٢
٨٢-نماز کی قضا میں رازداری	٢٨٣
٨٣-منافق کا لقمۂ اجل ہونا	٢٨٤
٨٤-شیطان کی شیطنت	٢٨٤
٨٥-فرشتوں کا بارگاہِ نبوی میں سلام عرض کرنا	٢٨٤
٨٦-سانپ کے ڈسنے سے لقمۂ اجل ہونا	٢٨٥
٨٧-علم غیب نبی ﷺ	٢٨٦
٨٨-ایک صحابی کی جواں مردی	٢٨٦
٨٩-علم نبی ﷺ	٢٨٧
٩٠-شیطان سے لڑائی لڑنا	٢٨٨
٩١-انگلیاں سینے میں گاڑنا	٢٨٨
٩٢-عاشق حبیب کبریا علیہ التحیۃ والثناء	٢٨٩
٩٣-دانائے کل ختم الرسل	٢٩٠
٩٤-جو کہا وہ ہو گیا	٢٩١
٩٥-ایک کلی پانی کا چشمہ بن جانا	٢٩٢
٩٦-دودھ کے پیالہ میں برکت کا حصول	٢٩٤
٩٧-دو روٹیوں میں برکت ڈالنا	٢٩٥
٩٨-ایک سو تین آدمیوں کا سیر شکم ہونا	٢٩٧

Marfat.com

عنوانات	صفحہ نمبر
۹۹-ایک پیالہ کا کافی ہونا	۲۹۸
۱۰۰-گھی میں برکت کا حصول	۲۹۸
۱۰۱-برتن کا گھی سے بھرنا	۲۹۹
۱۰۲-گھی کا تمام عمر کے لئے کافی ہونا	۲۹۹
۱۰۳-کھجوروں میں کمی رونما نہ ہونا	۳۰۰
۱۰۴-نبیِ رحمت کا بے پایاں کمال	۳۰۰
۱۰۵-قرض کی ادائیگی میں رازِ حقیقی	۳۰۱
۱۰۶-سفر کی عجیب رُوداد	۳۰۲
۱۰۷-بکریوں کے پستانوں کا بھر جانا	۳۰۴
۱۰۸-ابو قرضافہ کا ایمان قبول کرنا	۳۰۶
پانچواں رکن	
۱۰۹-رُخِ انور کی تابانی	۳۱۱
۱۱۰-خوشبودار پسینہ	۳۱۱
۱۱۱-آگ کا رومال کو نہ جلانا	۳۱۲
۱۱۲-پسینہ مبارک سے لطف اندوز ہونا	۳۱۲
۱۱۳-آپ کے بول وبراز کی کیفیتِ عجوبہ	۳۱۳
۱۱۴-رکانہ کی ناکامی کا سبب	۳۱۲
۱۱۵-آپ کے پیدل چلنے میں حکمات	۳۱۴
۱۱۶-لعابِ دہن کا کمال	۳۱۴
۱۱۷-وضو کے پانی میں برکات	۳۱۴

عنوانات	صفحہ نمبر
۱۱۸-کنوئیں سے خوشبو کا حصول	۳۱۵
۱۱۹-گیارہ ستاروں کا دیکھنا	۳۱۵
۱۲۰-آپ کی فصاحت وبلاغت	۳۱۵
۱۲۱-اولاد کا ستیاناس ہونا	۳۱۵
۱۲۲-دستِ رحمت کا کمال	۳۱۵
۱۲۳-چالیس مردوں جیسی طاقت ہونا	۳۱۶
۱۲۴-لرزہ طاری ہو جانا	۳۱۶
۱۲۵-پارہ گوشت پر تحریر ہونا	۳۱۷
۱۲۶-علمی برتری کا حصول	۳۱۷
۱۲۷-عظیم معجزہ	۳۱۸
۱۲۸-مسئلہ اعجازِ قرآن	۳۱۹
۱۲۹-معجزۂ قرآن	۳۲۰
۱۳۰-رجوع کی کیفیت	۳۲۱
۱۳۱-دوسری وجوہ کا انکشاف	
چھٹا رکن	
۱۳۲-علمِ غیب کی گواہی	۳۲۵
۱۳۳-کرم بالائے کرم	۳۲۵
۱۳۴-تلواروں کی فروختگی کا راز	۳۲۶
۱۳۵-خلافت کے بارے میں فرمان نبوی ﷺ	۳۲۷
۱۳۶-فرمان نبی میں غیبی خبروں کا	

Marfat.com

عنوانات	صفحہ نمبر
اظہار	۳۲۸
۱۳۷- مدتِ خلافت کا انکشاف	۳۲۹
۱۳۸- پہاڑ کا کانپنا	۳۲۹
۱۳۹- مرقدِ انور کی کیفیت	۳۳۰
۱۴۰- شہادت کی خبر دینا	۳۳۰
۱۴۱- ایک عجیب داستان	۳۳۰
۱۴۲- بدبخت شخص کے بارے میں خبر دینا	۳۳۱
۱۴۳- سر نیزے پر چڑھنا	۳۳۱
۱۴۴- وصالِ شیرِ خدا کی خبر دینا	۳۳۲
۱۴۵- اُمتِ مسلمہ کا مسئلہ	۳۳۲
۱۴۶- فرمانِ نبی بہ زبانِ خدا	۳۳۳
۱۴۷- جنت کی بشارت دینا	۳۳۳
۱۴۸- صحابہ کرام کی قربانی	۳۳۴
۱۴۹- دوزخ کی بشارت دینا	۳۳۴
۱۵۰- حضرت عمار بن یاسر کی شہادت کی خبر دینا	۳۳۵
۱۵۱- جہنم کی بشارت دینا	۳۳۶
۱۵۲- جنگِ جمل کی خبر سے آگہی	۳۳۸
۱۵۳- خوارج کی نشاندہی کرنا	۳۳۸
۱۵۴- اہلِ نجد میں سونا تقسیم کرنا	۳۳۹
۱۵۵- وہ زباں جس کو سب کُن کی کنجی کہیں	۳۴۰
۱۵۶- منہ سے جو بات نکلی وہ ہو کر رہی	۳۴۰
۱۵۷- فرمانِ نبی میں حکمتِ ازلیہ	۳۴۱
۱۵۸- زخم کا اچھا ہو جانا	۳۴۱
۱۵۹- حضرت ابوذر غفاری رضی کا وصالِ پُرملال	۳۴۱
۱۶۰- خون کی پردہ دری	۳۴۳
۱۶۱- تیر کا کھینچا جانا	۳۴۳
ساتواں رکن	
۱۶۲- خرقِ عادت کی ماہیت کیا ہے؟	۳۵۱
حضرت سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ	۳۵۲
۱۶۳- نورِ عظیم کا مشاہدہ	۳۵۲
۱۶۴- حضرت ابوبکر صدیق رضی کا اسلام قبول کرنا	۳۵۲
۱۶۵- نبوت کی شہادت اور درخت سے آواز آنا	۳۵۲
۱۶۶- خواب میں دیدارِ نبی کا حصول	۳۵۴
۱۶۷- حضرت صدیق اکبرؓ کی آخری آرام گاہ	۳۵۶
۱۶۸- پردہ اٹھ جانا	۳۵۶
۱۶۹- لقمہ کی اہمیتِ حقیقی	۳۵۶

Marfat.com

عنوانات	صفحہ نمبر
۱۷۰- حضرت ابوبکر صدیقؓ کا علمِ غیب	۳۵۷
حضرت سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ	۳۵۸
۱۷۱- دریائے نیل کی داستانِ عجوبہ	۳۶۰
۱۷۲- روئے زمین کا تاریک ہو جانا	۳۶۱
۱۷۳- کرامات ابوبکر و فاروق رضی اللہ عنہما	۳۶۲
۱۷۴- اسرارِ غیوب کی پردہ دری	۳۶۸
حضرت سیّدنا عثمان غنی رضی اللہ عنہ	۳۷۰
حضرت شیر خدا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ	۳۷۵
۱۷۵- کنیت اور خطاب	۳۷۵
۱۷۶- لفظ ابوتراب کی وجہ تسمیہ	۳۷۵
۱۷۷- آپ کا سرّ عارفاں ہونا	۳۷۶
۱۷۸- شاہ روم کے سوالات کا جواب دینا	۳۷۷
۱۷۹- پاؤں خون آلود ہونا	۳۷۸
۱۸۰- ایک رکاب سے دوسری رکاب تک قرآن ختم کرنا	۳۷۸

عنوانات	صفحہ نمبر
۱۸۱- پاکیزہ اولاد کی بشارت دینا	۳۷۸
۱۸۲- سرّ قلبی کا منکشف کرنا	۳۷۹
۱۸۳- عصا کی برکت سے پانی میں کمی آجانا	۳۸۱
۱۸۴- قبل از وقت شہادت کی خبر دینا	۳۸۲
۱۸۵- حضرت حیدر کرارؓ کا علمِ غیب	۳۸۴
۱۸۶- حضرت کمیل بن زیاد کا شہادت کی خبر دینا	۳۸۴
۱۸۷- حضرت قنبرؓ کی شہادت کی خبر دینا	۳۸۴
۱۸۸- حضرت امام حسینؓ کی شہادت کی خبر دینا	۳۸۵
۱۸۹- مقامِ شہادت کی خبر دینا	۳۸۶
۱۹۰- لشکر کی پیش گوئی فرمانا	۳۸۶
۱۹۱- چشمۂ آب کی روانی	۳۸۹
۱۹۲- راہب بطور ملازم	۳۸۸
۱۹۳- انجیل میں حضرت شیرِ خداؓ کا تذکرہ	۳۸۸
۱۹۴- سوادئ صحرا سے پانی کی دستیابی	۳۹۰
۱۹۵- حضرت علیؓ کے لئے سورج کا واپس آنا	۳۹۳

Marfat.com

عنوانات	صفحہ نمبر
۱۹۶- دوبارہ سورج کا واپس لوٹ آنا	۳۹۳
۱۹۷- جھوٹی قسم کھانے پر اندھا ہو جانا	۳۹۴
۱۹۸- مرضِ برص میں مبتلا ہونا	۳۹۵
۱۹۹- دیوانہ بن جانا	۳۹۵
۲۰۰- دین کی سربلندی کے لئے کوشش کرنا	۳۹۶
۲۰۱- اہلِ کوفہ کے حق میں بددعا کرنا	۳۹۶
۲۰۲- حضرت حیدر کرارؓ کی علمی فراست	۳۹۷
۲۰۳- دورانِ خطبہ انکشافات فرمانا	۳۹۸
۲۰۴- بدبخت ابن ملجم کا انکشاف فرمانا	۳۹۹
۲۰۵- خواب میں سرکارِ مدینہ کی زیارت	۳۹۹
۲۰۶- حضرت علیؓ کی شہادت پر ندائے الٰہیہ	۴۰۰
۲۰۷- مدفن کی جگہ کا پتہ دینا	۴۰۰
۲۰۸- ہارون الرشید کا قبر سے مشرف ہونا	۴۰۰
۲۰۹- سوردکا رفع ہو جانا	۴۰۱
۲۱۰- حضرت علیؓ کی مخالفت کا ثمرہ	۴۰۱

عنوانات	صفحہ نمبر
۲۱۱- دشمنانِ علیؓ کا انجام	۴۰۱
۲۱۲- چہرہ کا سیاہ ہو جانا	۴۰۲
۲۱۳- دشمنانِ علیؓ کے لئے دعا کرنا کیسا ہے؟	۴۰۴
۲۱۴- منبر سے گرا اور موت کے منہ میں	۴۰۴
حضرت امام حسن رضی اللہ عنہ	۴۰۶
۲۱۵- کنیت اور لقب	۴۰۶
۲۱۶- حضرت امام حسنؓ حضرت ابوبکر صدیقؓ کے کندھوں پر	۴۰۶
۲۱۷- میرا فرزند سید ہے	۴۰۶
۲۱۸- حضرت امام حسن کا خطبہ	۴۰۷
۲۱۹- ناممکن کام	۴۰۸
۲۲۰- تجلی کی چمک سے راستہ کا حصول	۴۰۸
۲۲۱- نومولود بچہ عطا فرمانا	۴۰۸
۲۲۲- زہر کس نے دیا؟	۴۰۹
حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ	۴۱۱
۲۲۳- لقب اور کنیت	۴۱۱

Marfat.com

عنوانات	صفحہ نمبر
۱۹۶- دوبارہ سورج کا واپس لوٹ آنا	۳۹۳
۱۹۷- جھوٹی قسم کھانے پر اندھا ہو جانا	۳۹۴
۱۹۸- مرضِ برص میں مبتلا ہونا	۳۹۵
۱۹۹- دیوانہ بن جانا	۳۹۵
۲۰۰- دین کی سربلندی کے لئے کوشش کرنا	۳۹۶
۲۰۱- اہلِ کوفہ کے حق میں بددعا کرنا	۳۹۶
۲۰۲- حضرت حیدر کرارؓ کی علمی فراست	۳۹۷
۲۰۳- دورانِ خطبہ انکشافات فرمانا	۳۹۸
۲۰۴- بدبخت ابن ملجم کا انکشاف فرمانا	۳۹۹
۲۰۵- خواب میں سرکارِ مدینہ کی زیارت	۳۹۹
۲۰۶- حضرت علیؓ کی شہادت پر ندائے الٰہیہ	۴۰۰
۲۰۷- مدفن کی جگہ کا پتہ دینا	۴۰۰
۲۰۸- ہارون الرشید کا قبر سے مشرف ہونا	۴۰۰
۲۰۹- درد کا رفع ہو جانا	۴۰۱
۲۱۰- حضرت علیؓ کی مخالفت کا ثمرہ	۴۰۱
۲۱۱- دشمنانِ علیؓ کا انجام	۴۰۱
۲۱۲- چہرہ کا سیاہ ہو جانا	۴۰۳
۲۱۳- دشمنانِ علیؓ کے لئے دعا کرنا کیسا ہے؟	۴۰۴
۲۱۴- منبر سے گرا اور موت کے منہ میں	۴۰۴
حضرت امام حسن رضی اللہ عنہ	۴۰۶
۲۱۵- کنیت اور لقب	۴۰۶
۲۱۶- حضرت امام حسنؓ حضرت ابوبکر صدیقؓ کے کندھوں پر	۴۰۶
۲۱۷- میرا فرزند سید ہے	۴۰۶
۲۱۸- حضرت امام حسن کا خطبہ	۴۰۷
۲۱۹- ناممکن کام	۴۰۸
۲۲۰- تجلی کی چمک سے راستہ کا حصول	۴۰۸
۲۲۱- نومولود بچہ عطا فرمانا	۴۰۸
۲۲۲- زہر کس نے دیا؟	۴۰۹
حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ	۴۱۱
۲۲۳- لقب اور کنیت	۴۱۱

Marfat.com

عنوانات	صفحہ نمبر
۲۲۴-ولادتِ باسعادت	۴۱۱
۲۲۵-لفظِ حسین کی وجہ تسمیہ	۴۱۱
۲۲۶-جبرئیل کا فرمان	۴۱۲
۲۲۷-مبارک خوشخبری	۴۱۲
۲۲۸-غمِ حسین کی کیفیت	۴۱۲
۲۲۹-پیشانی پر بوسہ دینا	۴۱۳
۲۳۰-مقامِ کربلا کا مشاہدہ فرمانا	۴۱۳
۲۳۱-حضرت جبرئیل کا شہادت کی خبر دینا	۴۱۴
۲۳۲-سر کا ہدیہ پیش کرنا	۴۱۵
۲۳۳-قتلِ حسین کا بدلہ	۴۱۵
۲۳۴-امام پاک کے قاتلوں کا انجام	۴۱۵
۲۳۵-سونا کا بھسم ہو جانا	۴۱۵
۲۳۶-تلخ ذائقہ والا گوشت	۴۱۶
۲۳۷-جنات کا نوحہ خوانی کرنا	۴۱۶
۲۳۸-امام پاک کے قاتلوں پر لعنت	۴۱۷
۲۳۹-سرِ انور سے آواز آنا	۴۱۷
۲۴۰-پتھر سے تازہ خون نکلنا	۴۱۸
۲۴۱-آسمان سے خون برسنا	۴۱۸
حضرت امام زین العابدین رضی اللہ عنہ	۴۱۹
۲۴۲-کنیت اور لقب	۴۱۹
۲۴۳-ولادتِ باسعادت	۴۱۹
۲۴۴-گلے میں طوق اور پاؤں میں زنجیر	۴۱۹
۲۴۵-دبدبۂ حسینی	۴۲۰
۲۴۶-وصالِ مبارک	۴۲۰
۲۴۷-زین العابدین کی وجہِ تسمیہ	۴۲۱
۲۴۸-حالتِ وضو میں کپکپی طاری ہونا	۴۲۱
۲۴۹-دنیا کی آگ سے نہ ڈر	۴۲۱
۲۵۰-حضرت خضر کا راز کی باتیں کرنا	۴۲۲
۲۵۱-چڑیوں کا تسبیح پڑھنا	۴۲۳
۲۵۲-زاہد دنیا کون؟	۴۲۴
۲۵۳-ہرن کا آپ کے ساتھ کھانا کھانا	۴۲۴
۲۵۴-اونٹنی کی کاہلی دور کرنا	۴۲۵
۲۵۵-ہرنی کا بارگاہِ امام میں فریاد کرنا	۴۲۵
۲۵۶-آخری وقت سے مطلع فرمانا	۴۲۶
۲۵۷-حضرت امام زین العابدین کے فراق میں اونٹنی کی موت	۴۲۶
۲۵۸-حجرِ اسود کا فیصلہ کرنا	۴۲۷
۲۵۹-امام پاک کا دو افراد کو نجات	

Marfat.com

عنوانات	صفحہ نمبر
دلوانا	۴۲۸
۲۶۰-ملک کو سلامتی بخشنا	۴۲۸
۲۶۱-امام پاک کا خزیمہ کے حق میں بددعا کرنا	۴۲۹
۲۶۲-**حضرت امام محمد باقر** رضی اللہ عنہ	۴۳۱
۲۶۳-کنیت اور لقب	۴۳۱
۲۶۴-لفظ باقر کی وجہ تسمیہ	۴۳۱
۲۶۵-والدہ محترمہ کا اسم گرامی	۴۳۱
۲۶۶-ولادتِ باسعادت	۴۳۱
۲۶۷-وصالِ شریف	۴۳۱
۲۶۸-دیگر روایات	۴۳۲
۲۶۹-حضرت امام باقر کا غیب کی خبر دینا	۴۳۳
۲۷۰-سر کو نیزے پر لٹکانا	۴۳۳
۲۷۱-عمر کم ہونا	۴۳۳
۲۷۲-سوال سے پہلے جواب	۴۳۴
۲۷۳-جنّات کا امام پاک کی بارگاہ میں حاضری	۴۳۴
۲۷۴-عمر پانچ سال باقی رہنا	۴۳۵
۲۷۵-بھیڑیے کا امام پاک سے گفتگو کرنا	۴۳۵

عنوانات	صفحہ نمبر
۲۷۶-غیب سے معلوم کرنا	۴۳۶
۲۷۷-ایک شخص کو اغیار سے نجات دلانا	۴۳۶
۲۷۸-غائبانہ طور پر السلام علیکم کہنا	۴۳۷
۲۷۹-اللہ پر بندے کے حقوق	۴۳۸
۲۸۰-حجابات کا اٹھ جانا	۴۳۸
۲۸۱-بالوں کا سیاہ ہونا	۴۳۹
۲۸۲-دوانقی کو حاکمیت کی بشارت دینا	۴۳۹
۲۸۳-آنکھوں کی بینائی عطا کرنا	۴۴۰
۲۸۴-حضرت امام باقر کی فہم وفراست	۴۴۲
۲۸۵-ایک نصرانی کا اسلام قبول کرنا	۴۴۳
۲۸۶-حضرت امام باقر اور عطائے ربّانی	۴۴۴
۲۸۷-نبی کی مناجات سے بے خود ہونا	۴۴۴
۲۸۸-لونڈی کی عزت کی حفاظت فرمانا	۴۴۵
۲۸۹-مدینہ میں قتل وغارت کا بازار گرم ہونا	۴۴۷

Marfat.com

عنوانات	صفحہ نمبر
حضرت امام جعفر صادق رضی اللہ عنہ	۴۴۸
۲۹۰-کنیت اور لقب	۴۴۸
۲۹۱-والدہ کی طرف سے نسب نامہ	۴۴۸
۲۹۲-ولادتِ باسعادت	۴۴۸
۲۹۳-وصالِ مبارک	۴۴۸
۲۹۴-قبور مبارکہ	۴۴۸
۲۹۵-خلیفہ منصور کا امام جعفر کو دربار میں بلوانا	۴۵۰
۲۹۶-مشکلات کا حل	۴۵۲
۲۹۷-دربان کا اندھا ہو جانا	۴۵۳
۲۹۸-خلیفہ منصور کا امام جعفر رضی اللہ عنہ کو بلانا	۴۵۳
۲۹۹-ابن رسول اللہ کی سخاوت	۴۵۵
۳۰۰-داؤد کا قتل ہونا	۴۵۶
۳۰۱-امام جعفر صادق کی علمی فراست	۴۵۷
۳۰۲-قید سے نجات دلوانا	۴۵۷
۳۰۳-گمشدہ چادر کا مل جانا	۴۵۸
۳۰۴-مردہ گائے کو زندہ کرنا	۴۵۹
۳۰۵-کھجور کے درخت کا جھک جانا	۴۵۹
۳۰۶-پرندوں کو زندہ کرنا	۴۶۰
۳۰۷-بہشت میں سرائے خریدنا	۴۶۲
۳۰۸-پچاس حج کے لئے دعا کرنا	۴۶۲
۳۰۹-عباس کلبی کو شیر کا پھاڑنا	۴۶۳
حضرت امام موسیٰ کاظم رضی اللہ عنہ	۴۶۴
۳۱۰-لقب اور اس کی اہمیت	۴۶۴
۳۱۱-والدہ محترمہ کا نام	۴۶۴
۳۱۲-ولادتِ باسعادت	۴۶۴
۳۱۳-وصالِ مبارک	۴۶۵
۳۱۴-قبر مبارک	۴۶۵
۳۱۵-کھجوروں میں زہر ملایا جانا	۴۶۵
۳۱۶-کمال کی کوئی حد نہیں	۴۶۵
۳۱۷-حضرت موسیٰ کاظم کی حکمت عملی	۴۶۸
۳۱۸-ظالم کے پنجے سے نجات کا حصول	۴۶۹
۳۱۹-مکان گرنے کی خبر دینا	۴۷۰
۳۲۰-پانی میں گرے ہوئے کنگن کی دستیابی	۴۷۰
۳۲۱-دستِ اقدس کی برکت	۴۷۱
۳۲۲-زادِ راہ میں برکت کا حصول	۴۷۲
حضرت امام رضا علی	

Marfat.com

عنوانات	صفحہ نمبر
رضی اللہ عنہ	۴۷۴
۳۲۳-کنیت اور لقب	۴۷۴
۳۲۴-لفظ رضا کی وجہ تسمیہ	۴۷۴
۳۲۵-لفظ رضا کی اہمیت وافادیت	۴۷۴
۳۲۶-ولادتِ باسعادت	۴۷۴
۳۲۷-وصالِ مبارک	۴۷۵
۳۲۸-مرقدِ مبارک	۴۷۵
۳۲۹-والد ماجد کا اسم گرامی	۴۷۵
۳۳۰-سبحان اللہ کی آوازیں سنائی دینا	۴۷۵
۳۳۱-ولادت کا منظر	۴۷۵
۳۳۲-حاسد کے سر پر خاک	۴۷۷
۳۳۳-ایک کرتہ اور تولیہ عطا کرنا	۴۷۸
۳۳۴-غیب کے سوالات کے جوابات کا حصول	۴۸۳
۳۳۵-ستر کھجوروں کا حصول	۴۸۴
۳۳۶-ریان بن صلت کی خواہش کا پورا ہونا	۴۸۵
۳۳۷-خواب میں نسخہ شفا بتانا	۴۸۵
۳۳۸-ایک شخص موت کے منہ میں	۴۸۶
۳۳۹-عربی زبان کا عطا ہونا	۴۸۶
۳۴۰-دل کی بات کا جواب تحریر میں دینا	۴۸۷
۳۴۱-چڑیا کی بات سن کر سانپ کو ہلاک کروانا	۴۸۷
۳۴۲-حمل میں بچوں کے نام تجویز کرنا	۴۸۸
۳۴۳-دوبارہ مدینہ نہیں آؤں گا	۴۸۸
۳۴۴-منصبِ خلافت سے انکار	۴۸۹
۳۴۵-قبر کی مٹی سونگھ کر راز کا منکشف کرنا	۴۸۹
حضرت امام تقی رضی اللہ عنہ	
اللہ عنہ	**۴۹۶**
۳۴۶-نام کنیت اور لقب	۴۹۶
۳۴۷-والدہ کا نام	۴۹۶
۳۴۸-ولادتِ باسعادت	۴۹۶
۳۴۹-وصال مبارک	۴۹۶
۳۵۰-قبر مبارک	۴۹۶
۳۵۱-مامون الرشید اور آپ کا تعلق	۴۹۶
۳۵۲-جواد اور مامون کا مکالمہ	۴۹۷
۳۵۳-اقوالِ زریں	۴۹۸
۳۵۴-بغیر گٹھلی کے پھل لگنا	۴۹۸
۳۵۵-جیل سے غائب ہو جانا	۴۹۹

Marfat.com

عنوانات	صفحہ نمبر
۳۵۶-موت کی خبر دینا	۵۰۱
۳۵۷-کفن کے لئے کپڑا طلب کرنا	۵۰۱
۳۵۸-فرمان نہ ماننے پر ہلاک ہو جانا	۵۰۲
حضرت امام علی نقی رضی اللہ عنہ	۵۰۳
۳۵۹-نام کنیت اور لقب	۵۰۳
۳۶۰-والدہ محترمہ کا نام	۵۰۳
۳۶۱-ولادتِ باسعادت	۵۰۳
۳۶۲-وصالِ مبارک	۵۰۳
۳۶۳-قبر انور اور مشہد کی جگہ	۵۰۳
۳۶۴-تیس ہزار درہم کا حصول	۵۰۴
۳۶۵-خلیفہ متوکل کا بیماری سے نجات حاصل کرنا	۵۰۵
۳۶۶-عجب ہے شانِ قلندری تیری	۵۰۷
۳۶۷-نام محمدؐ رکھنے کی وصیت کرنا	۵۰۸
۳۶۸-لڑکی بہتر ہے لڑکے سے	۵۰۸
۳۶۹-پرندوں کا احترام کرنا	۵۰۸
۳۷۰-تصویر کا شیر بن جانا	۵۰۸
۳۷۱-مذاق کی سزا موت	۵۰۹
۳۷۲-والدہ کا مکان سے گر کر جاں بحق ہونا	۵۰۹
حضرت امام حسن عسکری رضی اللہ عنہ	۵۱۱
۳۷۳-نام کنیت اور لقب	۵۱۱
۳۷۴-والدۂ محترمہ کا اسم گرامی	۵۱۱
۳۷۵-ولادتِ باسعادت	۵۱۱
۳۷۶-وصالِ مبارک	۵۱۱
۳۷۷-روزی میں کشادگی کرنا	۵۱۱
۳۷۸-خچر کا سرکشی سے باز آنا	۵۱۳
۳۷۹-زمین سے سونا کا حصول	۵۱۴
۳۸۰-قید سے رہائی دلوانا	۵۱۴
۳۸۱-دل کا حال تحریر کرنا	۵۱۵
۳۸۲-الحسن بن علی کا نقش ہونا	۵۱۵
۳۸۳-شکم کے حالات سے آگاہی	۵۱۶
حضرت امام مہدی رضی اللہ عنہ	۵۱۷
۳۸۴-نام مبارک	۵۱۷
۳۸۵-کنیت اور لقب	۵۱۷
۳۸۶-والدۂ محترمہ کا نام	۵۱۷
۳۸۷-ولادتِ باسعادت	۵۱۷
۳۸۸-بوقتِ حمل کے مناظر	۵۱۷
۳۸۹-صاحب امر کون ہوگا؟	۵۲۰
۳۹۰-راز کی بات راز میں رکھنا	۵۲۱
۳۹۱-ایک نوشتہ کی حقیقت	۵۲۱
حضرت سیدنا سعید بن زید رضی اللہ عنہ	۵۲۳
۳۹۲-عصا کا روشن ہو جانا	۵۲۳
۳۹۳-شیطان سیاہ صورت میں	۵۲۴

Marfat.com

عنوانات	صفحہ نمبر
۳۹۴-بادل کے ٹکڑے کا نمودار ہونا	۵۲۵
۳۹۵-سنگریزے کی عجب کہانی	۵۲۵
۳۹۶-میٹھے شربت کا حصول	۵۲۶
۳۹۷-زہر پی جانا اور اثر نہ ہونا	۵۲۷
۳۹۸-حضرت عبداللہ کے وصالِ	۵۲۸
مبارک کی داستان	۵۲۹
۳۹۹-شیر کو چپت مارنا	۵۲۹
۴۰۰-جبرائیل کی دو مرتبہ زیارت ہونا	۵۲۹
۴۰۱-آنکھوں کا چلا جانا	۵۳۰
۴۰۲-ملائکہ کا السلام علیکم کہنا	۵۳۱
۴۰۳-انگلیوں کا روشن ہو جانا	۵۳۱
۴۰۴-چہار سابق کا انکشاف	۵۳۱
۴۰۵-ایک عجیب و غریب داستان	۵۳۳
۴۰۶-شیر کا الوداع کہنا	۵۳۶
۴۰۷-تحائف کا بھیجا جانا	۵۳۷
۴۰۸-کذب و کذابی	۵۳۷
۴۰۹-آواز کی سماعت میں رازِ حقیقی	۵۳۸
۴۱۰-حضرت انس کی کرامتِ عجوبہ	۵۳۹
۴۱۱-تندرستی کا حصول	۵۴۰
۴۱۲-آگ کا آگے آگے دوڑنا	۵۴۰
۴۱۳-بعد از وصال گفتگو کرنا	۵۴۱
۴۱۴-مر کر دوبارہ زندہ ہو کر کھانا کھانا	۵۴۲

عنوانات	صفحہ نمبر
۴۱۵-درجۂ مریم عطا ہونا	۵۴۲
آٹھواں رکن	
۴۱۶-کلمۂ شہادت پڑھ کر لقمۂ اجل	
ہو جانا	۵۴۷
۴۱۷-مسجد میں دنیا کی باتیں کرنا	۵۴۸
۴۱۸-زہر کا اثر نہ کرنا	۵۵۰
۴۱۹-بسم اللہ پڑھ کر دریا سے پار ہو	۵۵۰
جانا	۵۵۰
۴۲۰-بورے کا آٹا بن جانا	۵۵۱
۴۲۱-شیطان سانپ کی شکل میں	۵۵۲
۴۲۲-مکان کے روشندان سے	
روٹی گرنا	۵۵۳
۴۲۳-آیت پڑھ کر زمین پر گر پڑنا	۵۵۳
۴۲۴-حضرت سعید بن المسیب کی	
ایمانی قوت کا انکشاف	۵۵۳
۴۲۵-شامی لوگوں کی پکار	۵۵۵
۴۲۶-شیر اور بھیڑیے کا نگہبانی کرنا	۵۵۵
۴۲۷-کٹے ہوئے سر سے آواز آنا	۵۵۷
۴۲۸-مسئلہ شفاعت کا انکشاف	۵۵۷
۴۲۹-حضرت اویسؓ سے ملاقات	
میں رازِ حقیقی	۵۵۸
۴۳۰-گوشہ گوشہ سے آواز آنا	۵۵۹

Marfat.com

عنوانات	صفحہ نمبر
۴۳۱-شیر کا گرج کر واپس چلا جانا	۵۶۰
۴۳۲-اللہ کی طرف سے کھجوروں کا حصول	۵۶۱
۴۳۳-بادل کا قبر پر برسنا	۵۶۱
۴۴۳-نیک اطوار لڑکی کی کہانی فاروقِ اعظمؓ کی زبانی	۵۶۱
۴۳۵-پانچ خلفاء کا شمار	۵۶۲
۴۳۶-حضرت خضر علیہ السلام کا خوشخبری دینا	۵۶۳
۴۳۷-عدل وانصاف سے آباد کرنا	۵۶۳
۴۳۸-بارگاہِ خداوندی میں گزارشات کرنا	۵۶۴
۴۳۹-بادل کا سایہ کرنا	۵۶۵
۴۴۰-درندوں کا نگرانی کرنا	۵۶۵
۴۴۱-راستہ کا روشن ہو جانا	۵۶۵
۴۴۲-تقدیر کا بدل جانا	۵۶۵
۴۴۳-ایک ولی اللہ کی دُعا کا اثر	۵۶۶
۴۴۴-پتھر سے ہر روز پتہ نکلنا	۵۶۷
۴۴۵-پانی کے چشمہ کا جاری ہو جانا	۵۶۷
۴۴۶-قبر میں سے قرآن خوانی سننا	۵۶۷
۴۴۷-بھیڑیوں کا بکریاں چرانا	۵۶۹
۴۴۸-قبر سے غائب ہو جانا	۵۷۰
۴۴۹-سوئی کا سمندر میں گر کر واپس آجانا	۵۷۱

عنوانات	صفحہ نمبر
۴۵۰-مُردوں کا سفید براق پہننا	۵۷۲
۴۵۱-غیبی خزانہ سے جیب بھر جانا	۵۷۲
۴۵۲-پانی کا شہد کی طرح میٹھا ہونا	۵۷۳
۴۵۳-پرندہ کا جنازہ کے پیچھے پیچھے چلنا	۵۷۳
۴۵۴-جسم پر قرآنی تحریر لکھا جانا	۵۷۴
۴۵۵-بادل کا اچانک برسنا	۵۷۴
۴۵۶-قید خانہ سے رہائی	۵۷۴
۴۵۷-شیر کا کتے کی طرح دم ہلا کر حاضر ہونا	۵۷۵
۴۵۸-صاحبِ استقامت وکرامت بزرگ	۵۷۵
۴۵۹-حضرت عبداللہ بن مبارک حضرت فضیل کی نظر میں	۵۷۶
۴۶۰-دعا سے بینائی کا عطا ہونا	۵۷۵
۴۶۱-دریا سے نور کی شعاعیں نکلنا	۵۷۶
۴۶۲-بینائی کا آنا جانا	۵۷۸
۴۶۳-ایک کرامت	۵۷۸
اختتام	
۴۶۴-عقوبتِ دشمنانِ دین	۵۸۰

Marfat.com

تعارفِ مُترجم

حضرت مولانا ابُوالطیّب محمد شریف عارف نوُری رِضوی مصطفائی زیدمجدہم کا نام نامی اسم گرامی محمد شریف کُنیت ابُوالطیب اور تخلص عارف نوُری ہے۔ آپ کے والدگرامی کا نام چوہدری محمد بوٹا ہے۔ آپ عقیدتاً سُنی مسلکاً حنفی اور مشرباً قادری رِضوی مُصطفائی ہیں۔

آپ میر دوال ضلع شیخوپورہ میں چوہدری محمد بُوٹا کمبوہ کے گھر ۱۹۴۶ئہ میں پیدا ہوئے۔ آپ کے والد ماجد صحیح العقیدہ سُنی حنفی بریلوی تھے۔ آپ کے والد گرامی کھیتی باڑی کرتے تھے مگر کمبوہ برادری میں مُعززّ گھرانہ سمجھے جاتے تھے۔ نہایت سادہ مزاج، ہنس مکھ اور دیدہ وَر آدمی تھے۔

آپ نے اِبتدائی تعلیم اپنے گاؤں ہی سے حاصل کی۔ پھر حضرت مولانا الحاج مفتی محمد نواب الدین علی پوری نقشبندی مجددی جماعتی سے عربی فارسی کی کچھ کتب پڑھیں۔ آپ کمبوہ برادری سے تعلق رکھتے ہیں۔ اپنی برادری میں بھی نامور شخص ہیں۔ آپ تصنیف و تالیف میں یکتائے روزگار ہیں۔ آپ نے تقریباً ایک سو کتب لکھی ہیں جن میں سے نصف کے قریب حضرت سُلطان العارفین سُلطان باہو رحمۃ اللہ علیہ کی کتب کے تراجم ہیں۔ ان میں کشف المحجوب، کیمیائے سعادت، تنبیہ الغافلین اور شرح فتوح الغیب بھی شامل ہیں۔

حضرت مولانا محمد شریف عارف نوُری قادری رضوی مُصطفائی نسبت سے تعلق رکھتے ہیں۔ آپ کے پیر و مُرشد شاہِ اقلیم اعجاز ہادی سیدنا سیدنا غلام رسُول شاہ خاکی رحمۃ اللہ علیہ ہیں جو اپنے وقت کے غوث و قطب گزرے ہیں۔ آپ کے پیرِ و مُرشد حَسنی حسینی سید ہیں۔ آپ کے پیر و مُرشد حضرت غوث الورای محبوب

Marfat.com

سُبحانی قُطبِ ربانی شہبازِ لامکانی شیخ سید عبدالقادر جیلانی قدس سرہ النورانی کی اولاد سے ہیں۔ آپ کے مرید قریہ قریہ موجود ہیں۔ آپ کا چالیس سالہ دورِ مجذوبیت کا تھا۔ آپ جید عالم، فقیہ، مجتہد، صاحبِ شریعت و طریقت بزرگ تھے۔ آپ پیدائشی ولی اللہ تھے۔ زمانہ آپ کی عظمت کا قائل ہے۔ آپ کے پیر و مرشد نے ایک سو ساٹھ سال کی عمر میں وصال فرمایا۔ آپ عقیدۃً سُنی مسلکاً حنفی اور مشرباً قادری نقشبندی چشتی سہروردی اور نسلاً قادری سروری جیلانی تھے۔ آپ حضرت شاہ حسن پشاوری اور حضرت شاہ محمد غوث قادری لاہوری کے خاندان سے تھے۔ آپ سلسلۂ طریقت میں غوث الامت خواجہ محمد قاسم موہڑوی رحمۃ اللہ علیہ سے بیعت تھے۔ آپ ہر وقت فنافی الذات رہتے تھے۔ سالک مجذوب اور مجذوب سالک۔ آپ کا سلسلۂ نسب حضرت شیرِ خدا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ سے جا ملتا ہے۔

حضرت مولانا محمد شریف عارف نوری درویش طبع آدمی ہیں۔ عہدِ حاضر کی مولویت سے نالاں ہیں۔ محنت مزدوری کر کے بچوں کا پیٹ پالتے ہیں۔ آپ اپنے پیر و مرشد کے خلیفہ مجاز بھی ہیں۔ آپ نے عربی فارسی سے بیش بہا اردو تراجم کیے ہیں۔ آپ اپنے انداز کے خطِ نسخ اور خطِ نستعلیق کے اعلیٰ درجہ کے خوشنویس بھی ہیں۔ مولانا عبدالرحمٰن جامی کی کتاب "شواہد النبوت" کا اردو ترجمہ پیش خدمت ہے نہایت درجہ سلیس اور رواں دواں ترجمہ ہے۔ جس کے پڑھنے سے دل میں نور اور سینے میں سرور آ جاتا ہے۔ نہایت آسان پیرایہ استعمال کیا گیا ہے۔ میری دعا ہے کہ اللہ عزوجل تبارک و تعالیٰ آپ کے علم و فضل میں برکت عطا فرمائے۔ آمین ثم آمین بجاہ طٰہٰ و یٰسین علیہ افضل الصلوٰۃ والتسلیم۔

حکیم محمد جاوید قادری سروری شیخوپورہ

مارچ ۱۹۹۹ء

98387

Marfat.com

خطبہ مبارکہ

الحمد للہ الذی ارسل رسلاً مبشّرین و منذرین لئلا یکون للناس علی اللہ حجّۃ بعد الرسل وخص من بینھم حبیبہٖ محمَّداً بالھدایۃ الیہ علی اعتدال الطریق و اقوام السبیل و اقام علی بناھتہ فی نبوۃ الشواھد صادقۃ عادلۃ وعلی جلالۃ فی رسالۃ دلائل قاطعۃ کاملۃ وجعلھا وسیلۃ الیٰ جنۃ التی ھی اصل کل سعادۃ و ذریعۃ الیٰ متابعۃ التی ھی اساس کل عبادۃ صلی اللہ علیہ وعلی سائر النبیین وآلہٖ و سائر الصالحین بنھایۃ ما ینبغی ان یسألہ السائلون کلما ذکرہ الذاکرون وکلما غفل عن ذکرہ الغافلون وسلم تسلیماً کثیراً۔

ہر تعریف اللہ عزّوجل تبارک وتعالیٰ کو زیبا ہے جس نے بشارت سنانے والے اور ڈرانے والے رسولانِ عظام علیہم السّلام کو مبعوث فرمایا تاکہ وہ لوگوں کے لیے اللہ ربّ العالمین جل مجدّہ الکریم کی برہان و دلیل ثابت ہوں۔ اور اللہ عزّوجل سبحانہٗ تبارک وتعالیٰ نے اپنے حبیب لبیب حضرت محمّد رسول اللہ علیہ التحیّۃ

Marfat.com

والثناء کو ہدایت کے لیے اور طریقۂ اعتدال کے لیے مخصوص فرمایا۔ اور اللہ کے حبیب لبیب عَلَیہِ الصَّلوٰۃ وَالتَّحِیَّۃ والثناء نے انھیں صراطِ مستقیم پر نبوّتِ صادقہ وعادلہ کے گواہ کی بنیاد قائم کی اور اپنی بزرگی، برتری اور عظمت و رسالت پر دلائلِ قاطعہ اور کاملہ قائم کیے۔ پھر آپ نے رسالت کو ایک ایسا ذریعہ بنایا جو ہر نیکی اور نیک بختی کی دلیل ہے اور مطابعت کا ایسا کامل ذریعہ ہے جو ہر عبادت کی بنیاد ہے۔ آپ صَلّی اللہ عَلیہِ وَسَلّم پر اور تمام انبیائے کرام علیہم السّلام پر۔ آپ کی آلِ اطہار پر صلوٰۃ و سلام ہو۔ اور ذاکر ذِکر کرے اور بے پرواہ لوگ ذکر سے بے پرواہی کریں۔ اور آپ صَلّی اللہ عَلیہ وَسَلّم پر خُوب خُوب سلام ہو۔

Marfat.com

کلمۂ شہادت

کلمۂ شہادت کی اہمیّت و افادیت

یہ بات سورج کی طرح روشن ہے کہ اسلام کے ارکان میں سے پہلا رکن کلمۂ شہادت ہے اور ایمان کی حقیقت کی تصدیق بھی اسی سے ہوتی ہے اور اس چیز کا تعلق دو چیزوں سے ہے۔ جس میں پہلی چیز اللہ رب العالمین جل مجدہ الکریم کی وحدانیت کا اقرار اور اسے دل و جان سے ماننا ہے۔ دوسری چیز حضور سید عالم نور مجسم احمد مجتبیٰ حضرت محمد مصطفیٰ علیہ التحیۃ والثناء کی رسالت و نبوت کا اقرار اس کا دل و جان سے ماننا۔ اللہ عزوجل سبحانہ' تبارک و تعالیٰ کی وحدانیت اسی حال میں قابلِ اعتبار سمجھی جائے گی کہ وہ حضور سید عالم ﷺ کی نبوّت و رسالت کے مُستنیر ہو۔ اگر اہل فلسفہ کی طرح صرف عقلی دلائل پر ہی انحصار کیا جائے اور نبوت کے چراغ کی روشنی و حدانیت کی رہنمائی نہ کرے تو یہ خلاصی ہونے کے لئے نفع بخش نہیں ہو سکتی اس لئے تمام مال و منال کا بھید اور کل نیکی کا سرمایہ نبوت حضور نبی غیب دان ﷺ کے ذریعہ اللہ عزوجل کی وحدانیت کا اقرار اور تصدیق ہے جو ایمان کے ضمن میں ہے اور اس تصدیق و ایمان کی بنیاد حضور پُر نور شافع یوم النشور احمد مجتبیٰ حضرت محمد مُصطفیٰ علیہ افضل الصلواۃ والتحیّۃ والثناء سے نسبت اور محبت ہے۔ درحقیقت انسان فطری طور پر جدا جدا ہوتے ہیں۔ کچھ ایسے تھے جو محض حضور علیہ الصلواۃ کا کوئی معجزہ دیکھے بغیر مشرف بہ اسلام ہوگئے۔ حضرت سیدنا عبداللہ ابن سلام رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جب حضور نبی پاک صاحب لولاک علیہ الصلواۃوالتسلیمات نے مدینہ منورہ شریف میں قدم رنجہ فرمایا تو میں حضور ﷺ سے ملاقات کے لئے گیا۔ میں نے جب آپ کے چہرۂ مبارک کو دیکھا تو میں نے جان لیا کہ آپ کا رخ انور جھوٹوں والا نہیں ہے۔ ایک دن حضرت سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے حضرت سیدنا عبداللہ بن سلام سے آقائے نامدار حبیب خدا علیہ التحیۃ والثناء کے بارے میں پوچھا تو انہوں نے کہا حضور سیّدِ عالم نُورِ مجسّم ﷺ کی نبوت و رسالت کی صداقت کا علم مجھے اپنے بیٹے کے حال سے بھی زیادہ ہے۔ حضرت

Marfat.com

سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے فرمایا یہ کس طرح ہو سکتا ہے؟

حضرت عبداللہ ابن سلام رضی اللہ تعالی عنہ نے فرمایا یہ تو ہو سکتا ہے کہ میرا بیٹا ماں کی خیانت کا پھل ہو لیکن حضور نبی غیب دان صلی اللہ علیہ وسلم کی شانِ پُرجلال اور آپ کی سچائی میں قطعی کوئی شک و شبہ نہیں ہو سکتا۔ یہ سن کر حضرت سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے حضرت عبداللہ ابن سلام رضی اللہ عنہ کی پیشانی کو بوسہ دیا۔

حضرت سیدنا ابو رضیہ تیمی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں حضور نبی غیب دان صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ پاک میں حاضر ہوا اور جب میں نے آپ کو دیکھا تو میرے منہ سے بے اختیار نکلا کہ آپ در حقیقت اللہ عزوجل کے نبی و رسول ہیں۔

حضرت جامع بن شداد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ہم میں سے ایک شخص طارق نامی تھا۔ اس نے بتایا کہ میں نے حضور پر نور شافع یوم النشور صلی اللہ علیہ وسلم کو مدینہ منورہ شریف میں اس حال میں دیکھا جیسا کہ میں آپ سے پہلے ہی واقف ہوں۔ حضور نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم نے دریافت فرمایا کیا کوئی چیز فروخت کرنے کے لئے ہے۔ میں نے بارگارہ نبوی میں عرض کیا ہاں یارسول اللہ صلی اللہ علیک وسلم یہ اونٹنی بیچنے کے لئے ہے۔ آپ نے اونٹنی کی قیمت پوچھی تو میں نے عرض کیا یارسول اللہ صلی اللہ علیک وسلم اس کی قیمت دس خرما ہے۔

حضور سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے اونٹنی کی مہار پکڑی اور راہ لی۔

ہم آپ کے راہ لینے کے بعد باہم گفتگو کرنے لگے کہ ہم نے اونٹنی ایک ایسے شخص کے پاس بیچ دی ہے جسے ہم بالکل جانتے نہیں ہیں۔ ہمارے ساتھ ایک عورت بھی تھی۔ وہ کہنے لگی کہ اونٹنی کی میں ضامن ہوں۔ میں نے اپنی نظر سے دیکھا کہ اس کا چہرہ چودھویں رات کا چاند تھا وہ کبھی بھی خائن نہ ہوگا ——— جب صبح ہوئی تو ایک آدمی کچھ کھجوریں لے کر آیا اور کہنے لگا کہ حضور سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے تمہاری طرف بھیجا ہے اور فرمایا ہے کہ یہ کھجوریں کھا لیجئے اور آکر اپنی اونٹنی کی کھجوریں بھی لے جائیے ——— بعض علمائے کرام نے فرمان باری تعالیٰ عزوجل یَكَادُ زَيْتُهَا يُضِيءُ وَلَوْ لَمْ تَمْسَسْهُ نَارٌ (قریب ہے کہ اس کا تیل آگ کے بغیر روشن ہو جائے) کے متعلق یہ رقم کیا ہے۔ اللہ عزوجل سبحانہ' تبارک و تعالیٰ نے اس کی مثال اپنے حبیبِ لبیب صلی اللہ علیہ وسلم کی

Marfat.com

طرف کی ہے۔ پھر فرمایا کہ قریب ہے کہ آپ کی زیارت ہی آپ کی نبوت کی دلیل ہو۔ اسی طرح حضرت سیدنا ابن رواحہ رضی اللہ عنہ نے کہا لَا تَكُنْ فِيهِ اٰيَاتٌ بَيِّنَتُهٗ لَكَانَ مَنْظَرُهٗ يُنْبِئُكَ بِالْخَيْرِ۔ اگر اس میں واضح علامات نہ بھی ہوں تو پھر بھی آپ سب میں بہتر ہی نظر آئیں گے۔ اور اس جماعت کے حق میں معجزات رسول علیہ الصلوٰۃ والسلام اور آیۃ کریمہ کے مشاہدہ کا فائدہ کشف و یقین میں اضافہ کا سبب ہے۔

یہ بات پوشیدہ نہیں ہے کہ رسالت کے دلائل اور نبوت کے شواہد کا مشاہدہ کرنے والے تمام اہلِ سعادت دو گروہ تھے اور دونوں گروہ ایسے لوگوں پر مشتمل تھے جو نہایت منصف مزاج تھے اور جن کے قول و فعل پر یقین کیا جا سکتا ہے۔ ایک گروہ ایسا ہے کہ ان پر حضور سیّدِ عالم نُورِ مجسم ﷺ سے مناسبت و مجانست اس قدر مضبوط ہے کہ وہ حضور نبی غیب دان ﷺ کے اخلاقِ عالیہ پر اور اقوال و افعال کی شرح کے بارے میں کئی سو سال کے بعد بھی سنیں گے۔ چہ جائیکہ ان کا تعلق معجزات سے نہ ہو پھر حضور سیدنا عالم ﷺ کی نبوّت کی تصدیق کریں گے۔ اور حضور نبی پاک صاحب لولاک علیہ الصلوٰۃ والتسلیمات کے لائے ہوئے احکامات پر ایمان لائیں گے اور اثباتِ معجزات سے ان کے ایمان و تصدیق میں اثبات پیدا ہو گا۔

ایک گروہ ایسا ہے جو حضور سید عالم ﷺ کے معجزات و تصدیق کے بارے میں دائمی طور پر سننے کے بارے میں بھی باوجودیکہ تصدیق و ایمان کی دولت سے بہرہ مند ہو تا۔ اور ایمان و تصدیق سے بہرہ مندی کے بعد حضور پر نور شافع یوم النشور ﷺ کے تمام معجزات کا مشاہدہ ان کے یقین کی فراوانی کا سبب بنتا ہے۔ ان میں سے کچھ ایسے بھی تھے جن سے مناسبت کی صفت باطل ہو چکی تھی اور جنس کا نور اختتام پذیر ہو چکا تھا۔ ان کے معجزات و آیات ان کے روبرو بہر صورت پیش کئے گئے لیکن وہ عناد عداوت اور غرور و تکبّر کے رستہ پر ہی گامزن رہے۔ ایسے لوگوں کی مثال قریش کے قبیلہ کے بڑے بڑے لوگوں کی ہے جو حضور نبی پاک ﷺ سے ازراہ تحکم معجزات طلب کرتے تھے اور بعد از مشاہدہ یہ کہ دیتے تھے کہ یہ جادو ہے۔ اور اس مشاہدہ سے صرف ان کی بدبختی و کمینگی میں زیادتی ہوئی اور انہی لوگوں سے ملحدوں اور زندیقوں کا ایک گروہ پیدا ہوا جو کئی سو سال سے معجزات کا منکر تھا اور غرور و تکبّر میں منہمک تھا۔ یہ

Marfat.com

گروہ کُلیتہ "معجزات بلکہ نبوت کا منکر ہے اور حشر و نشر، قیامت کے دن، جنّت و دوزخ اور حضرت سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلّم کے لائے ہوئے تمام احکام پر ایمان نہیں رکھتا۔

ایک دوسرا گروہ ہے جس سے نقل ہے کہ وہ حضور سید العالمین شفیع المذنبین ﷺ کی آیات و معجزات کا اقرار کرتا ہے لیکن سب کے سب معجزات کی تاویل کرتا ہے اور ان معنوں پر عمل پیرا ہوتا ہے جو اس کو معجزہ کی حد سے باہر رکھتے ہیں۔ ایسے لوگ معجزات بلکہ خوارق عادات کے سراسر منکر ہیں اور طرفہ تماشہ یہ ہے کہ سراسر انکار کے باوجود لوگوں کے دل اپنی طرف مائل کرنے اور منفعت حاصل کرنے کے لئے کرامات اور خوارقِ عادات کا دعویٰ کرتے ہیں۔ اور قسم بہ قسم مکر و فریب سے نادان اور جاہل لوگوں کو اپنا امام بناتے ہیں۔ ہم اپنے نفوس کی معصیت اور اپنے اعمال کی معصیت سے اللہ کی پناہ کے طالب ہیں۔ اللہ عزوجل تبارک و تعالیٰ جسے ہدایت عطا فرماتا ہے اسے کوئی گمراہ نہیں کر سکتا اور جسے اللہ عز وجل گمراہ کر دیتا ہے اسے کوئی ہدایت نہیں کر سکتا۔

یاد رہے کہ معجزات و نشانات کا مشاہدہ یا ان کا تذکرہ حقیقت کے جاننے والوں سے سننا نیکی کا ایک نشان ہے جو حقیقی ایمان کا اصل سبب ہے اور بعض دوسرے لوگوں سے یقین و ایمان کی نسبت کی فراوانی کا سبب ہے اس لئے لازمی امر ہے کہ اہل علم اور حضور نبی غیب دان ﷺ کے اقوال و افعال سے روشنی چاہنے والوں نے شواہد نبوت اور دلائل رسالت کے تذکرہ میں کتب تحریر کی ہیں اور ان میں حضور سید عالم نور مجسم ﷺ کے تمام احوال و آثار درج کئے ہیں۔ اور جب فقیر نے ان میں سے کچھ کتب کا مطالعہ کیا تو بہت خوشی ہوئی کہ ایسی کتب کے مطالعہ کا فائدہ جو محبت کی غذا اور حسن اتباع کی دعوت ہے خود بخود حاصل ہوگیا۔ میں نے خیال کیا کہ اس فائدہ سے تمام مسلمان مستفید ہوں۔ خصوصاً" وہ لوگ جن کا تعلق فقیر سے نہایت درجہ صدق و خلوص کی نسبت کے سبب ہے۔ ان اصحاب نے کتاب نفحات الانس کے جمع کرنے کے لئے کہا تھا جن میں صوفیاء کرام مشائخ عظام کے حالات اور ان کی سیرت کا اظہار تھا۔ لہٰذا جو کتب میں جگہ جگہ تھا اسے مشکل سے آسان پیرائے میں ایک جگہ یکجا کر دیا گیا

Marfat.com

ہے اور عام فائدہ کے لئے اس میں فارسی عبارات سے اضافہ ہوا اور طالبانِ حق کے لئے نوع بہ نوع اسناد جمع کر دی گئی ہیں۔ یہ کتاب ایسے کمال کی اتباع کی شہادت ہے جو اتباع کرنے والوں کو اتباع کے ذریعہ سے حاصل ہوتا ہے۔ اور ایسی کرامت و فضیلت جوامت سے ظہور پذیر ہوتی ہیں اور ان کے نبی علیہ السلام کے معجزات کی قبیل سے ہوتی ہیں کی بھی گواہی دیتی ہے۔ حضور سید العالمین ﷺ کے اصحاب و آل کے بعض احوال و آثار کا تذکرہ اور تابعین و تبع تابعین سے طبقہ صوفیاء تک کے احوال کو بھی یکجا کیا گیا ہے۔ اور انہیں اس کے ساتھ شامل کیا گیا ہے۔ اس لئے حضور نبی کریم رؤف و رحیم علیہ الصلواۃ والتسلیم کی نبوت و رسالت کا اثبات متواتر احادیث کے ذریعہ سے معجزہ کے روپ میں اس زاویئے تک پہنچا ہے کہ کوئی بختاور اس میں شک نہیں کرتا۔ کیونکہ یہ تالیف سالکانِ راہ طریقت و حقیقت کے لئے کمال درجہ سود مند ہو سکتی ہے۔ اس کا نام "شواہد نبوت لتقویہ یقین اہل فتوت" رکھا گیا۔ اس کتاب کی ترتیب ایک تقدیم۔ سات ارکان اور خاتمہ پر اختتام پذیر ہے۔ تقدیم نبی اور رسول اور جو شے بھی اس سے متعلق ہے۔ پہلا رکن حضور سید عالم ﷺ کے شواہد و دلائل پر جو کہ آپ کی مولد پاک سے قبل ظہور پذیر ہوئے۔ دوسرا رکن وہ حالات و واقعات جو مولد پاک سے بعثت تک ظہور پذیر ہوئے۔ تیسرا رکن وہ حالات و واقعات جو ہجرت سے وصال تک ظہور پذیر ہوئے۔ چوتھا رکن وہ حالات و واقعات جن کی خصوصیت اوقات کے موجب علم میں نہیں آسکی۔ پانچواں رکن۔ وہ شواہد و دلائل جو حضور ﷺ کے صحابہ اور ائمہ اور اہل بیت کرام پر ظہور پذیر ہوئے۔ چھٹا رکن تابعین، تبع تابعین اور صوفیائے کرام ہے۔ اختتام پر اسلام کے دشمنوں کے لئے سزائیں۔

Marfat.com

تقدیم

نبی اور رسول ﷺ میں تخصیص و تفریق :-

یاد رہے کہ نبی ایک ایسی ذات با برکت سے عبارت ہے جس پر اللہ عزو جل تبارک تعالٰی کی جانب سے وحی کے ذریعہ شریعتِ مطہرہ کا نزول ہوتا ہے اور شریعت مطہرہ سے اللہ عزو جل سبحانہ تبارک تعالٰی کی عبادت و معرفت کو بیان کرنے کے قواعد کا اظہار ہوتا ہے۔ اور جب نبی و رسول علیہ الصلواۃ والسلام اس بات پر مامور ہوکر اس شریعت کو لوگوں تک پہنچائے تو اسے رسول کے نام سے تعبیر کیا جاتا ہے۔

جاننا چاہئے کہ فتوحاتِ مکیّہ کے چودھویں دروازے میں ہے کہ نبی اسے کہتے ہیں جسے اللہ عزوجل تبارک و تعالٰی کی طرف سے وحی کے ذریعہ شریعت عطا کی جاتی ہے جس کی پیروی اس پر خود ضروری ہوتی ہے۔ اگر وہ شریعت لے کر دوسرے لوگوں کی جانب بھیجا جائے تو وہ رسول کے نام سے تعبیر کیا جاتا ہے اور عظیم الشان رسول علیہ الصلواۃ والسلام وہ ہوتے ہیں جو رسالت کی تبلیغ کے بعد ان لوگوں سے جہاد و قتال پر مامور ہوتے ہیں۔ جو ایمان قبول نہیں کرتے ان کے خلاف نبوت و رسالت جہاد و قتال کرتے ہیں۔ کیونکہ نبوت و رسالت میں جہاد و قتال کی شرط نہیں ہوتی۔ ایک زمانہ تھا کہ حضور سید عالم نور مجسم ﷺ کی بعثتِ مبارک کے شروع زمانہ میں آپ کو وَمَا عَلَيْنَا اِلَّا الْبَلَاغُ الْمُبِيْن یعنی "اور آپ کا فرض تبلیغ کے سوا کچھ نہیں" کے الفاظ سے خطاب کیا گیا۔ پھر ایسا زمانہ آیا کہ آپکو قُلْ جَآءَ الْحَقُّ مِنْ رَّبِّكُمْ فَمَنْ شَآءَ فَلْيُؤْمِنْ فَمَنْ شَآءَ فَلْيَكْفُرْ یعنی آپ فرما دیجئے کہ "تمہارے پرودگار کی طرف سے حق آگیا ہے ایمان لے آئے اور جو چاہے انکار کرے" کے الفاظ سے خطاب ہوا لیکن جب آپ جہاد و قتال پر مامور ہوئے تو اللہ رب العالمین جل مجدہ الکریم نے فرمایا اُقْتُلُوا الْمُشْرِكِيْنَ كَافَّةً وَاقْتُلُوْهُمْ حَيْثُ ثَقِفْتُمُوْهُمْ یعنی "شرک کرنے والوں کو قتل کردو اور تم جہاں کہیں بھی انہیں پاؤ قتل کردو۔"

Marfat.com

معجزہ کیا ہے؟

یاد رہے کہ معجزہ ایک ایسا فعل ہے جو دعوائے نبوت سے بے معارض وابستہ ہوتا ہے اور جو کہا گیا ہے کہ دعوائے نبوت سے بے معارض وابستہ ہوتا ہے اس سے مراد یہ ہے کہ معجزہ اولیائے رحمٰن کی کرامت اور مردود و مقہور لوگوں کے استدراج کی حد سے باہر ہوتا ہے کیونکہ اللہ رحمٰن کی جانب سے دعوائے نبوت نہیں ہوتا اور اگرچہ صاحب استدراج سے دعوائے نبوت تصور کیا جا سکتا ہے لیکن اگر اس دعوی کے دوران ان میں سے کسی خرق عادت کا صدور بھی ہو جائے تو اس سے اللہ عزو جل تبارک و تعالیٰ کے طریقہ کا اجرا نہیں ہوتا۔ فرض کیا ہے کہ خرق عادت کا صدور ہو جائے تو وہ معارض ہوگا کیونکہ ایسا ہی ان کے دعوی کے خلاف برہان ہے۔

فضیلت انبیاء عَلَیہِمُ السَّلام

جاننا چاہیے کہ انبیاء و رسل علیہ السلام باہم فضیلت رکھتے ہیں۔ ارشاد باری تعالیٰ عزو جل ہے تِلْکَ الرُّسُلُ فَضَّلْنَا بَعْضَھُمْ عَلٰی بَعْض یعنی (ہیں رسول) ہم نے بعض کو بعض پر فضیلت دی۔ بعض سے افضل۔ لیکن فاضل و مفضول کا عقیدہ مشروع نہیں ہے۔ ارشاد نبوی ﷺ ہے لا تخیروا بینَ الاَنبِیَآءِ یعنی انبیاء علیہ السلام کے مابین درجہ انتخاب اور برگزیدگی قائم نہیں کرنی چاہیے۔ لیکن بایں ہمہ ہمارے رسول حضرت محمد مصطفیٰ علیہ التحیۃ والثناء کی تمام انبیاء علیہم السلام پر فضیلت حدیث مبارک سے بھی ثابت ہے۔

ارشاد نبوی ﷺ ہے انا سیّد ولد آدم ولا فخر یعنی میں بنی آدم کا سردار ہوں اور یہ فخر نہیں ہے۔ اور حضور سید عالم ﷺ خاتم النبیّین ہیں اور تمام لوگوں بلکہ جنوں اور انسانوں کی طرف بھیجے گئے ہیں۔ اور حضور نبی غیب دان ﷺ کے دین کے ظہور سے تمام ادیان و ملل منسوخ ہو گئے ہیں۔ اور جب حضور علیہ الصلوۃ والسلام پر قرآن کا نزول ہوا تو تمام پہلی آسمانی کتب کے احکامات منسوخ کر دیئے گئے۔ حضور سید عالم ﷺ کی نبوت و رسالت کے دروازہ پر مہر لگا کر بند کر دیا گیا ہے۔ اور آپ کے بعد در نبوت کو ہمیشہ کے لئے بند کر دیا گیا ہے۔ اب آپ کی دعوت کے علاوہ تمام دعوات کو روک

Marfat.com

دیا گیا ہے۔ جو بھی آپ کے طریقۂ متابعت سے منہ موڑے اور آپ کی شریعت کے احکام کو خود پر واجب نہ سمجھے وہ سراسر شیطان ہے اور اللہ عزوجل کا صریحاً" دشمن ہے اور زندیقوں اور ملحدوں میں گنا جائے گا۔

اگر ان ملحدوں اور زندیقوں سے کسی خارق عادت کا ظہور ہوجائے تو یہ صرف مکرو فریب ہوگا کرامت نہ ہوگی۔

دریائے نیل کا ساتھ ساتھ چلنا

یاد رہے کہ جب فرعون دریائے نیل کے کنارے پر چلتا ہے تھا تو دریائے نیل کا پانی اس کے ساتھ ساتھ چلتا تھا۔ اور جب فرعون ٹھہرتا تو دریائے نیل بھی ٹھہر جاتا۔ ظاہر میں تو یہ کرامت میں شمار کی جائے گی۔ گو فرعون کے تابعداروں کے لئے یہ بات کرامت ہی کرامت تھی لیکن اللہ عزوجل تبارک و تعالیٰ کی تدبیر تھی کہ فرعون اپنے کفر میں سچا ہو جاتا اور ایمان کی مقبولیت سے دور ہو جاتا۔

حقیقتِ محمدّیہ کا انکشاف

یاد رہے کہ جب حضرت عیسیٰ روح اللہ علیہ السلام آخر زمانہ میں تشریف لائیں گے تو حضرت محمد رسول اللہ ﷺ کی شریعت پر عمل پیرا ہوں گے اور وہ شراب خنزیر وغیرہ کو حرام سمجھتے ہوئے اس کی مخالفت کریں گے۔ صلیب کو توڑ دیں گے اور حضور نبی غیب دان احمد مجتبیٰ حضرت محمد مصطفیٰ علیہ التحیۃ والثناء کو عالم شہادت میں آخر زمانے کے نبی ہیں لیکن عالمِ غیب میں ان سب سے پہلے تھے۔ ارشاد نبوی ﷺ ہے کُنْتُ نَبِیًّا وَ آدَمُ بَیْنَ الْمَاءِ وَالطِّیْنِ۝ یعنی میں اس وقت بھی نبی تھا جب آدم ابھی مٹی اور گارے میں تھے اور اس حدیث کی شرح اس طرح ہے کہ اللہ رب العزت تبارک و تعالیٰ اپنی شان الوہیت یکتا میں موجود تھا۔ اور اس کے ساتھ کوئی دوسری چیز موجود نہیں تھی۔ پر اس نے اس حال میں تجلی فرمائی کہ اس کے مابین کسی وجود کی صورت موجود نہ تھی۔ پھر کوئی صورت ظہور پذیر ہوئی تو کلی طور پر تمام اسرار کی جامع اور تمام

Marfat.com

مماثل سے بے مثل تھی۔ اور وہ صورتِ معلومہ ہے جس کو حقیقت محمدی ﷺ سے تعبیر کیا جاتا ہے۔ اور تمام موجودات کی حقیقتیں اسی ایک حقیقت کے اجزا ہیں۔ اور وہ تجلیات جو اشکال میں واقع ہوئیں۔ وہ عالم غیب میں منتشر اور معبوث ہوئیں۔ مرتبہ ارواح میں اس حقیقت کی صورت وجودی کو جوہر مجرد کہیں گے کہ شارح علیہ السلام نے کبھی تو اس جوہر مجرّد پر عقل کا اطلاق فرمایا ہے اور کبھی اسے قلم پر محمول کیا اور کبھی اسے روح سے عبارت کی۔ اسی اعتبار سے حضور پر نور شافع یوم النشور ﷺ نے فرمایا اَوَّلُ مَا خَلَقَ اللّٰہُ الْعَقْلَ۔ یعنی اللہ عزوجل نے سب سے پہلے عقل کو پیدا کیا۔ اَوَّلُ مَا خَلَقَ اللّٰہُ الْقَلَمَ۔ اللہ تعالیٰ نے سب سے پہلے قلم کو پیدا کیا۔ اَوَّلُ مَا خَلَقَ اللّٰہُ رُوْحِیْ اَوْ نُوْرِیْ۔ اللہ عزوجل نے سب سے پہلے میری روح یا میرے نور کو پیدا کیا۔ یہ بات سراسر شک و شبہ سے پاک ہے کہ الفاظ و عبارات مختلف مفاہیم پر مبنی ہوتے ہیں چونکہ مرتبہ اولیت صرف ایک ہی چیز کو حاصل ہو سکتا ہے۔ اس لئے ان تمام حقائق کا منشاء یہی حقیقت محمدیہ ﷺ ہے۔ جو ایک دوسرے کے اعتبار درجہ انتہا کو پہنچتی ہیں۔ لہٰذا یہ تمام حقائق جسد عنصری میں ظاہر ہوئے نہ کہ نبوت سے متصف ہوئے بخلاف حضور سید عالم نور مجسم احمد مجتبیٰ حضرت محمد مصطفیٰ علیہ التحیّۃ والثناء کے کہ جب آپ وجود روحانی میں جلوہ گر ہوئے تو آپ کو نبوت بالفعل کا علم اور نوید سنائی گئی۔ اور آپ کا حکم تمام شریعتوں میں بذریعہ انبیاء و رسل علیہم السلام جو آپ کے نائب تھے جیسا کہ عالم شہادت میں حضرت علی المرتضیٰ شیر خدا اور حضرت سیدنا معاذ بن جبل رضی اللہ عنہما حضور سید عالم نور مجسم ﷺ کی نیابت میں یمن تشریف لے گئے اور مقرر شدہ احکامات کی تبلیغ کی۔ اس سے ان کی نبوت کا ثبوت نہیں ملتا۔ صرف یہ بات ملتی ہے کہ جو چیزیں شارح علیہ السلام نے مقرر کی ہیں انہوں نے اس کا ابلاغ کیا ہے۔ لہٰذا ثابت ہوا کہ تمام شریعتیں حضرت محمد ﷺ کی شریعتیں ہیں۔ جو آپ کے نائبین کے ذریعہ اللہ عزوجل کی مخلوق تک پہنچتی ہیں۔ جب حضور نبی پاک صاحب لولاک علیہ الصلوٰۃ والتسلیمات جسدِ عنصری میں ظاہر ہوئے تو آپ نے پہلی شریعتوں کو منسوخ کر دیا۔ اور حقیقت بھی اس کا تقاضا کرتی ہے اور اس پر اجماع امت ہے کہ انبیائے کرام علیہم السلام تمام انسانیت سے افضل ہیں اور کوئی ولی یا صدیق ان کے

Marfat.com

درجات تک رسائی نہیں کر سکتا خواہ کتنا ہی بلند مرتبہ کیوں نہ ہو۔

مقامِ انبیاء کا انکشاف

حضرت بایزید بُسطامی رحمتہ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ جہاں اولیاء اللہ کی انتہا ہوتی ہے وہاں انبیاء کے احوال کی ابتدا ہوتی ہے۔

حضرت ابن عطاء رحمتہ اللہ تعالی علیہم فرماتے ہیں کہ "مرسلین علیہ السلام کے مراتب ادنیٰ انبیاء کے مراتب اعلیٰ کے ہم پایہ ہوتے ہیں۔ اور اولیاء اللہ کے مراتب ادنیٰ شُہداء کے مراتب اعلیٰ ہوتے ہیں اور شہداء کے مراتب ادنیٰ اولیاء کے مراتب اعلیٰ ہوتے ہیں۔

بعض اولیاء اللہ کا قول ہے ولایت نبوت سے افضل ہوتی ہے۔ اس کی اساس اس پر ہے کہ نبی ہونے کے لئے دو وجوہات ہوتی ہیں۔ ایک وجہ ولایت جو نبوت کا باطن ہے اور دوسری وجہ نبوت ظاہر۔ اور نبی کو ولایت کی وجہ سے اللہ عزوجل تبارک و تعالی سے فیض و عطا پہنچتے ہیں۔ اور نبی ازرہِ نبوت جو ظاہری ولایت مخلوق کو فیض پہنچاتا ہے۔ اور یہ شک سے مبرا ہے کہ جس کا رخ مخلوق کی جانب ہو۔ اور مخلوق کی جانب رخ کا مطلب یہ ہے کہ نبی کی ولایت کی جہتِ ولی کی نبوت کی جہت سے افضل ہے۔ نہ کہ تابع نبی کی ولایت متبوع نبی کی نبوت سے افضل ہے۔ اور یہاں یہ امر ضروری نہیں کیونکہ قاصر اس وہم میں مبتلا ہو جاتا ہے کہ ولی نبی سے اس سبب سے بہتر ہوتا ہے کہ نبی کو جہت ولایت' ولی کی ولایت سے بدرجہ کمال حاصل ہوتی ہے۔ اور اس پر مرتبہ نبوت زیادہ ہوتا ہے۔ بعض عارفین علیہ الرحمت کا قول ہے کہ جب تو کسی اہل اللہ سے سنے یا اس کی طرف سے کوئی بات منقول ہو کہ ولایت نبوت سے افضل ہے تو اس کا سوائے اس کے اور کوئی مطلب نہ ہوگا کہ نبی کی ولایت نبوت سے اعلیٰ ہے یا وہ یہ کہے کہ بیشک ولی نبی اور رسول پر فوقیت رکھتا ہے تو وہ ایک ایسی ذات یکتا کی طرف دلالت کرے گا جو رسول ہو اور اس حیثیت سے وہ ولی اتم ہو ورنہ نبی کا تابع ولی اس سے اعلیٰ نہیں ہو سکتا۔ اگر کوئی ولایت و نبوت کا مجموعی نام نبوّت رکھے تو بلاشک اس معنی میں نبوت ولایت سے افضل و اعلیٰ ہوگی اور نزاع راجع باصطلاح ہوگا۔

Marfat.com

اور یہ بات حضرت خواجہ محمد بن علی حکیم ترمذی رحمتہ اللہ علیہ کے کلام میں بھی موجود ہے جس کی اتباع میں حضرت سعد الدین حمدیہ بغدادی رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ نے کہا کہ:

"انبیائے کرام علیہم السلام کی نہایت اولیائے کرام کی بدایت ہے۔"

اس سے ان کی یہ مراد ہے کہ شریعت میں انبیائے کرام کی نہایت اولیاء کی بدایت ہوتی ہے۔ کیونکہ شریعتیں انبیائے کرام علیہم السلام کے ذریعہ سے ہی منتہیٰ تک پہنچتی ہیں جیسا کہ اَلْیَوْمَ اَکْمَلْتُ لَکُمْ دِیْنَکُمْ وَاَتْمَمْتُ عَلَیْکُمْ نِعْمَتِیْ وَرَضِیْتُ لَکُمُ الْاِسْلَامَ دِیْنًا کے الفاظ سے حبیب خدا علیہ التحیۃ والثناء کو خطاب کیا گیا۔ اور ولی جب تک شریعتِ مطہرہ کا کمال درجہ سے دامن نہ تھام لے وہ اقلیم ولایت میں قدم نہیں رکھ سکتا۔ چنانچہ شریعت مطہرہ میں جو نبی کی نہایت کار ہوتی ہے وہ ولی کی بدایت کار ہوتی ہے جو شخص مکہ میں نازل ہونے والے احکام کی اتباع کرتا ہے اور ان کی طرف ملتفت نہیں ہوتا جو مدینہ منورہ شریف میں نازل ہوئے وہ کبھی بھی درجہ ولایت حاصل نہیں کر سکتا۔ بلکہ اگر ان احکام کا منکر ہو تو دائرہ کفر میں آجائے۔ پس ولی کی ولایت کی ابتدا وہ ہے جو شریعت میں نبی کی اتباع کرے۔ ولی اس دعوت کو قبول کرتا ہے جو اس کی پیروی کرتا ہے۔

Marfat.com

Marfat.com

رُکن

۱

Marfat.com

حضور سید عالم ﷺ کی ولادت باسعادت سے پہلے کے ۳۰ شواہد

Marfat.com

حضرت عرباض بن ساریہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ حضور نبی غیب دان ﷺ نے فرمایا کہ بارگاہ خداوندی میں میرا اسم اس وقت سے خاتم النبیین لکھا ہوا تھا جبکہ حضرت آدم علیٰ نبینا علیہ الصلوٰۃ والسلام ابھی گارے اور مٹی میں تھے۔ میں تمہیں پہلے حالات سے آگاہ کرتا ہوں کہ میں حضرت سیدنا ابراہیم علیہ السلام کی دعا ہوں۔

ارشاد باری تعالیٰ عزوجل ہے:

رَبَّنَا وَابْعَثْ فِيهِمْ رَسُولًا مِّنْهُمْ يَتْلُوا عَلَيْهِمْ اٰيٰتِكَ

اے ہمارے رب عزوجل ان میں سے ایک رسول بھیج جو ان پر تیری آیات پڑھے۔

پھر حضرت سیدنا عیسٰی علیہ السلام نے میرے بارے میں نوید سنائی۔

ارشاد باری تعالیٰ عزوجل ہے:

يَا بَنِيْٓ اِسْرَآئِيْلَ اِنِّيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ اِلَيْكُمْ مُّصَدِّقًا لِّمَا بَيْنَ يَدَيَّ مِنَ التَّوْرٰةِ وَ مُبَشِّرًا بِرَسُوْلٍ يَّاْتِيْ مِنْ بَعْدِي اسْمُهٗٓ اَحْمَدُ

میری والدہ ماجدہ طیّبہ طاہرہ کا وہ خواب جس میں انہوں نے دیکھا کہ ان سے ایک نور چمکا جس نور سے انہوں نے ملک شام کے محلات دیکھے میرے آنے کی خبر دیتا ہے۔

تورات کے سفر قاموس حصہ دوم میں لکھا ہے کہ احبار یہود میں سے ستّر شخص اس عبارت پر جس کا عربی ترجمہ یوں ہے پر متفق ہیں کہ اللہ عزوجل تبارک تعالیٰ نے حضرت سیدنا موسٰی علیہ السلام سے خطاب کرتے ہوئے فرمایا۔

اِنِّيْ لَهُمْ مُقِيْمٌ نَبِيًّا مِنْ بَنِيْ اِخْوَتِهِمْ وَ اَجْرِيْ

Marfat.com

قَوْلِیْ فِیْهِ وَ یَقُوْلُ لَهُمْ مَا اٰمُرُهٗ بِهٖ وَالرَّجُلُ الَّذِیْ
لَا یَقْبَلُ قَوْلَ النَّبِیِّ الَّذِیْ یَتَکَلَّمُ بِاسْمِیْ وَاِنِّیْ اَنْتَقِمُ مِنْهُ

ترجمہ:

بیشک میں بنی اسرائیل کے لئے ان کے بھائیوں میں سے ہی ایک نبی مقیم کرنے والا ہوں جو تیری طرح کا ہوگا اور پھر اس کی زبان پر اپنا کلام جاری ہوگا اور وہ ان سے وہی کلام کرے گا جس کا میں اسے حکم کروں گا اور جو بھی اس نبی کی باتوں کو میرے اسم پر قبول نہیں کرے گا تو بیشک میں اس سے انتقام لوں گا۔

اس آیۂ کریمہ سے استدلال کا سبب یہ ہے کہ وجوب ایمان کو نبی علیہ السلام سے مخصوص کیا جائے تاکہ وہ ان دو صفات سے موصوف ہو جائے۔ جو ہمارے نبی علیہ الصلواۃ والسلام سے مخصوص ہیں۔ پہلی صفت یہ کہ نبی علیہ الصلواۃ والسلام بنی اسرائیل سے جو حضرت یعقوب علیہ السلام کے بیٹے ہیں نہ ہوگا۔ کیونکہ اخوتھم کی ضمیر بنی اسرائیل پر عائد ہوتی ہے۔ اس لئے اسے بنی اعمام پر محمول کرنا چاہیے۔ اور بنی اعمام سے ماسوا حضرت محمد رسول اللہ ﷺ جو حضرت اسماعیل علیہ السلام کے بیٹوں میں سے ہیں کسی سے بھی علامات نبوت ظاہر نہیں ہوئیں۔ اور دوسری صفت یہ کہ نبی ایسا ہو جو حضرت موسیٰ علیہ السلام کی طرح صاحبِ شریعت ہو اور بڑی شان و شوکت والا ہو' سے بھی ظاہر ہے کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کے بعد حضور سیدِ عالم نورِ مجسّم احمد مجتبیٰ حضرت محمد مصطفیٰ علیہ التحیۃ والثناء کے سوا کوئی ایسا نبی نہیں آیا جو صاحبِ شریعت ہو اور عظیم الشان مراتب کا مالک ہو۔ اگر کوئی نصرانی کہے کہ وہ نبی حضرت عیسیٰ علیہ السلام ہے تو اس کا جواب یوں ہوگا کہ اس سے لفظ بنی اخوتھم مانع ہوتا ہے اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام بڑے عظیم الشان اور صاحب شریعت ہیں جیسا کہ انجیل میں حضرت عیسیٰ علیہ سے مروی ہے کہ میں موسیٰ کی شریعت میں تبدیلی کرنے کے لئے نہیں آیا' بلکہ اس کی تکمیل کے لئے آیا ہوں۔

یاد رہے تورات کے آخری حصہ میں آیہ کریمہ لکھی ہوئی ہے جس کا عربی ترجمہ یوں ہے جَاءَ اللّٰهُ مِنْ سِیْنَا وَ اَشْرَفَ عَلٰی سَاعِیْرَ وَاسْتَعْلَنَ مِنْ جِبَالِ فَارَانَ۔ یہ امر پوشیدہ نہ رہے کہ مجئی اللہ اور اس کے اشراف و استعلان سے مراد ایک

Marfat.com

ایسے مظہر کا ظہور ہے جو اس نامِ مبارک سے ہو سکتا ہے وہ طورِ سینا حضرت موسیٰ علیہ السلام تھا۔ اور ساعیر شام کے پہاڑوں میں وہ جگہ ہے جہاں پر حضرت عیسیٰ روح اللہ علیہ السلام مقیم رہتے تھے' اور فاران سے مراد مکہ کا پہاڑ ہے جہاں سے حضور سید عالم نور مجسم احمد مجتبیٰ حضرت محمد مصطفیٰ علیہ التحیۃ والثناء کا نورِ مبارک طلوع ہوا۔

حضرت حبقوق علیہ السلام کے اس بیان کی تورات نے تصدیق یوں کی ہے کہ اللہ عزوجل تبارک و تعالیٰ کوہ فاران سے قوت اظہار کے ساتھ آیا تو احمد صلی اللہ علیہ وسلم کے نام کی تسبیح سے آسمان معمور ہوگیا۔ اور سمندروں پر اس کی امت کا تصرف ایسا ہی ہوگا جیسا کہ خشکی پر ہوگا۔ وہ ایک ایسی کتاب لے کر آئے گا جس کی پہچان بیت المقدس کی تقریب کے بعد ہوگی۔

حضرت شعیب علیہ السلام کے کلام میں یوں ہے کہ میں نے دو سواروں کو دیکھا جن کے نور سے زمین روشن و تاباں ہو گئی۔ ان میں سے ایک خچر پر سوار تھا اور دوسرا اونٹ پر سوار تھا۔ جو خچر پر سوار تھے وہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام اور جو اونٹ پر سوار تھے وہ حضرت محمد ﷺ تھے۔ اس طرح انہوں نے فرمایا "اے قوم میں نے ایک نورانی صورت شتر پر سوار دیکھی ہے جو اپنی نورانیت میں چاند کی مانند تھی"۔ اور حضرت موسیٰ علیہ السلام کے بنی اسرائیل کے نام وصایہ میں ہے کہ "تمہارے بھائیوں میں سے بہت جلد ایک نبی آئے گا تم سب اس کی تصدیق کرنا اور اس کی باتیں سننا"

حضرت سیدنا عبداللہ ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ حضرت سیدنا عبداللہ ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ حضور تاجدار مدینہ سید العالمین علیہ الصلوٰۃ والتسلیم کا نام مبارک تورات میں ان الفاظ میں موجود تھا۔ **احمد الضحوک القتال۔ یرکب البعیر ویلبس بشملته و تحتوی بالکسرات۔ سفیه علی عاتقه ضحوک** کا مطلب یہ ہے کہ ہمیشہ ہنستے ہوئے نظر آئیں گے اور نہایت درجہ کریم النفس ہوں گے۔ اور جو بھی اس کے سامنے آئے گا وہ پریشان حال نہ ہوگا۔ اور کبھی بھی ایسا نہ ہوگا کہ ان کے دانت مبارک تبسم فرماتے ہوئے ظاہر ہو جائیں۔ ارشاد نبوی ﷺ ہے کہ میں بھی مزاح کرتا ہوں لیکن صرف حق بات ہی بیان کرتا ہوں۔ ایک روز حضور سید عالم نور مجسم ﷺ نے فرمایا کہ بوڑھی عورتیں جنت میں نہیں جائیں

Marfat.com

گی۔ جب بوڑھی عورتوں نے یہ بات سنی تو رونا شروع کر دیا۔ حضور نبی غیب دان ﷺ نے فرمایا کہ بوڑھی عورتیں تب تک جنت میں نہیں جائیں گی کہ جب تک کہ باکرہ لڑکیاں نہ ہو جائیں۔ گویا اس سے اللہ عزوجل تبارک و تعالیٰ کے اس قول کی طرف اشارہ ہے فَبِمَا رَحْمَةٍ مِّنَ اللّٰهِ لِنْتَ لَهُمْ وَلَوْ كُنْتَ فَظًّا غَلِيْظَ الْقَلْبِ لَانْفَضُّوْا مِنْ حَوْلِكَ اور قتال کا یہ معنی ہے کہ حضور نبی پاک ﷺ اللہ عزوجل کے دشمنوں سے جہاد پر حریص تھے۔ اور سفیہ علی عاتقه کا یہ مطلب ہے کہ حضور سید یوم النشور ﷺ اپنی شجاعت و بہادری کے سبب ہمیشہ تلوار لگائے ہوئے ہوں گے اور اپنے نفس سے جہاد کریں گے۔ حضرت شیر خدا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ جب گھمسان کی جنگ ہوتی تو ہم آپ کی پناہ میں ہوتے تھے۔ اس حال میں آپ دشمنوں سے بالکل قریب ہوتے۔

حضرت سیدنا داوٗد علیہ السلام سے زبور میں منقول ہے اَللّٰهُمَّ ابْعَثْ مُقِيْمُ السُّنَّةِ بعد الفترت یعنی اے اللہ بعد از حضرت کسی فترت قائم کرنے والے کو بھیج۔ حضرت سیدنا داوٗد علیہ السلام کے بعد کوئی نبی جس نے فترت کے بعد تورات کی شریعت و سنت کو قائم کیا ہو وہ حضرت محمد ﷺ ہیں اور کوئی بھی ان کے سوا نہیں ہوا کیونکہ حضرت عیسیٰ رُوح اللہ علیہ السلام توریت کے طریقہ کے مطابق تھے اور اسے تکمیل تک پہنچانے والے تھے نہ کہ فترت کے بعد اسے قائم کرنے والے تھے۔

انجیل میں حضرت عیسیٰ روح اللہ علیہ السلام نے فرمایا کہ میں تمہارے عزوجل کے پاس جانے والا ہوں اور فار قلیط آئے گا جو میرے بارے میں سچی گواہی دے گا جیسا کہ میں نے اس کے بارے میں سچی گواہی دی ہے۔ اور فار قلیط (نہایت درجہ تعریف کیا گیا) وہ ہوگا جو ہر چیز کے بارے میں کھول کر بیان کرے گا۔ فار قلیط سے مراد حضور نبی پاک احمد مجتبیٰ حضرت محمد مصطفیٰ علیہ التحیۃ والثناء ہیں۔ اور لفظ فار قلیط کا مطلب احمد نزدیک ہے اور یوحنا کی انجیل کے مطابق اس کا مطلب "انسانیت کا قریب ترین دوست" ہے۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے ذریعہ سے یہ بات نہایت درجہ صحت ہم تک پہنچی ہے کہ انہوں نے حضرت محمد مصطفیٰ علیہ التحیۃ والثناء کے دین کی نوید سنائی۔ اور حضور سید عالم ﷺ کے بارے میں نوید سنائی کہ وہ ان کے بعد ہوں

Marfat.com

گے۔ پھر جب حواریوں نے یہ خوشخبری سنی تو انہوں نے ایمان قبول کر لیا۔

حضرت سیدنا عبداللہ ابن عمر رضی اللہ عنہ کا قول ہے کہ حضور نبی پاک صاحب لولاک علیہ الصلوٰۃ والتسلیمات کا تذکرہ پرانی کتابوں میں انہی الفاظ میں موجود ہے "وہ بندے ہیں اور متوکل مختار ہیں۔ تند خو اور سخت طبیعت نہیں ہیں۔ بازاروں میں چلنے پھرنے والے نہیں ہیں اور برائی کا بدلہ برائی سے نہیں دیتے بلکہ عفوو درگذر سے کام لیتے ہیں۔ وہ کسی راہ پر نہیں ٹھہرتے یہاں تک کہ فرسودہ رسومات کو ختم کرتے ہیں اور کہتے ہیں کہ اللہ عزوجل کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں۔

حضرت عطا بن یسار رضی اللہ عنہ نے حضرت عبداللہ ابن عمر رضی اللہ عنہ سے دریافت کیا کہ تورات میں حضور سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے اوصاف کیسے ہیں؟ انہوں نے کہا کہ جیسا کہ قرآن حکیم میں ہیں پھر یہ آیہ کریمہ پڑھی۔

يَآ اَيُّهَا النَّبِيُّ اِنَّآ اَرْسَلْنٰكَ شَاهِدًا وَّمُبَشِّرًا وَّنَذِيْرًا

کوئی بندہ اور رسول نہیں جس کا نام میں نے آپ کے سوا متوکل رکھا ہو۔ آپ ہی وہ ذات ہیں جو تندخو اور سخت طبیعت نہیں ہیں۔ جو بازاروں میں نہیں چلتے پھرتے جو برائی کا کا بدلہ برائی سے نہیں دیتے بلکہ عفوو پردہ پوشی سے کام لیتے ہیں۔ میں نے آپ کو ہرگز نہیں روکے رکھا یہاں تک کہ میں نے آپ کو ملت ابراہیم پر کھڑا کیا تاکہ لوگ معبود برحق کی پرستش کریں۔ میں نے آپ کی برکت سے بہروں کے کان کھول دیئے۔ اندھوں کو آنکھیں عطا کیں اور دلوں سے حجابات دور کر دیئے۔

حضرت جبیر بن مطعم رضی اللہ عنہ کا قول ہے کہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت ہوئی تو مجھے قریش کا آپ کو تکلیف دینا اچھا نہ لگا۔ میں نے خیال کیا کہ میں شام کی طرف چلا جاؤں۔ میں جب ایک صومعہ میں پہنچا تو وہاں کے راہبوں نے اپنے سرداروں کو میرے آنے کی خبر دی۔ اس نے انہیں حکم دیا کہ تین روز تک میری خاطر تواضع کریں۔ جب تین روز گذر گئے تو انہوں نے سردار سے کہا کہ وہ تو نہیں جاتا۔ سردار نے مجھے طلب کیا اور کہا تو حرم والوں سے ہے۔ میں نے کہا ہاں میں حرم والوں سے ہوں۔ کہا کہ جس شخص نے نبوت کا دعویٰ کیا ہے اس سے واقف ہو۔ میں نے کہا ہاں! میں اس سے واقف ہوں۔ اس نے میرا ہاتھ پکڑا اور مجھے صومعہ کے اندر لے آیا۔

Marfat.com

اس صومعہ میں کثیرالتعداد تصاویر بنی ہوئی تھیں۔ کہنے لگا کیا ان تصاویر میں تجھے بھیجے جانے والے نبی کی تصویر نظر آتی ہے۔ میں نے نظر دوڑائی تو وہ تصویر مجھے نظر نہ آئی۔ بعد میں وہ مجھے ایک بڑے صومعہ میں لے گیا جس میں اس سے بھی زیادہ تصاویر تھیں۔ کہنے لگا اچھی طرح دیکھئے کہ ان میں تو ان کی تصویر نہیں ہے۔ جب میں نے غور سے دیکھا تو ان میں حضور سید عالم ﷺ کی تصویر نظر آئی اور حضرت سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کی تصویر بھی دیکھی جنہوں نے آپ کے کندھے کو پکڑا ہوا تھا۔ اس نے مجھ سے دریافت کیا کہ کیا تو نے حضرت سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کی تصویر دیکھی ہے؟ میں نے کہا "ہاں دیکھی ہے" پھر میں نے دل ہی دل میں کہا کہ اسے نہیں بتاؤں گا کہ کون شخص ہے تاکہ معلوم کروں کہ وہ کیا کہتا ہے۔ اس نے حضور سید عالم ﷺ کے چہرۂ اقدس کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا کہ وہ ان کی تصویر ہے۔ میں نے کہا ہاں۔ میں شہادت دیتا ہوں کہ یہ وہی ہیں۔ اس نے بھی کہا کہ میں شہادت دیتا ہوں کہ یہ تمہارا رفیق ہے۔ اور ان کے بعد ان کا خلیفہ ہے۔ پھر اس نے حضرت سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی تصویر کی طرف اشارہ کیا۔ میں نے کہا کہ میں نے کبھی کوئی ایسی چیز نہیں دیکھی جو اس تصویر جیسی ہو۔ تو اس نے کہا کہ کیا تو اس بات سے خائف ہے کہ وہ لوگ اسے مار نہ دیں۔ میں نے کہا میرا تو خیال ہے کہ اب تک اہلِ مکہ آپ کے قتل سے فراغت ہی حاصل کر چکے ہوں گے اس نے کہا واللہ! اہلِ مکہ نہیں بلکہ وہ لوگ ان لوگوں کو ماریں گے جو آپ کے قتل کا ارادہ رکھتے ہیں۔ اور اللہ عزوجل تبارک تعالیٰ آپ کو ہر حالت میں ان پر غالب رکھے گا۔

حضرت ہشام بن العاص رضی اللہ عنہ کا قول ہے کہ حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے اپنی خلافت کے دوران مجھے ایک شخص کے ساتھ ہرقل بادشاہ روم کے پاس اس لئے بھیجا کہ ہم اسے اسلام کی دعوت دیں۔ ہم جب غوطہ میں پہنچے تو جبلہ غسانی جو ہرقل کے امراء میں سے تھا وہاں موجود تھا۔ ہم نے اسے دیکھنا چاہا۔ ہرقل نے ہمارے پاس ایک پیغام لے جانے والا بھیجا اور کہا جو گفتگو چاہو اس سے کر لو۔ ہم نے کہا اللہ کی قسم ہم گفتگو نہیں کرتے مگر وہ ہمیں جبلہ کے سامنے لے آئے۔ اس نے کہا جو کہنا چاہتے ہو کہو۔ حضرت ہشام رضی اللہ عنہ نے کہا کہ میں نے اس سے گفتگو کی اور

Marfat.com

اسے اسلام کی دعوت دی۔ میں نے دیکھا کہ وہ سیاہ لباس پہنے ہوئے تھا۔ میں نے پوچھا سیاہ لباس کیونکر پہنے ہوئے ہو؟ اس نے کہا اس لئے کہ میں نے قسم کھائی ہوئی ہے کہ جب تک تمہیں ملک شام سے نہ نکال دوں اسے جسم سے نہیں اتاروں گا۔ میں نے کہا۔ اللہ کی قسم! جس سرزمین پر ہم بیٹھے ہیں۔ اس پر تو ہم قابض ہو جائیں گے بلکہ تمہارے ملک کا کافی حصہ بھی فتح کرلیں گے۔ کیونکہ ہمارے نبی علیہ الصلوٰۃ السلام کو اللہ عزوجل تبارک و تعالیٰ نے اس کی فتح کی نوید سناوی ہے۔ وہ کہنے لگا تم اس قوم سے نہیں ہو جو اس ملک پر قبضہ کرلے بلکہ وہ ایسی قوم ہے کہ وہ صبح کو روزہ رکھتے ہیں اور شام کو افطار کرتے ہیں۔ ازاں بعد اس نے ہمارے روزوں کے بارے میں دریافت کیا۔ ہم نے اسے بتایا تو اس کا رنگ سیاہ ہو گیا۔ پھر کہا اٹھئے۔ ہم اٹھے تو ہمارے ساتھ ایک سفیر روانہ کیا جو ہمیں ہرقل کے پاس لے گیا۔ جب ہم اس کے شہر کے نزدیک پہنچے تو اس پیغام لانے والے نے ہم سے کہا کہ تمہاری سواریوں جیسی سواریاں لوگ اس شہر میں نہیں لاتے۔ اگر چاہو تو تمہیں دوسری سواریوں پر سوار کردیں۔ ہم نے کہا "نہیں۔ واللہ!"

انہی سواریوں پر تلواریں پوشیدہ کئے ہوئے شہر میں لے آئے۔ ہم جب وہاں پہنچے تو ہم نے اپنی سواریاں دریچے کے نیچے کردیں۔ بادشاہ ہماری جانب دیکھ رہا تھا۔ ہم نے اللہ اکبر کا نعرہ لگایا تو اللہ ہی کو معلوم ہے کہ دریچہ ہوا سے ہلنے والے کھجور کے درخت کی طرح ہلنے لگا۔ بادشاہ نے ایک گماشتے کے ہاتھوں پیغام بھیجا کہ تمہیں ہمارے روبرو اپنے دین کا اظہار نہیں کرنا چاہئے تھا۔ پھر اندر آنے کی اجازت دی۔ ہم اندر گئے تو وہ سرخ کپڑے پہنے ہوئے فرش پر بیٹھا تھا۔ وہاں کے ہر بچے کا لباس سرخ رنگ کا تھا۔ اور اس کے پاس امیروں کبیروں کا ایک گروہ بھی تھا۔ جب ہم اس کے قریب پہنچے تو وہ ہنسا اور کہنے لگے کہ تمہارا کیا بگڑتا ہے جو تم ہمیں رواج کے مطابق دعا و سلام کہہ دیتے۔ ہم نے کہا کہ جو سلام اور دعا ہم باہم بھیجتے ہیں تم پر بھیجنا روا نہیں جانتے۔ تم جس طرح کی باہم دعا دیتے ہو اسے بھی جائز نہیں سمجھتے۔ بادشاہ کہنے لگا! تمہاری دعا اور سلام کیسی ہوتی ہے؟ ہم نے کہا السلام علیکم۔ کہنے لگا اپنے بادشاہ کے حضور کس طرح سلام کہتے ہو؟ ہم نے کہا ہم اسی طرح کہتے ہیں۔ کہنے لگا "وہ تمہیں

Marfat.com

جواب کس طرح دیتے ہیں؟" ہم نے کہا اسی کلمہ سے وہ ہمیں جواب دیتے ہیں۔ پھر کہنے لگا "تمہارا سب سے بڑا کلام کون سا ہے؟" ہم نے پھر کہا لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَکْبَرُ۔ دریچہ پھر جنبش میں آگیا۔ جب ہم نے سر اٹھایا تو وہ بھی ہلنے لگا۔ اس نے دریافت کیا "جب تم اس کلمہ کو اپنے گھروں میں پڑھتے ہو۔ تو کیا تمہارے گھروں کے دریچے بھی اسی طرح جنبش کرتے ہیں؟"

ہم نے کہا۔ "اللہ کی قسم کہ اس جگہ کے سوا ایسا کبھی نہیں دیکھا۔"—— اس نے کہا۔ "میں اس بات کو پسند کرتا ہوں کہ تم جس جگہ اس کلمہ کو پڑھتے ہو وہی ہلنے لگتی ہے اور میرے ملک کا کچھ حصہ میرے ہاتھ سے نکل جاتا۔"

ہم نے کہا "کیونکر؟"

اس نے کہا۔ "اگر ایسا ہوتا تو یہ نبوت کا تقاضا ہی نہ ہوتا بلکہ کسی آدمی کا فریب ہوتا۔"

ازاں بعد اس نے مختلف سوالات کئے اور ہم نے ان سوالات کے جوابات دیئے۔

اس کے بعد اس نے ہم سے نماز روزہ کے متعلق بھی دریافت کیا تو ہم نے جواب دیا۔ پھر کہا۔ اٹھئے! تمہارے لئے ایک عمدہ مکان تعمیر کیا گیا ہے جہاں مہمان کے لیے ہر قسم کے اسباب دستیاب ہیں۔ ہم نے وہاں تین روز تک قیام کیا۔ اس دوران وہ ہمیں ہر رات طلب کرتا۔ اور جن اشیاء کے متعلق ہم سے دریافت کر چکا تھا دوبارہ دریافت کرتا اور ہم بھی پھر اس کا جواب دیتے جاتے۔ ازاں بعد اس نے کوئی چیز مانگی تو ایک صندوق لایا گیا جو چار گوشہ تھا۔ وہ زرد جواہرات سے لبریز تھا۔ اس میں چھوٹے چھوٹے خانے بھی تھے۔ ہر خانے کا ایک دروازہ تھا اور ہر دروازے پر ایک تالا تھا۔ اس نے ایک تالا کھولا اور اندر سے ایک سیاہ ریشمی کپڑے کا ٹکڑا نکلا اس کو کھولا تو اس پر اس آدمی کی تصویر تھی جس کا رنگ سرخ' آنکھیں فراخ اور گردن لمبی تھی اور ایسی لمبی کہ ایسی گردن پہلے کبھی نہیں دیکھی تھی۔ لیکن وہ داڑھی نہیں رکھتا تھا۔ اس کی زلفیں بہت اچھی تھیں جیسا کہ اللہ عزوجل نے اپنے ہاتھ سے بنایا ہے۔

کہنے لگا "کیا اسے پہچانتے ہو؟" ہم نے کہا "ہم اسے نہیں پہچانتے۔" کہنے لگا

Marfat.com

"یہ حضرت آدم علیہ السلام ہیں۔" ازاں بعد دوسرا دروازہ کھولا اور سیاہ پارچہ کا ٹکڑا نکالا تو اس پر ایک سفید رنگ سرخ آنکھ اور ایک بڑے سر والے شخص کی تصویر تھی۔ یہ شخص ایسا تھا کہ جس کی جتنی تعریف کی جائے کم ہے۔ کہنے لگا کہ "اسے پہچانتے ہو؟" ہم نے کہا "ہم اسے نہیں پہچانتے" وہ کہنے لگا۔ "یہ حضرت نوح علیہ السلام ہیں۔"

پھر ایک دروازہ کھولا اور دوسرا قطعۂ حریر سیاہ نکالا تو اس پر ایک ایسے آدمی کی تصویر تھی جس کا رنگ بہت ہی سفید' اور بہت عمدہ بدن' روشن و تاباں پیشانی' کشیدہ رخسار' سفید ریش ایسا کہ وہ زندہ تھا اور تبسم فرما رہا تھا۔ کہنے لگا "اسے پہچانتے ہو؟" ہم نے کہا "نہیں ہم انہیں نہیں پہچانتے۔" اس نے کہا "یہ حضرت ابراہیم خلیل اللہ علیہ السلام ہیں۔"

پھر ایک دروازہ کھولا اور ایک سیاہ ریشمی کپڑے کا قطعہ نکالا تو اس پر ایک سفید رنگ کی تصویر تھی جب ہم نے دیکھا تو یہ ہمارے آقا و مولا حضرت محمد مصطفیٰ التحیۃ والثناء کی تصویر تھی۔ ہم نے گریہ شروع کر دی اور ہم تعظیم کے طور پر اٹھ کھڑے ہوئے اور پھر بیٹھ گئے۔ اس نے کہا "تمہارے رب عزوجل کی قسم! سچ بتائیے یہ تمہارے نبی ہیں؟" ہم نے کہا "ہاں یہ ہمارے نبی علیہ السلام ہیں۔ جنہیں ہم ابھی بھی دیکھتے ہیں" اور اس نے کچھ دیر ہماری طرف بھی دیکھا۔ پھر کہا کہ اس صندوق کا آخری خانہ بھی ہے لیکن میں نے تمہیں دکھانے میں عجلت سے کام لیا ہے۔ تم کیا کہتے ہو۔ اس کے بعد ایک اور دروازہ کھولا جس میں پہلے کی طرح ایک نبی کی تصویر تھی۔ ایک ایسے جوان شخص کی تصویر جس کی خوبیاں نہایت درجہ تھیں۔ جس پر بکثرت سیاہ بال تھے۔ چہرہ نہایت درجہ خوبصورت تھا۔ بادشاہ نے پوچھا "کیا اسے پہچانتے ہو؟"

ہم نے کہا "نہیں ہم اسے نہیں پہچانتے"

اس نے کہا "یہ حضرت عیسیٰ روح اللہ علیہ السلام ہیں۔" پھر ہم نے پوچھا کہ "یہ تصاویر کہاں سے آئی ہیں جو انبیائے کرام علیہ السلام کے حلیوں کے مطابق ہیں اور ہمارے نبی ﷺ کی تصویر بالکل ان کے حلیہ کے مطابق ہے۔"

اس نے کہا کہ "حضرت آدم علیہ السلام نے بارگاہ الٰہی میں درخواست کی تھی کہ

Marfat.com

ان کی اولاد سے جتنے نبی ہوں گے ان تصاویر انہیں دکھا دی جائیں گی۔ تو اللہ عزوجل تبارک و تعالیٰ نے ان کی تصاویر ان کے پاس بھیج دیں اور حضرت آدم علیہ السلام کے خزانہ میں مغرب شمس کے نزدیک تھیں۔ حضرت ذوالقرنین علیہ السلام ان تصاویر کو مغرب شمس سے لے آئے اور حضرت دانیال علیہ السلام کو دے دیں۔ حضرت دانیال علیہ السلام نے ان کی تصاویر سیاہ کپڑے پر بنالیں اور یہ تصویر ہُو بہُو حضرت دانیال علیہ السلام کی ہے۔" ازاں بعد کہا کہ "میرا خیال ہے کہ میں اپنے ملک سے نکل جاؤں اور تمہارا چھوٹا سا غلام بن کر رہوں۔ جب مر جاؤں تو میرے ساتھ نیک سلوک کیا جائے اور مجھے واپس لوٹا دیا جائے۔"

پھر جب ہم حضرت سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوئے ہم نے تمام باتیں دھرائیں۔ حضرت سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ یہ سن کر گریہ کرنے لگے اور فرمایا اللہ عزوجل تبارک تعالیٰ نے اس کے لئے کسی چیز کا قصد فرمایا ہے تو جو وہ چاہتا ہے کر دیتا ہے۔ پھر فرمایا ہمارے نبی پاک صاحب لولاک علیہ الصلوٰۃ والتسلیمات نے ہمیں خبر دی تھی کہ توریت و انجیل میں یہود و نصاریٰ آپ تعریف پاتے ہیں۔ جیسے ارشاد باری تعالیٰ عزوجل ہے "وہ اسے اپنے پاس توریت و انجیل میں لکھا ہوا پاتے ہیں"۔

ایک خزانہ کا انکشاف

یاد رہے کہ اسکندریہ میں ایک پتھر ملا جس پر یہ لکھا ہوا تھا کہ میں وہ شداد بن عاد ہوں جس نے بڑے بڑے ستون بنوائے اور ان کے نیچے ایک خزانہ رکھا جسے امت محمدیہ علی صاحبہا التحیۃ والثناء کے سوا کوئی نہیں کھولے گا۔

جب اوس بن حارثہ بن ثعلبہ بن عمر بن عامر موت کے منہ میں تھا تو اس کی قوم کے کچھ لوگ اس کی خدمت میں آئے اور کہنے لگے کہ تم نے جوانی کے ایام میں خوب عیاشی کی اور مالک کے بغیر تمہارا کوئی بچہ نہیں تھا۔ لیکن تمہارے بھائی کے پاس جس کا نام خزرج تھا پانچ بیٹے ہیں۔ کہئے مالک پر کون جاں نثار کرے۔ وہ اللہ عزوجل تبارک و تعالیٰ جو پتھر سے آگ پیدا کر سکتا ہے اس کے سامنے کونسی دشواری ہے کہ اولاد مالک کو ہرروز ترقی دے۔ پھر مالک کی طرف رخ کرکے اسے بہت سی منظوم وصایا

Marfat.com

کیں۔ جو نہایت نصیحت آمیز تھیں۔

تورات میں نامِ محمد ﷺ

حضرت کعب احبار رضی اللہ عنہ کا قول ہے کہ میرے والد ماجد مجھے تورات کی تعلیم دیا کرتے تھے۔ تورات کا ایک حصہ ایسا تھا جسے انہوں نے صندوق میں بند کر کے تالا لگایا ہوا تھا۔ جب میرے والد کا وصال ہوا تو میں نے تورات کے اس حصہ کو صندوق سے نکالا تو اس میں تحریر تھا کہ۔

"آخری زمانہ میں ایک نبی پیدا ہوگا جس کی زلفیں ہوں گی' وہ وضو کرے گا' کمر پر پٹکا باندھے گا' اس کی مولد شریف کی جگہ مکہ معظمہ میں ہوگی اور ہجرت کی جگہ مدینہ شریف ہوگی۔ اس کو ماننے والے اللہ عزوجل تبارک و تعالیٰ کی خوب حمد بیان کریں گے اور اس کے ماننے والے ہر حال میں اپنے رب عزوجل کی تسبیح و تہلیل بیان کریں گے۔ اور نہایت ارفع مقام حاصل کر کے بھی اللہ کی بڑائی بیان کریں گے۔ اور اس کے ماننے والے لوگ حشر کے دن قبروں سے اٹھیں گے تو وضو کی برکت سے ان کے ہاتھ پاؤں روشن و تاباں ہوں گے۔"

بنی اسرائیل کے انبیاء کی زبان پر ذکرِ مصطفیٰ علیہ التحیّۃ والثناء

حضرت وہیب بن منبہ رضی اللہ عنہ کا قول ہے کہ اللہ عزوجل تبارک و تعالیٰ نے حضرت یسعیا علیہ السلام پر جو بنی اسرائیل کے انبیائے کرام میں سے تھے وحی کی کہ اپنی قوم میں تبلیغ کرو تاکہ میں اپنی روح سے تمہاری زبان میں فصاحت و وضاحت پیدا کردوں۔ انہوں نے اللہ عزوجل تبارک و تعالیٰ کی تسبیح و تقدیس و تہلیل بیان کی اور فرمایا اے آسمان پر رہنے والو کان کھول کر سن لو اور زمین پر پہاڑوں میں رہنے والو جو خاموشی سے بیٹھے ہوئے ہو کان کھول کر سن لو اور ہوش میں آجاؤ اور میری آواز کے ساتھ آواز ملاؤ کیونکہ اللہ رب العزّت تبارک و تعالیٰ کا ارادہ ہے کہ بنی اسرائیل جسے اس نے اپنی نعمتوں سے پرورش کیا اور دنیا میں بزرگی عطا کی اور اپنے انعام و اکرام سے نوازا۔

Marfat.com

ازاں بعد رب ذوالجلال والاکرام کے حکم سے حضرت یسعیا علیہ السلام کی زبان پر عتاب آمیز کلمے جاری ہو گئے۔ آخری جملے یہ تھے کہ:

"میں اس دن سے کہ جس دن میں نے زمین و آسمان کی تخلیق فرمائی یہ مقدر کر چکا ہوں کہ بنی اسرائیل کے سوا کسی اور کو دے دوں' اور ان سے ملک و حکومت بھی واپس لے لی گئی' اور بھیڑ بکریاں چرانے والی جماعت کو اس کا محل ٹھہراؤں گا'اور ایک ایسی جماعت کو بزرگی عطا کروں گا جو دنیا جہان میں ذلیل و خوار ہوگی' اور ایسی جماعت کو قوت عطا کروں گا جو ضعیف و نزار ہوگی' اور ایسے طائفہ کو مال و منال سے نوازوں گا جو فقیرو نادار ہو گا' اور ان میں سے ایک ایسا نبی مبعوث کروں گا جو بہروں کو کان عطا کرے گا' اندھوں کو بینائی عطا کرے گا اور دلوں کے حجابات دور کر دے گا۔ یہ مکہ معظمہ شریف میں پیدا ہوگا' اور مدینہ منورہ شریف میں ہجرت کرے گا۔ اور اس کا ملک شام ہوگا۔ وہ شخص اللہ عزوجل پر توکل کرے گا۔ بدی کا بدلہ اچھائی سے دے گا بلکہ عفوو درگزر سے کام لے گا۔ مومنین پر رحم و کرم فرمائے گا۔ جانور پر بوجھ کی زیادتی برداشت نہیں کرے گا۔ بیوہ عوتوں اور یتیم بچوں پر نہایت شفیق ہوگا۔ پہلو میں جلتا ہوا چراغ تو گل ہو سکتا ہے مگر اس کے دامن کی ہوا سے جلا ہوا چراغ گل نہیں ہوگا اور اگر بانس کی خشک لکڑی کو پاؤں کے نیچے رکھے گا تو اس سے آواز نہیں آئے گی۔ اس کے اہل خانہ سے سابقین شہداء اور صالحین ہوں گے اور اس کے بعد اس کے ماننے والے حق و صداقت کی طرف راہنمائی کریں گے۔ نیکی کا حکم کریں گے اور برائی سے منع کریں گے۔ نماز اور زکواۃ ادا کریں گے' اور عہد کی پاسداری کریں گے۔ اور جس چیز کو میں نے شروع کیا ہے اس پر ختم کروں گا' اور یہ سب کچھ اس کے لئے میرے فضل و عنایت سے ہے' اور میں جسے چاہوں اور جو چاہوں عطا کردوں۔ میں ہی سب سے بڑا افضل و عنایت کرنے والا ہوں'

دینِ اسلام کا تذکرہ کتبِ قدیمہ میں

حضرت مطرف بن مالک رضی اللہ عنہ کا قول ہے کہ جب حضرت سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے دور

Marfat.com

خلافت میں تستر فتح ہوا تو مالِ غنیمت میں سے ایک صندوق بھی ملا۔ اس صندوق میں ایک کتاب تھی۔ ہمارے ساتھ ایک نصرانی شخص تھا جس کا نام نعیم تھا۔ اس نے کہا کہ یہ کتاب میرے ہاتھ بیچ دیجئے ہم نے کہا یہ آسمانی صحیفہ تو نہیں ہے۔ اس نے کہا کیوں نہیں۔ میں نے کتاب فروخت کرنے سے ذرا کراہت محسوس کی اور صندوق سمیت اسے کتاب دے دی۔ پھر کچھ عرصہ بعد میں بیت المقدس گیا تو وہاں ایک سوار دیکھا جس کی صورت نعیم جیسی تھی۔ میں نے اسے بلا کر دریافت کیا کہ تو نعیم ہے؟ اس نے کہا ہاں میں نعیم ہی ہوں۔ میں نے کہا کیا تو ابھی نصرانی ہی ہے۔ اس نے کہا میں تو حلیف ہو چکا ہوں۔ میں اس کے ساتھ حضرت کعب احبار رضی اللہ عنہ کی موافقت میں بیت المقدس واپس چلا گیا۔ جب یہودیوں کے سرداروں نے نعیم اور کعب کے آنے کی خبر سنی تو وہ ان کے ہاں حاضر ہوئے۔ کعب نے وہ کتاب انہیں دے دی تاکہ وہ اس کا مطالعہ کرلیں۔ ان میں ایک شخص یہ کتاب پڑھتا تھا۔ جب پڑھتے پڑھتے آخری سطور پر پہنچا تو غصہ سے لال پیلا ہو گیا۔ اس نے کتاب زمین پر پھینک دی۔ اس پر نعیم بھی غصہ سے لال پیلا ہو گیا۔ کتاب اٹھا کر کہنے لگا۔ یہ کتاب قدیم ہے۔ جب تک تم اسے نہیں پڑھو گے ہم تمہیں نہیں چھوڑیں گے۔ چنانچہ جب انہوں نے آخری سطور پڑھیں تو اس میں لکھا تھا

وَمَنْ يَّبْتَغِ غَيْرَ الْاِسْلَامِ دِيْنًا فَلَنْ يُّقْبَلَ مِنْهُ وَهُوَ فِى الْاٰخِرَةِ مِنَ الْخٰسِرِيْنَ

"جو اسلام کے سوا کسی دوسرے دین کی اتباع کرے گا تو اس کی کوئی چیز بھی قابل قبول نہ ہوگی اور وہ بالآخر خسارہ میں رہے گا۔"

اس دن احبار یہود میں سے بیالیس آدمیوں نے اسلام قبول کیا۔ حضرت سیدنا امیر معاویہ نے انہیں بہت سے تحفے تحائف سے نوازا۔

پہاڑ سے آواز سنائی دینا

حضرت سیدنا عبداللہ ابن عمر رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ جنگِ قادسیہ میں حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ کو حضرت سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے خط لکھا کہ آپ حضرت نضلہ بن معاویہ انصاری رضی اللہ عنہ کو ملوان بھیج دیں۔ حضرت سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے انہیں بھیج

Marfat.com

دیا۔ جب حضرت نضلہ بن معاویہ انصاری رضی اللہ عنہ نے ملوان کے گرد و نواح میں حملہ کیا تو بہت سے قیدی اور مالِ غنیمت ہاتھ آیا۔ نمازِ ظہر ادا کرنے کے لئے آپ نے ایک پہاڑ کے دامن میں پناہ لی۔ جب نماز کے لئے اذان کے دوران میں "اَللّٰہُ اَکْبَرُ اَللّٰہُ اَکْبَرُ" کہا تو پہاڑ سے آواز آئی اے نضلہ! تو نے بڑے کی بڑائی بیان کی۔ انہوں نے جب اَشْھَدُ اَنْ لَّآاِلٰہَ اِلاَّ اللّٰہ کہا تو آواز آئی اے نضلہ! تو نے زبان سے کلمۂ اخلاص بیان کیا ہے۔ پھر جب اَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدً رَّسُوْلُ اللّٰہ کہا۔ تو پھر آواز آئی ھُوَالَّذِیْ بشرنی بعیسٰی ابن مریم علی راس امتہٖ الی یوم القیامتہ

پھر جب حَیَّ عَلَی الصَّلٰوۃ کہا تو پھر آواز آئی طوبی لمر مشی الیھا واطب الیھا۔ پھر جب حَیَّ عَلَی الْفَلَاح کہا تو آواز آئی قد اَفْلَحَ من اجاب○ پھر جب اَللّٰہ اکبر اَللّٰہ اکبر۔ کہا تو آواز آئی اے نضلہ! بیشک تو نے کلمہ اخلاص کہا ہے۔ پھر جب انہوں نے اذان سے فراغت حاصل کی تو کہنے لگا۔ اللہ عزوجل تم پر اپنا رحم و کرم فرمائے۔ تو کون شخص ہے؟ جبکہ تو نے ہمیں اپنی آواز اذان میں سنوائی ہے اور تو اپنی صورت بھی دکھا دے کیونکہ ہم بھی اللہ کے بندے اور اس کے رسول حضرت محمد ﷺ کی امت ہیں۔ اور حضرت سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے گروہ سے ہیں۔ ازاں بعد پہاڑ میں اچانک شگاف رونما ہوا اور اس میں سے ایک بہت بڑا سر نکلا جس پر سفید بال اور پرانے پشمینہ کا کپڑا تھا۔ اس نے السلام علیکم کہا اور انہوں نے وعلیکم السلام کہہ کر دریافت کیا تو کون ہے؟ کہنے لگا میں رزیب بن برثملی حضرت عیسٰی روح اللہ علیہ السلام کا وصی ہوں۔ جسے انہوں نے اس پہاڑ پر بٹھایا ہوا ہے۔ اور اس وقت تک میری زندگی کے لئے دعا کی ہے۔ جب وہ آسمان سے نیچے اتریں۔ خنزیر کو قتل کر کے اور صلیب کو توڑ کر عیسائیوں کے بہتانِ افتراء سے برأت کا اظہار کریں۔ پھر اس نے کہا کہ

حضرت محمدؐ مصطفیٰ علیہ التحیّۃ والثناء سے میری ملاقات نہیں ہوئی۔ میرا سلام حضرت سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ کو پہنچا دیجئے۔ اور ان سے کہئے کہ اے عمروقارب فقدرنا الامر۔ علاوہ ازیں اور بہت سی باتیں کیں اور غائب ہو گیا۔ حضرت نضلہ رضی اللہ عنہ نے یہ واقعہ حضرت سیدنا سعد رضی اللہ عنہ کو لکھا اور حضرت سعد رضی اللہ عنہ نے حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہ کو لکھا۔ حضرت سیدنا فاروق اعظم رضی اللہ عنہ نے حضرت سعد رضی اللہ عنہ کو جواب دیتے ہوئے لکھا کہ انصار و

Marfat.com

مہاجرین کے گروہ کے ساتھ اس پہاڑ پر جائیے۔ اگر اسے وہاں پاؤ تو اس سے میرا سلام کہہ دینا کیونکہ حضرت محمد مصطفیٰ احمد مجتبیٰ علیہ التحیتہ والثناء نے ہمیں خبر دی ہے کہ حضرت عیسیٰ روح اللہ علیہ السلام کے وصایا میں سے کوئی ایک اس پہاڑ میں ضرور رہتا ہے۔ حضرت سعد رضی اللہ عنہ چار ہزار مہاجرین و انصار کے ساتھ چالیس دن تک اس پہاڑ پر رہے۔ ہر نماز کے وقت اذان کہتے مگر کوئی جواب نہ سنائی دیتا۔

حضرت دانیال علیہ السّلام کا قیدی ہونا

حضرت کعب احبار رضی اللہ عنہ کا قول ہے کہ بخت نصر نے بنی اسرائیل کے قتل و غارت گری کے بعد ایک عجیب قسم کا ڈراؤنا خواب دیکھا لیکن اسے بھول گیا۔ اس نے کاہنوں اور ساحروں کو بلا کر خواب کی تعبیر پوچھی۔ انہوں نے کہا تم اپنا خواب بیان کرو تاکہ اس کی تعبیر کریں۔ اس نے غصہ میں آکر کہا میں نے کافی عرصہ تک تمہاری اسی لئے تربیت کی ہے کہ تم خواب اور اس کی تعبیر سے عاجز رہو۔ میں تمہیں تین دن کی مہلت دیتا ہوں تاکہ تم میرے خواب کی تعبیر بیان کر سکو ورنہ تمہیں قتل کر دیا جائے گا۔ کاہنوں اور ساحروں کے قتل کی خبر مشہور ہو گئی۔ ان دنوں حضرت دانیال علیہ السلام بخت نصر کی قید میں تھے۔ انہوں نے ایک کہنے والے کو کہا "کیا تو مجھے بادشاہ کے سامنے لے جا سکتا ہے میں اس کے خواب اور تعبیر سے واقف ہوں۔" کہنے والے نے بخت نصر کو بتایا۔ اس نے حضرت دانیال علیہ السلام کو اپنے پاس بلوایا۔ لیکن حضرت دانیال نے اسے اس کی قوم کی خصلت کے مطابق سجدہ نہ کیا۔ بخت نصر نے اپنے دربار سے تمام آدمیوں کو باہر نکل جانے کا حکم دیا۔ پھر حضرت دانیال علیہ السلام سے مخاطب ہو کر کہنے لگا۔ "تو نے مجھے کیونکر سجدہ نہ کیا؟ اس نے کہا میرا معبود برحق ہے جس نے مجھے اس شرط پر علم تعبیرِ رؤیا عطا کیا ہے کہ کسی کو خدا کے بغیر سجدہ نہ کروں۔ میں ڈرتا تھا کہ سجدہ کرنے کی صورت میں میرا علم سلب نہ کر لیا جائے اور میں تمہارے خواب کی تعبیر سے عہدہ برآ نہ ہو سکوں اور تو مجھے قتل کر دے۔ میں نے یہی بہتر جانا کہ میرا ترک سجدہ تیرے ان رنج و غم سے جن میں تو پھنسا ہوا ہے آسان ہو گا۔ اس

Marfat.com

لئے کہ میں نے اپنے لئے اور تیرے لئے سجدہ ہی چھوڑ دیا ہے۔ بخت نصر کہنے لگا میرا اب تجھ سے زیادہ کوئی بھروسہ کرنے والا نہیں جس نے اللہ عزوجل تبارک و تعالیٰ کے لئے ایفائے عہد کیا ہے' اور میرے نزدیک سب سے بہتر لوگ وہی ہیں جو اللہ عزوجل کے لئے ایفائے عہد کرتے ہیں۔ پھر کہا "میرے عہد کی تعبیر جانتے ہو؟ "انہوں نے کہا ہاں! تو نے ایک بہت بڑا بت دیکھا ہے جس کی آنکھ سونے کی ہے اور کمر چاندی کی ہے' چوتڑ تانبے کے اور پنڈلیاں لوہے کی ہیں اور دونوں سرین کے مابین پیٹھ کی ہڈی خاک کی بنی ہوئی تھی۔ جب تو نے انہیں بغور دیکھا تو ان کی ساخت کی خوبی نے تجھے حیران کر دیا۔ اچانک آسمان سے ایک پتھر گرا جو اس کے سر کے درمیانی حصے پر لگا جس سے بہت سخت ضرب لگی حتیٰ کہ وہ پس کر آٹا ہو گیا۔ سونا' چاندی' تانبا۔ لوہا اور مٹی اس طرح آپس میں جڑ گئے کہ ایک اندازے کے مطابق انہیں تمام جن اور انسان مل کر الگ الگ نہیں کر سکتے تھے اور اگر ہوا چلتی تو وہ بکھر کر رہ جاتے۔ پھر تو نے دیکھا کہ وہ پتھر جو آسمان سے گرا تھا اس نے اوپر اٹھنا شروع کر دیا۔ اور بڑھتے بڑھتے بڑا ہو تا گیا۔ حتیٰ کہ اس نے تمام زمین کو پکڑ لیا۔ پھر ایسا ہوا کہ تجھے زمین و آسمان اور اس پتھر کے علاوہ کوئی چیز نظر نہ آتی تھی۔ نصر نے کہا یہ بالکل صحیح ہے اب اس کی تعبیر بھی بتایئے۔
حضرت دانیال علیہ السلام نے فرمایا کہ بت بہت سی قوموں کا تھا۔ سونا وہ قوم ہے جسے تو جانتا ہے اور چاندی وہ قوم ہے جس کا تیرے بعد تیرا بیٹا شہنشاہ ہو گا۔ لیکن تانبا رومیوں کو کہتے ہیں' اور لوہے سے مراد فارس کا ملک ہے' اور مٹی سے مراد وہ عورتیں ہیں جو روم اور فارس کی ملکہ بنیں گی' اور وہ پتھر جس نے سب کو ٹکڑے ٹکڑے کر دیا وہ دین ہے جو آخر زمانہ میں ظہور پزیر ہو گا۔ اور اللہ عزوجل تبارک و تعالیٰ عرب سے ایک نبی مبعوث فرمائے گا جو سب دینوں کو منسوخ کر دے گا اور تمام زمین پر قابض ہو جائے گا۔

حضرت سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جب بنی اسرائیل بخت نصر کے قہر و غضب سے ڈر کر بکھر گئے تو ان میں سے حضرت ہارون علیہ السلام کی اولاد کا ایک ایسا گروہ تھا جس نے حضور سید المرسلین صلی اللہ علیہ وسلم کی توصیف و تعریف اپنی کتب میں پڑھی تھی۔ انہیں معلوم ہو گیا تھا کہ حضور نبی پاک صاحب لولاک علیہ الصلواۃ والتسلیمات کا ظہور

Marfat.com

عرب کے اس گاؤں میں ہوگا جہاں کھجوروں کے بہت سے درخت ہوں گے۔ وہ خطہ شام کو چھوڑ آئے اور شام و یمن کے مابین جتنے قصبے تھے انہیں دیکھتے جاتے تھے۔ ماسوئی یثرب کے کہیں بھی کھجوروں کے درخت نظر نہ آئے۔ لہٰذا انہوں نے وہیں ڈیرہ لگا لیا۔ اس امید پر کہ حضور سید عالم نور مجسم ﷺ کی زیارت کا شرف حاصل کر لیں اور ان کی پیروی کریں۔ لیکن وہ حضور علیہ الصلوٰۃ والتسلیم کی بعثت مبارک سے پہلے ہی لقمۂ اجل ہو گئے۔ انہوں نے اپنی اولاد کو وصیت کی کہ وہ حضور علیہ الصلوٰۃ پر ایمان لائیں اور آپ کی پیروی کریں لیکن ان کی اولاد میں سے کچھ لوگوں نے حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کا زمانہ پایا مگر اسلام قبول نہ کیا۔

حضرت کعب بن لوی بن غالب ﷺ نے جس کے انتقال اور حضور سید عالم ﷺ کی بعثت مبارک کے مابین پانچ سو ساٹھ برس کا فرق ہے۔ تورات اور انجیل والوں سے حضور خواجۂ کونین ﷺ کا تذکرہ سنا ہوا تھا اس لئے وہ اپنے خطبوں میں آپ کا ذکر کیا کرتے تھے۔ اس کے کلام سے مندرجہ ذیل بیت بہت معروف ہیں۔

عَلٰی عَقلَۃٍ یَاتِی النَّبِیّ مُحَمَّدٌ

فَخَبَرَ اَخْبَارًا صَدوقًا خَبِیْرًا

"جب لوگ غافل ہوں گے حضرت محمد ﷺ مبعوث ہوں گے جن کے صادق اور خبیر ہونے کی خبر پہلی کتب نے دی ہے"۔

ابن عدی بن ربیعہ سے مروی ہے کہ اس کا نام محمد تھا۔ لوگوں نے دریافت کیا کہ تیرے باپ نے تیرا نام محمد کیونکر رکھا وہ کہنے لگا کہ میں نے بھی اپنے باپ سے یہ دریافت کیا تھا۔ وہ یوں کہ اس نے کہا کہ چار شخص مل کر شام کی طرف روانہ ہوئے جن میں سے ایک شخص میں بھی تھا۔ ہم ایک صومعہ کے قریب ٹھہرے اور باہم گفتگو کرنے لگے۔ راہب نے باہر دیکھ کر کہا معلوم ہوتا ہے کہ تمہاری بولی اس شہر کی نہیں ہے۔ ہم نے کہا یہ بات حق ہے کہ ہم یہاں کے رہنے والے نہیں ہیں۔ ہمارا واسطہ عرب قوم سے ہے۔ اس نے کہا تمہارے مابین بہت جلد ایک نبی مبعوث ہونے والا ہے تم اس کی طرف رجوع کرنا اور اس سے اپنا بہرۂ سعادت حاصل کرنا تاکہ تم صراطِ مستقیم پر آ جاؤ۔ وہ نبوت کو ختم کرنے والے اور تمام انبیاء کے سردار ہیں۔ ہم

Marfat.com

نے دریافت کیا اس کا کیا نام ہوگا؟۔ اس نے کہا اس کا نام مبارک "محمدؐ" ہوگا۔ جب ہم واپس آئے تو اللہ عزوجل نے ہمیں بچے ہی عطا فرمائے جن کے نام ہم نے محمد رکھے۔

حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ عنہ کا قول ہے کہ کہ سطیح غسانی ایک بہت بڑا کاہن تھا جو اپنی اولاد میں اپنی مثال آپ تھا اس کے بدن میں سوائے سر کی کھوپڑی اور ہاتھ کی ہتھیلی کے کوئی ہڈی اور پٹھے نہیں تھے اور اس کی زبان کے سوا کوئی عضو حرکت نہیں کرتا تھا۔ اس کے لئے کھجوروں کے پتوں کا ایک تخت بنایا گیا تھا جس میں پائنتی سے لے پاین تک چھوٹے چھوٹے ایسے سوراخ تھے جیسے سوراخ کپڑے میں ہوتے ہیں۔ اسے اس تخت پر بٹھا کر جہاں کا ارادہ ہوتا وہیں لے جاتے۔ ایک مرتبہ اسے مکہ معظمہ شریف لائے تو قریش میں سے چار آدمی تحائف لے کر اس کا دیدار کرنے کے لئے آئے۔ انہوں نے تحائف کو اور اپنے حسب و نسب کو مخفی رکھا اور کسی دوسرے قبیلے سے اپنی نسبت ظاہر کر دی۔ اس نے کہا تم اس قبیلہ سے نسبت نہیں رکھتے بلکہ تم تو قبیلہ قریش سے تعلق رکھتے ہو۔ انہوں نے اپنے تحائف اسے پیش کیے اور اس سے آنے والے وقت کی باتیں دریافت کرنے لگے۔ اس نے بہت سی باتیں منکشف کیں۔ کہاکہ عبدالمناف کی پشت سے ایک ایسا جوان پیدا ہوگا جو خود بخود پڑھا لکھا ہوگا۔ بتوں سے منہ موڑ کر ایک خدائے قدوس کی پرستش کرے گا۔ اس کے خلیفے بھی ہوں گے۔ پھر ان کے خلیفوں کی مفصل نشانیاں بتائیں اور اس طرح جو جو بادشاہوں کے بعد ہونے والا ہے خبر دی۔ بالآخر تمام خبریں سچ ہوئیں۔

یاد رہے کہ یمن کے بادشاہوں میں سے ایک بادشاہ نے خواب دیکھا جس سے بہت سے لوگ سہم گئے۔ اس نے روحانی عاملین اور منجمین کو بلایا اور ان سے اپنا خواب بیان کرکے اس کی تعبیر پوچھی۔ انہوں نے کہا اے بادشاہ تم اپنا خواب بیان کرو ہم اس کی تعبیر بیان کرتے ہیں۔ بادشاہ نے کہا۔ میرا یہ خیال ہے کہ خواب تم ہی بیان کرو تاکہ میرا دل مطمئن ہو جائے۔ انہوں نے کہا ہم ایسا کام نہیں کرتے۔ ایسا کام تو سطیح غسانی اور توشق ہی کر سکتے ہیں۔ بادشاہ نے سطیح اور اس کے تمام حواریوں کو بلالیا۔ سب سے پہلے سطیح آیا اور بادشاہ کا خواب بیان کیا۔ سطیح نے بادشاہ سے کہا کیا تو نے یہ دیکھا ہے کہ کوئی چیز راکھ کی طرح جلی ہوئی اندھیرے سے باہر نکلی ہے اور

Marfat.com

سب نے اسے کھایا ہے۔ اس کی تعبیر یوں ہے کہ تیری سلطنت پر حبشہ والے غالب ہو جائیں گے۔ بادشاہ کہنے لگا کب غالب ہوں گے؟" سطیح نے کہا "حبشہ والے ساٹھ یا ستر سال بعد غالب ہوں گے" بادشاہ کہنے لگا "کیا ان کی یہ سلطنت دائمی طور پر رہے گی" سطیح نے کہا "نہیں انہیں سیف ذی یزن بھگا دے گا" بادشاہ نے دریافت کیا "کیا ابنِ ذی یزن کے خاندان میں سلطنت ہمیشہ رہے گی؟" اس نے کہا "نہیں اسے ایک نبی ختم کر دے گا۔ جو تشریف لانے والا ہے۔"

بادشاہ نے پوچھا "وہ نبی کس قوم سے ہوگا؟"

سطیح نے کہا وہ نبی غالب بن لوی کی اولاد سے ہوگا اور اس قوم میں بادشاہی ہمیشہ ہمیش تک رہے گی۔"

بادشاہ نے کہا "کیا دنیا کی بھی اخیر ہوگی؟"

سطیح نے کہا۔ "ہاں ایک روز ایسا ہوگا جس میں پہلے اور آخر زمانے کے اچھے اور برے آدمی جمع ہوں گے۔ اور اپنے اپنے اعمال کی مناسب جزا و سزا پائیں گے۔ پھر سطیح غسانی بادشاہ سے رخصت ہو کر توشق بادشاہ کے پاس چلا گیا جس نے وہی باتیں بتائیں جو سطیح غسانی نے بتائی تھیں۔ جب بادشاہ ان سے سوال و جواب کے بعد فارغ ہوا تو اہل خانہ کو عراق بھیج دیا اور فارس کے بادشاہوں سے یہ سفارش کی کہ اس کے خاندان کے لوگوں کو حیرہ میں قیام کرنے کی اجازت دے دی جائے۔ نعمان بن منذر شاہ یمن کی اولاد میں سے تھے۔

حضرت سیدنا عبدالمطلب رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میں نے حجر میں خواب دیکھا جس سے میں خائف ہو گیا اور میں قریش کے ایک روحانی عامل کی خدمت میں آیا۔ اس نے میری متغیر حالت دیکھ کر کہا کہ سردار آج کیا بات ہے جو چہرہ بدلا ہوا ہے۔ کوئی حادثہ تو نہیں ہوگیا۔ حضرت سیدنا عبدالمطلب رضی اللہ عنہ نے کہا میں کل حجر میں تھا تو میں نے خواب میں دیکھا کہ میرے ہاتھ پر ایک ایسا درخت ہے جس کا سر آسمان سے لگا ہوا ہے اور اس کی شاخیں مشرق و مغرب میں پھیلی ہوئی ہیں۔ وہ سب سے زیادہ روشن تھا۔ یہاں تک کہ اس کی روشنی سورج کی روشنی سے ستر گنا زیادہ تھی۔ تمام عرب و عجم اس کی طرف سر بسجود تھے۔ ہر لحہ اس کی جسامت اور روشنی میں اضافہ ہوتا جا رہا

Marfat.com

تھا۔ وہ کبھی پوشیدہ ہو جاتا تھا اور کبھی روشن ہو جاتا تھا۔ میں نے دیکھا کہ قریش کی ایک جماعت نے اس کی شاخوں کو مضبوطی سے تھام لیا۔ پھر میں نے قریش کی ایک اور جماعت کو دیکھا جو اسے کاٹنا چاہتی تھی لیکن وہ جونہی اس کے نزدیک آتے تو انہیں پیچھے ہٹا دیا جاتا۔ ایک حسین و جمیل نوجوان انہیں گدیوں سے پکڑ کر پیچھے کھینچ رہا تھا۔ گویا ان کی جڑیں اکھاڑ رہا تھا۔ میں نے اپنا حصّہ لینے کے لئے اپنا ہاتھ اٹھایا اور کہا کہ یہ کس کے لئے ہے؟ اس نوجوان نے جواب دیا یہ ان کے لئے ہے جنہوں نے اسے تجھ سے پہلے مضبوطی سے تھام لیا تھا۔ پھر میں جاگ اٹھا۔ پھر حضرت عبدالمطلب ؓ کا قول ہے کہ جب میں نے اپنا خواب نجومیوں اور روحانی عاملین کو سنایا تو ان کے چہرے بدل گئے۔ انہوں نے کہا اگر تیرا یہ خواب سچا ہے تو تیرے ہاں ایک بچہ تولد ہو گا' مشرق و مغرب اس کے زیرِ نگیں ہوں گے اور تمام زمین و آسمان اس کے مطیع و فرمان بردار ہوں گے۔ پھر انہوں نے ابو طالب کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا۔ شاید یہ تیرا لڑکا ہے۔ جب حضور سید العالمین ﷺ نے ظہور فرمایا تو ابو طالب اسے دھرا دھرا کر کہتے تھے' اللہ کی قسم! وہ درخت ابوالقاسم امین ہے۔ ابو طالب سے دریافت کیا گیا کہ تم ایمان کیوں قبول نہیں کرتے تو وہ کہنے لگا کہ اس بات سے ڈرتا ہوں کہ لوگ برا بھلا کہیں گے اور عار بھی محسوس کرتا ہوں۔ ایک مرتبہ جناب عبدالمطلب ؓ یمن کی طرف گئے ہوئے تھے کہ یہودیوں کے ایک عالم نے ان سے دریافت کیا تم کس قوم سے متعلق ہو؟ انہوں نے کہا قوم قریش سے۔ پھر دریافت کیا گیا کہ کس قبیلے سے متعلق ہو؟ کہا قبیلہ بنی ہاشم سے۔ یہودی عالم کہنے لگا کہ میں اس بات کی اجازت چاہتا ہوں کہ آپ کے جسم کے دو اعضاء کو دیکھ سکوں۔ آپ نے کہا ہاں دیکھ لیجئے۔ مگر شرط یہ ہے کہ وہ ستر میں شامل نہ ہو۔ یہودی عالم کہنے لگا کہ میں صرف آپ کی ناک اور دونوں ہاتھ دیکھنا چاہتا ہوں۔ آپ نے یہودی عالم کو اجازت دے دی۔ جب یہودی عالم نے آپ کی ناک اور دونوں ہتھیلیاں دیکھیں تو کہنے لگے آپ کے ایک ہاتھ میں بادشاہی ہے اور دوسرے ہاتھ میں نبوت و رسالت ہے۔ پھر کہا کیا یہ چیزیں تب تک پایۂ تکمیل تک نہیں پہنچ سکتیں جب تک تم بنی زہرہ میں شادی نہ کرو۔ پھر یہودی عالم نے دریافت کیا اے عبدالمطلب! "تو نے نکاح کیا ہے؟" آپ نے کہا نہیں۔ یہودی عالم

Marfat.com

کہنے لگا "جائیے اور بنی زہرہ میں شادی کیجئے" عبدالمطلب یمن سے واپس آئے تو ہالہ بنتِ اہیب جو بنی زہرہ سے تھیں ان سے شادی کی۔

خارجہ بن عبد اللہ بن کعب بن مالک نے اپنے باپ سے روایت کیا کہ ہماری قوم کے کچھ بزرگوں سے بیان ہے کہ ہم عمرہ کی غرض سے مکہ مکرمہ جا رہے تھے کہ ایک یہودی بغرض تجارت ہمارے ساتھ ہو گیا۔ جب ہم مکہ شریف پہنچے تو اس یہودی نے حضرت عبدالمطلب کو دیکھ کر کہا کہ ہم نے اپنی کتب میں جن میں کسی قسم کا شک و شبہ نہیں' اس میں یہ چیز درج ہے کہ اس شخص کی پشت سے ایک نبی پیدا ہوگا۔ جو خود اور اس کی قوم ہمیں قومِ عاد کی طرح قتل کرے گی۔

نورِ محمدی ﷺ کا پُشت در پُشت منتقل ہونا

یاد رہے کہ حضرت سیدنا آدم علی نبینا علیہ الصلواۃ والسلام سب سے پہلے انسان تھے اور تمام لوگ جو آپ کی اولاد سے تھے آپ کی صلب میں ذرات کی شکل میں مجموعی طور پر مندرج تھے۔ ان ذرات میں سے جو حصہ حضور سید العالمین شفیع المذنبین احمد مجتبیٰ حضرت محمد مصطفیٰ علیہ التحیۃ والثناء کے جسدِ عنصری کا تھا وہ ایک ذرِ عظیم کی صورت میں حضرت سیدنا آدم علیہ السلام کی پیشانی میں روشن و تاباں تھا۔ پھر وہ حضرت آدم علیہ السلام کے صلب سے حضرت حوا سلام اللہ علیہا کے رحم میں منتقل ہوا۔ پھر وہاں سے حضرت شیث علیہ السلام کی صلب میں جلوہ گر ہوا۔ اس طرح چلتا چلتا پاک اور مقدس لوگوں کی صلبوں سے صالح اور پارسا مستوارات کے ارحام میں منتقل ہوتا رہا۔ حتیٰ کہ حضرت عبداللہ بن عبدالمطلب رضی اللہ عنہ تک پہنچ گیا۔ جب وہ نور حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ تک پہنچ گیا تو آپ کی پیشانی میں چمکنے لگا' اس نور کی وجہ سے آپ اس قدر حسین و جمیل نظر آنے لگے کہ قریش کی تمام عورتیں آپ پر لٹو ہو گئیں اور نکاح کے لئے دعوت دینے لگیں۔ لیکن وہ دولت حضرت سیدہ آمنہ بنت وھب بن عبدالمناف کو نصیب ہوئی۔

یاد رہے کہ شام میں یہودیوں کے پاس سفید صوف کا بنا ہوا حضرت یحییٰ بن ذکریا علیہما السلام کا خون آلود جبہ تھا جس کے بارے میں انہوں نے اپنی کتب میں پڑھا

Marfat.com

ہوا تھا کہ اس میں سے قطرہ قطرہ خون گرتا رہے گا تو اس وقت حضرت عبداللہ بن عبدالمطلب رضی اللہ عنہ پیدا ہوں گے جو حضور نبی کریم ﷺ کے باپ ہوں گے۔ جب وہ علامت ظہور پذیر ہوئی تو ان کی تحقیق کے مطابق حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ کے مولد مبارک کا علم ہوگیا۔ ابھی یہ چند علامات ہی ظہور پذیر ہوئی تھیں کہ قریش کا ایک گروہ بغرض تجارت شام کی طرف گیا۔ احبار یہود ان سے حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ کے بارے میں دریافت کرتے تھے اور یہ لوگ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ کے حسین و جمیل ہونے کی تعریف کیا کرتے تھے اور اس نور کا تذکرہ کیا کرتے تھے جو آپ کی پیشانی میں روشن و تاباں تھا۔ احبارِ یہود کہتے کہ وہ نور حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ کا نہیں ہے بلکہ وہ نور محمد بن عبداللہ کا ہے جو ان کی صلب سے پیدا ہوں گے اور بتوں کو خاکستر کریں گے۔ جب مکہ کے قریش ان کی زبان سے ایسی باتیں سنتے تو علامات اور امارت جنہیں وہ دیکھ چکے تھے کے موجب کہتے کہ رب کعبہ کی قسم احبارِ یہود کا کہنا حقیقت پر مبنی ہے۔

حضرت عبداللہ کے قتل کا عہد

جب یہود کو بعد از تحقیق معلوم ہوگیا کہ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ کی پیدائش ہو چکی ہے تو احبارِ یہود اور ان کے خاندان کے ستر آدمیوں نے آپس میں عہد کیا کہ مکہ جاکر جب تک حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ کو قتل نہ کردیں واپسی کا دم نہ لیں گے۔ چنانچہ رات کے وقت سفر کرتے اور صبح کو پوشیدہ رہتے۔ مکہ معظمہ شریف میں پہنچ کر موقع کی انتظار میں تھے۔ ہر وقت اسی طرف نگاہیں لگائے رہتے تھے۔ چنانچہ ایک روز انہوں نے حضرت عبداللہ کو مکہ شریف کے صحرا میں شکار کھیلتے دیکھ لیا تو فوراً آپ کو مار دینے کے ارادے سے بھاگے۔ وہیب بن عبدالمناف کو علم ہوا تو عربوں کا ایک گروہ حرکت میں آگیا اور کہنے لگا ہم سے کیسے برداشت ہے کہ اشرافِ قریش میں سے کوئی شخص احبارِ یہود کی مذمت پر لقمۂ اجل ہو جائے۔ اپنے ہمراہیوں کے ساتھ کچھ لوگ جماعت کی شکل میں حضرت عبداللہ کو چھڑانے کے لئے بھاگے۔ دیکھا کہ کہ آسمان سے ایک جماعت کا نزول ہوا جو اہلِ زمین کی شکل و صورت نہیں رکھتی تھی اور یہود کی اس جماعت کے قتل کو روکنے کے در پے تھی۔ وہیب نے دیکھا تو فوراً گھر آکر اپنی زوجہ

Marfat.com

برہ کو حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ سے اپنی بیٹی حضرت آمنہ کے نکاح کی پیشکش کے لئے بھیجا۔ جب برہ حضرت عبدالمطلب رضی اللہ عنہ کے پاس گئیں تو آنے کا مقصد بیان کیا۔ حضرت عبدالمطلب نے اس بات کو پسند کرتے ہوئے قبول کر لیا اور کہا کہ جس لڑکی کے نکاح کے لئے تم آئی ہو ماسوا عبداللہ اس کا نکاح کسی سے بھی مناسب نہیں۔ کیونکہ حضرت سیدہ آمنہ رضی اللہ عنہا قریش کی عورتوں میں نہایت درجہ حسین و جمیل تھیں اور سردار بھی تھیں جن کا نکاح حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ سے ہو گیا۔

حضور سید عالم ﷺ کا نور مبارک عبداللہ کی پیشانی میں

جب سیدہ آمنہ رضی اللہ عنہا کا عقد حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ سے ہوا تو عرصہ تک وہ نور حضرت عبداللہ کی پیشانی میں روشن و تاباں رہا اور اس نور کے اوصاف شام کے گردو نواح میں معروف ہو گئے تو شہنشاہ شام کی بیٹی فاطمہ نامی جو اپنے حسن و جمال میں یکتائے روزگار تھی اس نور سے اکتساب کرنے کے لئے مکہ معظمہ شریف آئی اور اپنی شان و شوکت خدام اور لونڈیوں کے ساتھ بیت اللہ شریف کے قرب و جوار میں ٹھہر گئی۔ پھر چند دنوں کے بعد حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ سے ملاقات کی۔ آپ کی پیشانی میں نور مصطفیٰ علیہ التحیتہ والثناء دیکھا تو اس کی گذارش کو قبول کر لیا لیکن ساتھ ہی ساتھ یہ بھی کہہ دیا کہ یہ کام میرے باپ عبدالمطلب کے مشورہ کے بغیر نہیں ہو سکتا۔ فاطمہ نے اس بات کو پسند کیا۔ جب رات کو حضرت عبداللہ گھر واپس تشریف لائے تو حضرت سیدہ آمنہ رضی اللہ عنہا سے جماع کی خواہش پیدا ہوئی اور نور محمدی ﷺ آپ کی صلب سے حضرت سیدہ آمنہ کے رحم میں منتقل ہو گیا اور حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ کی پیشانی سے غائب ہو گیا۔ جب صبح ہوئی تو حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے فاطمہ شامیہ کا قصہ حضرت عبدالمطلب رضی اللہ عنہ سے بیان کیا۔ تو آپ نے رضامندی کا اظہار کیا۔ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ فاطمہ کے پاس آئے تاکہ کہ اپنے باپ کی رضامندی سے آگاہ کریں۔ فاطمہ کو وہ نور ان کی پیشانی میں نظر نہ آیا تو اس نے سرد آہ بھری۔ کہنے لگیں" اے عبداللہ! وہ نور جو آپ کی پیشانی میں روشن و تاباں تھا وہ کہاں گیا؟ اور جو موتی میں نے تیرے وجود کے سیپ میں دیکھا تھا کسی اور کی طرف چلا گیا۔ جایئے اب! تجھ سے مجھ کو کوئی نفع حاصل نہیں ہو سکتا۔ میرے

Marfat.com

ارادوں پر پانی پھر گیا ہے اور میری خواہش باطل ہو گئی ہے' یہ کہ کر وہ اپنی اقامت گاہ پر واپس آگئی۔

حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ عنہ اس واقعہ کو اس طرح بیان فرماتے ہیں کہ جب حضرت عبدالمطلب رضی اللہ عنہ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ کو نکاح کے لیے لے جا رہے تھے تو ایک عورت جس کا نام فاطمہ خشعمیہ تھا وہ روحانی عاملہ تھی۔ اس کے پاس سے گذر ہوا تو اس نے حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ کا نورِ نبوت دیکھا اور کہا اے عبداللہ! اگر تم مجھ سے اسی وقت صحبت کرو تو میں تمہیں ایک سو اونٹ پیش کروں گی۔ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے کہا اگر تو حرام کی نیت سے کہتی ہے تو میں اسے منظور نہیں کرتا اگر حلال طریقہ سے چاہتی ہے تو میری واپسی تک منتظر رہو۔ کیونکہ میں اس سے کچھ خائف ہوں۔ جب حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ کا عقد حضرت سیدہ آمنہ سے ہو گیا تو تین روز قیام کے بعد دونوں باپ بیٹا وہیں سے گذرے تو اس عورت نے کہا اے جوان! تو نے یہاں سے جانے کے بعد کیا کیا؟ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا میرے باپ نے حضرت آمنہ بنت وہب کا عقد میرے ساتھ کر دیا اور میں نے اس کے ساتھ تین روز گذارے ہیں۔ اس نے کہا "واللہ! میں بری عورت نہیں تھی۔ در حقیقت میں نے آپ کی پیشانی میں ایک نور دیکھا تھا جس کی وجہ سے میں نے ارادہ کیا کہ یہ نور مجھ میں منتقل ہو جائے۔ لیکن اللہ عزوجل کو جہاں منظور تھا منتقل کر دیا۔"

جب حضور سید عالم نور مجسم احمد مجتبیٰ حضرت محمد مصطفیٰ علیہ التحیتہ والثناء کا نور عبداللہ رضی اللہ عنہ کے واسطے سے حضرت سیدہ آمنہ رضی اللہ عنہا کے رحمِ پاک میں منتقل ہوا تو زمین پر جس قدر بت تھے تمام نے اپنے سر نیچے کر لئے۔ اور تمام شیاطین نے اپنے اپنے کام چھوڑ دیئے۔ فرشتوں نے تختِ بلقیس کو سرنگوں کر کے سمندر میں پھینک دیا اور اسے چالیس دن تک سزا دیتے رہے۔ وہاں سے بھاگ کر بو قبیس پہاڑ پر آکر شور مچانے لگا۔ اس کی تمام اولاد جمع ہو گئی۔ کہنے لگا! افسوس کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم عبداللہ کے گھر پیدا ہو گئے۔ اور ازاں بعد لات و عزیٰ اور تمام بتوں کی عبادت مٹ جائے گی اور دنیا نورِ توحید سے معمور ہو جائے گی اور اسی طرح عرب کے تمام قبائل اور قریش کے تمام کاہن اپنی بت تراشی پر شرمسار ہو گئے۔ اور ان سے کہانت کا علم چھین لیا گیا۔ اسی

Marfat.com

شب ارض و سماوات سے یہ آواز آنے لگی کہ اس نبی آخرالزماں ﷺ کی آمد کا وقت قریب آگیا ہے جو نو ماہ تک بطنِ آمنہ سے جلوہ گر رہا ہے۔ اور انہیں کسی قسم کی کوئی تکلیف نہیں پہنچی۔

حضور سید عالم نو مجسم احمد مجتبیٰ حضرت محمد مصطفیٰ علیہ التحیتہ والثناء بتاریخ ۱۲ ربیع الاول بروز پیر۔ واقعہ فیل سے پچپیس روز بعد ہوئے۔ ابرہہ بن اشرم بیت اللہ شریف کو مسمار کرنے کے ارادے سے آیا تھا۔ یہ نوشیرواں عادل کا زمانہ تھا جو حضور نبی پاک صاحب لولاک علیہ الصلواۃ والتسلیمات کی پیدائش کے بعد بائیس برس تک حیات رہا۔

یاد رہے کہ ابرہہ نجاشی کے قتل سے یمن میں رہائش پذیر ہو گیا تھا اور یمن کی سلطنت کے کاموں کے بندوبست میں یہیں ٹھہر گیا اور اس نے صنعاء میں ایک عبادت خانہ بنایا جس کا نام قلیس رکھا۔ اس نے نجاشی کی طرف لکھا کہ میں نے بادشاہ کے نام پر ایک عبادت خانہ قائم کیا ہے۔ جو اپنی مثال آپ ہے۔ میں یہ چاہتا ہوں کہ کعبہ عرب کو یہاں پلٹا دیا جائے اور کسی کو کہیں جانے کی اجازت نہ دی جائے۔ جونہی یہ بات اہلِ عرب میں پھیل گئی تو جونہی قبیلہ مطرب سے ایک شخص قرابت کی بناء پر معبد قلیس میں آیا اور ٹٹی پیشاب کرنے لگا اور بعض کا خیال ہے کہ اہل عرب نے اسے آگ لگا دی۔ معبد قلیس کی عمارت لکڑی سے بنائی گئی تھی اور اس میں سونا جڑ دیا گیا تھا' کو آگ لگ گئی اور تمام عمارت جل کر خاکستر ہو گئی۔ ابرہہ نے عالمِ غضب میں قسم کھائی کہ وہ کعبۃُ اللہ نیست و نابود کر دے گا چنانچہ حبشہ سے لشکر لے کر باہر آیا۔ اس کے ساتھ دس ہزار ہاتھی بھی تھے۔ جب قریب پہنچے تو حضرت عبدالمطلب رضی اللہ عنہ نے وادی مکہ کا تیسرا حصّہ پیش کیا تاکہ ابرہہ واپسی کا دم لے۔ ابرہہ نے یہ مال قبول نہ کیا اور کمر باندھ لی۔ ہاتھی آگے آگے تھا جس کا نام محمود تھا۔ اس نے ہر طرح سے ہاتھی کو حرم شریف کی طرف سلاخیں مار مار کر ہانکا مگر وہ بے بس ہو گیا۔ اور دوسری طرف کو ہانکتے تو بے حیل و حجت چل پڑتا۔ وہ عاجز آگیا تو اس نے چند آدمی بھیجے جو حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ کے اونٹ پکڑ لائے۔ حضرت عبدالمطلب رضی اللہ عنہ اونٹ لینے کے لئے ابرہہ کے پاس گئے۔ جب ابرہہ نے آپ کو دیکھا تو مارے خوف کے نڈھال ہو گیا۔ کہنے لگا یہ کون

Marfat.com

ہیں؟۔ انہوں نے کہا یہ سردارِ مکہ ہیں۔ اس نے آپ کا پُرجوش استقبال کیا اور اپنے ساتھ تخت پر بٹھا لیا اور دریافت کیا کہ آپ کی کیا تمنّا ہے؟۔ حضرت عبدالمطلب رضی اللہ عنہ نے کہا کہ ”تمہارے سوار میرے اونٹ لے آئے ہیں میرے اونٹ واپس کیجئے“۔ ابرہہ نے کہا ”اے قریش کے سردار! میں تو کعبۃ اللہ کو مسمار کرنے کے لئے آیا ہوں۔ تجھے بیت اللہ کی کوئی فکر نہیں اور صرف اونٹ ہی مانگ رہے ہو“ حضرت عبدالمطلب نے ابرہہ سے کہا ”میرے اونٹ واپس کیجئے تم جانو اور کعبۃ اللہ والا جانے۔ وہ اپنے گھر کا خود محافظ ہے مجھے تو میرے اونٹ چاہئیں۔“ حضرت عبدالمطلب رضی اللہ عنہ جب اونٹوں کو لے کر واپس آئے تو اس وقت کعبۃ اللہ کے دروازے کی زنجیر پکڑ کر مناجات کرنے لگے۔ اچانک آپ نے آسمان کی طرف دیکھا کہ آسمان پر اس قسم کے پرندے ہیں جو پہلے کبھی نہیں دیکھے تھے۔ ہر پرندہ اپنی چونچ میں ایک چھوٹا سا پتھر لئے تھا۔ ان پرندوں کے پنجوں میں بھی دو دو پتھر تھے جن پر کافر کا نام تحریر تھا۔ جب وہ پتھر کفار کے سر پر گرتے تو انہیں چیرتے ہوئے نکل جاتے اور کافر ہلاک ہو جاتا۔ جب کافر گھوڑے پر سوار ہوتا تو اس کے گھوڑے کو چیرتا ہوا نکل جاتا اور دونوں کو ہلاک کر جاتا۔ جب کفار نے یہ دیکھا تو بھاگ کھڑے ہوئے لیکن وہ پرندے ان کا پیچھا کئے ہوئے تھے اور انہیں برابر ہلاک کرتے رہے۔ حتیٰ کہ ابرہہ بُری حالت میں ہلاک ہوا۔ ابرہہ کا وزیر نجاشی کے دارالخلافہ کی طرف بھاگ نکلا اور اس سے تمام قصہ بیان کیا۔ نجاشی نے دریافت کیا کہ وہ پرندے کس طرح کے تھے جنھوں نے ایسے بہادر آدمیوں کو ہلاک کر دیا وزیر نے اوپر دیکھا تو ایک پرندہ اس کے سر کے گرد تھا۔ وہ بادشاہ کی طرف اشارہ کرکے کہنے لگا اے بادشاہ! وہ پرندے اس پرندے جیسے تھے۔ اس پرندے نے فی الفور اس کے سر پر پتھر مار دیا اور وہ دیکھتے ہی دیکھتے نجاشی کے سامنے ہلاک ہو گیا۔ یہ سارا واقعہ حضور سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے عہدِ مبارک کے قریب ہونے اور آپ کی نبوت کی علامت تھی۔

حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ عنہ کا قول ہے کہ ان سنگریزوں میں سے بہت سے سنگریزے حضرت ام ہانی رضی اللہ عنہا کے گھر میں تھے جن سے ہم چھوٹی عمر میں کھیلتے تھے۔ جب اس واقعہ کے بعد پچپن (۵۵) دن بیت گئے تو حضور سید العالمین احمد مجتبیٰ حضرت محمد

Marfat.com

مصطفیٰ علیہ التحیۃ والثناء تشریف لے آئے تو آپ کی تشریف آوری سے حضرت عیسیٰ روح اللہ علیہ السلام تک چھ سو بیس سال کا عرصہ ہے۔ اور حضرت عیسیٰ روح اللہ علیہ السلام سے لیکر حضرت داؤد علیہ السلام تک بارہ سو سال کا عرصہ ہے اور حضرت داؤد علیہ السلام سے لیکر حضرت ابراہیم علیہ السلام تک سات سو ستر سال کا عرصہ ہے۔ اور حضرت ابراہیم علیہ السلام سے حضرت نوح علیہ السلام تک بارہ سو چالیس سال کا عرصہ ہے۔ اس طرح کل عرصہ پانچ ہزار سات سو پچاس برس ہوتا ہے۔

Marfat.com

Marfat.com

رُکن

۲

Marfat.com

حضور سید العالمین ﷺ کی پیدائش کے بعد ۳۷ شواہد جو ظہور پذیر ہوئے

Marfat.com

حضرت سیّدہ عابدہ طیبہ طاہرہ آمنہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا قول ہے کہ جب حضور نبی غیب دان ﷺ نے اس دنیا میں قدم رنجہ فرمایا تو میں اس وقت گھر میں تنہا تھی۔ اور حضرت عبدالمطلب جو آپ کے دادا حضور ہیں طوافِ کعبہ میں مصروف تھے اور آپ کے والد ماجد طیب و طاہر حضرت سیدنا عبداللہ رضی اللہ عنہ آپ کی جلوہ گری سے چار ماہ پہلے مدینہ منورہ شریف میں وصال فرما چکے تھے۔ اور مدینہ منورہ شریف میں ہی آپ کو دفن کیا گیا۔ جونہی میں نے اوپر دیکھا کوئی بہت بڑی چیز چھت کے راستے گھر میں آ رہی تھی۔ اس سے مجھ پر ایک خوف سا چھا گیا تو میں نے ایسا محسوس کیا کہ جیسے ایک سفید پرندے نے مجھ پر اپنے پر ملے ہیں۔ جب ایسا ہوا تو میرا خوف و ہراس جاتا رہا۔ پھر اس نے مجھے کوئی سفید رنگ کی چیز پینے کے لئے دی۔ جو میرے خیال میں دودھ تھا۔ میں اس وقت پیاس سے نڈھال تھی اس لئے میں نے اس میں سے چند گھونٹ پی لئے۔ پھر میں نے لمبی قد کی اور حسین و جمیل عورتیں دیکھیں جو عبدالمناف کی بیٹیوں سے مشابہ تھیں۔ وہ میرے چاروں طرف جمع ہوگئیں اور میرا حال دریافت کرنے لگیں۔ پھر میں نے ایک ریشمی کپڑا دیکھا جو زمین سے آسمان تک لٹکا ہوا تھا۔ میں نے کسی کو کہتے ہوئے سنا کہ اسے پکڑ لیجئے۔ جونہی میری آنکھوں سے پردہ ہٹا تو میں نے زمین کے مشرق و مغرب کو دیکھا۔ پھر میں نے تین جھنڈے دیکھے۔ ایک جھنڈا مشرق میں تھا۔ دوسرا جھنڈا مغرب میں تھا اور تیسرا جھنڈا بامِ کعبہ پر بلند تھا۔ اس کے بعد بہت سی عورتیں میرے گرداگرد جمع ہو گئیں۔ جب حضور سیّد عالم نورِ مجسم ﷺ نے قدم رنجہ فرمایا تو آپ نے سجدہ کیا اور اپنی ایک انگلی آسمان کی طرف اٹھائی۔ پھر بادل کا ایک ٹکڑا ظاہر ہوا جس کی وجہ سے حضور نبی پاک صاحب لولاک علیہ الصلوٰۃ والتسلیمات نظر سے اوجھل ہو گئے۔ میں نے سنا کہ ندا کرنے والا ندا کر رہا تھا کہ حضرت محمد ﷺ کو ساری

Marfat.com

دنیا کی سیر کرائی گئی ہے۔ تاکہ تمام مخلوق آپ کی صفات' آپ کی صورت اور آپ کے نام مبارک کو پہچان لے۔ یہ بادل صرف ایک لمحہ کے لئے روشن رہا۔ میں نے حضور نبی غیب دان ﷺ کو دیکھا کہ آپ ایسے کپڑے میں لپٹے ہوئے تھے جو دودھ سے بڑھ کر سفید اور حریر و پرنیاں سے بڑھ کر نرم تھا۔ پھر ایک بادل پہلے سے بھی بڑا آیا میں نے اس بادل میں سے انسانوں اور گھوڑوں کی آوازیں سنیں۔ میں نے سنا کہ منادی ندا کر رہا تھا کہ حضرت محمد ﷺ کو تمام جنوں' انسانوں' چرندوں اور پرندوں کی زیارت کرائی گئی ہے۔ پھر آپ کو حضرت سیدنا آدم علیہ السلام کی بزرگی' حضرت سیدنا نوح علیہ السلام کی رقت' حضرت سیدنا ابراہیم علیہ السلام جیسی آزمائش' حضرت سیدنا اسماعیل علیہ السلام جیسی زبان' حضرت سیدنا یوسف علیہ سلام جیسا جمال' حضرت سیدنا یعقوب علیہ اسلام جیسا بشرہ حضرت سیدنا داؤد علیہ السلام جیسی صورت' حضرت ایوب علیہ السلام جیسا صبر۔ حضرت سیدنا یحییٰ علیہ السلام جیسا زہد اور سیدنا عیسیٰ روح اللہ علیہ السلام جیسی سخاوت عطا ہوئی۔ یہ بادل بھی صرف ایک ہی لمحہ روشن رہا۔

حضرت سیدنا عثمان بن ابی العاص رضی اللہ عنہ نے اپنی والدہ سے روایت کیا کہ میں حضور نبی پاک صاحب لولاک علیہ الصلوٰۃ والتسلیمات کی پیدائش مبارک کے وقت حضرت سیدہ آمنہ رضی اللہ عنہا کی معاون تھی۔ میں نے دیکھا کہ آپ کے نور کے سامنے چراغ کی روشنی ماند تھی۔ میں نے اس رات چھ نشانیاں دیکھیں۔

پہلی نشانی

جب حضور نبی غیب دان احمد مجتبیٰ حضرت محمد مصطفیٰ علیہ التحیۃ والثناء کی پیدائش مبارک ہوئی تو آپ نے پیدا ہوتے ہی سب سے پہلے سجدہ کیا۔

دوسری نشانی

جب حضور سید عالم نور مجسم ﷺ نے اپنا سر مبارک سجدہ سے اٹھایا تو نہایت فصاحت کے ساتھ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ اِنِّیْ رَسُوْلُ اللّٰهِ کہا۔

Marfat.com

تیسری نشانی

آپ کی پیدائشِ مبارک ہوئی تو تمام گھر روشن ہو گیا۔

چوتھی نشانی

جب آپ پیدا ہوئے تو میں نے چاہا کہ میں آپ کو نہلاؤں لیکن ہاتف غیبی سے آواز آئی اے صفیہ! اپنے آپ کو تکلیف میں نہ ڈال ہم نے آپ کو پاک و صاف پیدا کیا ہے۔

پانچویں نشانی

پھر جب میں نے معلوم کرنا چاہا کہ لڑکی ہے یا لڑکا تو میں نے آپ کو ختنہ شدہ اور ناف کٹی ہوئی دیکھی۔

چھٹی نشانی

پھر جب میں نے خیال کیا کہ آپ کو کسی کپڑے میں لپیٹوں تو میں نے آپ کی پشت پر مہرِ نبوت دیکھی۔ اور آپ کے کندھے کے درمیان لَا اِلٰہ اِلَّا اللہ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللہ لکھا ہوا دیکھا۔

حضرت سیدنا عبدالمطلب رضی اللہ عنہ کا قول ہے کہ جب حضور سید عالم ﷺ نے اس دنیا میں قدم رنجہ فرمایا تو میں اس وقت طوافِ کعبہ میں مصروف تھا۔ جب نصف شب ہوئی تو میں نے خانہ کعبہ کو مقام ابراہیم کی جانب سجدہ اور اللہ اکبر کی آوازیں بلند کرتے ہوئے دیکھا اور یہ کہتے ہوئے سنا کہ اب مجھے مشرکین کی نجاست اور زمانہ جہالت کی ناپاکیوں سے صاف کر دیا گیا ہے۔ پھر اس میں تمام بت سرنگوں ہو گئے۔ میں نے ہبل کی طرف دیکھا جو سب سے بڑا بت تھا تو وہ بھی سرنگوں تھا اور ایک پتھر پر پڑا تھا اور منادی نے یہ ندا کی کہ حضرت سیدہ آمنہ رضی اللہ عنہا کے شکم مبارک سے محمد پیدا ہو

Marfat.com

چکے ہیں۔ میں اس وقت صفا پہاڑ پر چلا گیا۔ میں نے صفا پہاڑ سے بھی شور سنا۔ مجھے ایسا نظر آتا تھا جیسا کہ تمام پرندے اور بادل مکہ معظمہ پر سایہ کرنے آئے ہیں۔ پھر میں حضرت آمنہ رضی اللہ عنہا کے گھر آیا۔ دروازہ بند تھا۔ میں نے دروازہ کھولنے کے لئے کہا۔ حضرت سیدہ آمنہ نے فرمایا "ابا حضور محمد پیدا ہو چکے ہیں۔" میں نے کہا "لایئے میں بھی دیکھوں۔" سیدہ نے کہا "اجازت نہیں۔" پھر میں نے کہا "آمنہ! اس بچے کو تین روز تک کسی کو نہ دکھانا۔" یہ کہہ کر میں نے تلوار سونتی اور گھر سے باہر چلا گیا۔ میں نے ایک ایسے شخص کو دیکھا جو تلوار سونتے ہوئے تھا اور اس کے چہرے پر نقاب تھا۔ کہنے لگا "اے عبدالمطلب! واپس جا تاکہ ملائکہ مقربین اور تمام علیین کے مکین تیرے بچے کی زیارت سے فارغ ہوں۔" اس سے میرے جسم پر لرزہ طاری ہو گیا۔ میں اسی حالت میں باہر آگیا تاکہ قریش کو آپ کی ولادت باسعادت سے مطلع کروں لیکن میری زبان ایک ہفتہ کے لئے بند ہو گئی۔ میں کسی سے کوئی بات نہیں کر سکتا تھا۔

حضرت مجاہد کا قول ہے کہ میں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے دریافت کیا کہ کیا طیور و سحاب آپ کی رضاعت میں باہم جھگڑتے تھے۔ انہوں نے کہا "ہاں! ماسوا انسان کے تمام مخلوق اس میں جھگڑتی تھی۔ اس کی وجہ یہ تھی جب حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی ولادت باسعادت ہوئی تو آواز آئی اے گروہ مخلوق! محمد بن عبداللہ کی ولادت ہو چکی ہے۔ کیا ہی اچھا ہے وہ پستان جس سے آپ دودھ پئیں۔ اس سے تمام مخلوق میں فساد پیدا ہو گیا۔ آواز آئی کہ فساد سے باز آجاؤ کیونکہ اللہ عزوجل تبارک و تعالیٰ نے آپ کی رضاعت بھی کسی انسان کے مقدر کر دی ہے۔ جب تین روز ہوئے تو ثوبیہ نامی عورت جو ابولہب کی لونڈی تھی حضرت سیدہ حلیمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی آمد تک آپ کو دودھ پلاتی رہی۔ پھر چار ماہ کے بعد حضرت حلیمہ سعدیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا آئیں۔

حضور نبی پاک صاحب لولاک احمد مجتبیٰ حضرت محمد مصطفیٰ علیہ التحیۃ والثناء کی ولادتِ باسعادت کی رات کسریٰ شہنشاہ ایران کے محل میں جنبش رونما ہوئی۔ اس محل کے چودہ کنگرے گر گئے اور آتش کدۂ فارس جو ہزار برس سے روشن تھا اور اس عرصہ میں کبھی بھی تاریک نہیں ہوا تھا ٹھنڈا ہو گیا۔ دریائے ساوہ خشک ہو گیا۔ ایک موبد جو مجوسیوں سے بڑھ کر عالم تھا اس نے خواب دیکھا کہ کچھ بے مہار و سرکش اونٹ عربی

Marfat.com

گھوڑوں کو مار رہے ہیں۔ مارتے مارتے دجلہ تک پہنچ گئے۔ اور پھر مختلف شہروں میں بکھر گئے۔ کسریٰ محل کی جنبش اور کنگروں کے گرنے سے خوف زدہ ہو گیا۔ گو ہوش باقی رہے مگر لرز گیا۔ صبح ہوئی تو بے قرار ہو گیا۔ اس نے تخت پر بیٹھے ہی اپنے وزراء اور دانشوروں سے تمام ماجرا بیان کر دیا۔ ابھی یہ قصہ اختتام پذیر نہیں ہوا تھا کہ آتش کدۂ فارس کے بجھنے کی خبر مل گئی۔ جس سے کسریٰ کی حیرانی میں اضافہ ہو گیا۔ اس وقت موبد موبدان نے اپنے خواب کا ذکر بادشاہ سے کر دیا۔ بادشاہ نے کہا آخر ان کا کیا حل ہے۔ اس نے کہا یہ ایک ایسا حادثہ ہے جو نواح عرب میں رونما ہوا ہے۔ کسریٰ بادشاہ نے نعمان بن منذر کو لکھا کہ کسی دانشور سے اس کے بارے میں دریافت کیجئے اس نے عبدالمسیح غسانی کو بادشاہ کی خدمت میں بھیجا۔ جس نے اس سے رونما ہونے والے واقعہ کے بارے میں دریافت کیا۔ وہ کہنے لگا کہ اس کے بارے میں میرے چچا سطیح غسانی بہتر طور پر جانتے ہیں۔ بادشاہ نے کہا جایئے اور اس سے دریافت کیجئے۔ عبدالمسیح گیا تو دیکھا کہ سطیح آخری دم میں تھا۔ اسے سلام کیا۔ اس نے سلام کا جواب نہ دیا۔ اس نے شعر کہنے شروع کر دیئے۔ جب سطیح غسانی نے اس کا شعر سنا تو آنکھ کھول کر کہا تجھے شاہ ایران نے بھیجا ہے۔ دیکھئے جنبش ایوان کسریٰ محل کے کنگروں کا گرنا۔ موبد موبدان کا خواب دیکھنا۔ آتش کدۂ فارس کا ٹھنڈا ہونا۔ دریائے سادہ کا خشک ہونا یہ سب کے سب حضور نبی پاک صاحب لولاک احمد مجتبیٰ حضرت محمد مصطفیٰ علیہ التحیۃ والثناء کی تشریف آوری کی علامات ہیں۔ اور اس بات کی علامت ہیں کہ وہ اس سرزمین پر قابض ہو جائیں گے۔ اب صرف چودہ ایرانی بادشاہ حکومت کریں گے پھر ان کی حکومت ختم ہو جائے گی۔ جب عبدالمسیح نے کسریٰ کو یہ بات بتائی تو کہنے لگا جتنی مدت چودہ بادشاہ حکومت کریں گے بے حاصل ولاحاصل ہو گا۔ چنانچہ دس بادشاہوں نے صرف دس برس حکومت کی۔ پہلا بادشاہ نوشیرواں اور چار دوسرے بادشاہ حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کی حکومت تک۔

دیگر روایت میں اس طرح ہے کہ بادشاہ ایران نے دجلہ کے کنارے ایک محل کی بنیاد ڈالی تو اس پر بہت سا مال و دولت صرف کیا یعنی بے تحاشہ رقم لگائی۔ ایک روز اس کے محل میں شگاف پڑ گیا۔ جو بنیاد اس نے رکھی تھی اسے پانی نے اکھاڑ دیا۔ اس

Marfat.com

وقت اُس کے پاس تین سو ساٹھ جادو گر نجومی وغیرہ تھے۔ ان میں ایک عربی آدمی جس کا نام ثاقب تھا کہانت میں یکتائے روزگار تھا' جو کہتا تھا نوے فیصد ہو جاتا تھا۔ بادشاہ نے ان کا ایک گروہ جمع کیا اور کہا میرا محل ٹوٹ گیا ہے اور اس کی بنیاد بھی خستہ ہو گئی ہے۔ اس کے متعلق کچھ غور کیجئے۔ ان پر اس کے سحر و جادو اور کہانت کے تمام راستے مسدود ہوگئے۔ ثاقب اسی اندھیری رات میں بالائی پشتہ پر گیا اور آسمان کے کناروں پر نظر دوڑائی اور دیکھا کہ حجاز کی طرف سے بجلی روشن ہوئی اور مشرق تک پہنچ گئی۔ جب دن چڑھا تو اس نے دیکھا کہ اس کے پاؤں کے نیچے سبزہ ہی سبزہ تھا۔ اس نے دل میں خیال کیا کہ میں نے جو بھی دیکھا ہے حقیقت پر مبنی ہے۔ حجاز سے ایک ایسا بادشاہ ظہور پذیر ہوگا جو تمام مشرق کو گھیر لے گا اور دنیا میں فراخی و کشادگی پیدا کرے گا۔ جب تمام کاہن شعبدہ باز اور نجومی ایک مقام پر جمع ہوئے تو سب نے بیک زبان کہا کہ کوئی نبی پیدا ہوا ہے یا ہو گا جس کے قبضہ میں ملک کسریٰ چلا جائے گا۔ لیکن تمام داستان اس کے روبرو نہیں کہی جا سکتی کیونکہ وہ ہم سب کو قتل کر دے گا۔ وہ اس کے پاس آکر کہنے لگے کہ محل کی شکست و ریخت اور دجلہ کی بنیاد میں اس وجہ سے خرابی رونما ہو گئی تھی کہ بنیاد رکھتے وقت سوجھ بوجھ سے کام نہ لے سکے۔ اب رائے لیتے ہیں تاکہ بنیاد میں خلل نہ پڑے۔ انہوں نے وقت کو ملحوظِ خاطر رکھتے ہوئے دوسری دفعہ بنیاد ڈالی۔ جب محل مکمل ہوا تو اس نے امرا وزراء کے ساتھ اس میں ایک جشن رچایا۔ دجلہ میں اس قدر زور کی طغیانی آئی کہ محل کی تمام بنیاد اکھڑ گئی۔ بادشاہ کو پانی سے مردہ کی شکل میں نکالا گیا۔ بادشاہ نے نجومیوں اور کاہنوں کو ڈانٹ ڈپٹ کی اور بعض کو لقمۂ اجل بنا دیا گیا۔ باقی نے کہا کہ ہم سے پہلے کاہنوں سے غلطی ہو گئی تھی اس لئے ہم سے بھی غلطی ہو گئی ہے۔ بادشاہ نے پھر محل کی بنیاد قائم کی۔ جب محل مکمل ہوگیا تو اس پر لرزتے ہوئے قدم رکھا لیکن وہ بنیادیں بھی ہل گئیں۔ اور پھر اُسے مردہ سی حالت میں پانی سے باہر نکالا۔ بادشاہ نے ان سب کے قتل کا حکم صادر کیا تو کہنے لگے کہ حقیقی بات یہ ہے کہ ایک نبی کی بعثت ہو چکی ہے یا ہوگی جو تیری حکومت کے زوال کا سبب ہوگا۔ جب بادشاہ نے یہ خبر سنی تو دجلہ کے کنارے محل کی بنیاد رکھنے سے باز آگیا۔

جاننا چاہیئے کہ جس شب کو حضور سید العالمین ﷺ کی پیدائش ہوئی تو مکہ میں

Marfat.com

ایک یہودی ساکن تھا۔ وہ قریش کی مجلس میں آکر دریافت کرنے لگا کہ کیا پیر کو تمہارے ہاں کوئی بچہ تولّد ہوا ہے۔ انہوں نے کہا ہم نہیں جانتے۔ وہ کہنے لگا۔ اگر تم میں سے ہو گذرا تو پروا نہیں پیر کے دن اس امّت کا نبی تولّد ہوا ہے۔ اگر تم میں سے نہیں ہوا تو فلسطین میں ہوگا۔ جس کے کندھوں کے مابین چند بال ہوں گے مسلسل دو رات تک دودھ نہیں پیئے گا۔ کیونکہ کوئی بدروح اس کے منہ مبارک میں انگلی ڈال کر اسے دودھ پینے سے باز رکھتی ہے۔ قریش اس مجلس سے دور ہوتے ہی پریشان حالت اپنے گھروں کو واپس لوٹ گئے۔ انہیں معلوم ہوا کہ حضرت عبداللہ بن عبدالمطلب کو اللہ عزوجل تبارک و تعالیٰ نے بیٹا عطا فرمایا ہے جس کا نام نامی اسم گرامی محمدؐ رکھا ہے۔ قریش نے یہ قصہ یہودی کو سنایا تو وہ حضرت سیدہ آمنہ رضی اللہ عنہا کے گھر آیا جب حضور سید العالمین ﷺ کے کندھوں کے مابین وہ علامات دیکھیں تو دیکھتے ہی بیہوشی طاری ہو گئی۔ جب ہوش میں آیا تو کہا۔ "واللہ! بنی اسرائیل سے نبوّت رخصت ہو کر قریش کی جانب آگئی ہے۔" پھر کہا "تمہیں اس کی پیدائش سے خوشی ہو رہی ہے۔ واللہ! وہ تم پر ایسا غلبہ اور سختی کرے گا کہ مشرق و مغرب کے لوگوں جاننے لگ جائیں گے۔"

حضرت حلیمہ سعدیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا جو آپ کی دایہ تھیں۔ فرماتی ہیں کہ میں چند عورتوں کے ساتھ قریش کے بچے لانے کے لئے مکہ کی طرف گئی تو میرا خاوند بھی میرے ہمراہ تھا۔ ہمارے پاس ایک گدھی اور ایک اونٹنی تھی جو دودھ دینے سے قاصر تھی۔ اس سال لوگ قحط سالی کی وجہ سے بہت پریشان تھے۔ میرے پستانوں میں دودھ بھی کم تھا جس سے حضور نبی پاک صاحب لولاک علیہ الصلوٰۃ والسلام کے رضاعی بھائی حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ شکم بھر کر پیتے۔ ان کے رونے سے میری راتوں کی نیند اچاٹ ہو گئی۔ جب میں مکہ معظمہ میں پہنچی تو مجھے اپنے محبوب خدا علیہ التحیۃ والثناء دیئے گئے۔ میں نے کم عقلی کے سبب یہ کہہ دیا کہ دایہ کی قیمت ادا کرنے کے لئے باپ کا حیات ہونا نہایت ضروری ہے اور آپ کے باپ دنیا سے رخصت ہو چکے ہیں۔ اس اثناء میں دوسری دائیوں نے بچے حاصل کر لیے اور کسی بھی بڑے گھرانے میں بچہ نہ ملا۔ مجھے بغیر کسی بچہ کے واپس جانے سے شرم محسوس ہوئی۔ میں نے آپ کو منظور کر لیا۔ حضرت آمنہ رضی اللہ عنہا نے کہا مجھے "ہاتف غیبی نے ندا دی کہ اپنے بچے کے لئے دایہ کا

Marfat.com

انتخاب بنی سعد سے کرنا جو ذوہیب کی اولاد سے ہو۔" حضرت حلیمہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ میں نے کہاکہ میں بنی سعد سے ہوں اور میرے والد کا نام ذوہیب ہے اور میرا خاوند ابوذوہیب ہے۔ حضرت سیدہ آمنہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے میرا ہاتھ پکڑ لیا اور مجھے اندر لے گئیں۔ میں نے حضور نبی کریم ﷺ کو ایک صوف کے کپڑے میں لپٹا ہوا دیکھا کہ آپ سے مشک کی خوشبو آ رہی تھی۔ اور آپ کے رُخِ انور سے نیک نامی کے آثار نمودار تھے۔ آپ سبز کپڑے پر سو رہے تھے۔ میں نے پستان کو آپ کے منہ پر رکھا تو آپ نے آنکھیں کھول لیں۔ میں نے دیکھا کہ حضور سید عالم ﷺ کی آنکھوں سے ایک نور عرشِ مُعلّیٰ کی طرف گیا۔ میں نے آگے ہو کر حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کا رُخِ انور چُوم لیااور آپ کو حضرت سیّدہ آمنہ سے اوجھل کر دیا۔ میں نے پھر آپ کو اٹھا لیا۔ پھر آپ کو دایاں پستان دیا آپ نے وہ پستان چوسنا شروع کر دیا۔ پھر میں نے بایاں پستان آپ کے دہان مبارک میں دیا تو آپ نے اسے نہ پیا۔ حضرت سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہ کا فرمان ہے کہ اس وقت اللہ عزوجل تبارک و تعالیٰ نے آپ کو الہام کے ذریعہ عدل و انصاف کی ہدایت فرمائی تھی کہ ایک پستان میں آپ کے رضاعی بھائی کا حصہ ہے اسی لئے آپ نے بائیں پستان کو چھوڑ دیا۔ حضرت سیدہ حلیمہ رضی اللہ عنہا کا قول ہے کہ میں دایاں پستان آپ کو دیتی تھی اور بایاں پستان اپنے بیٹے حمزہ کو دیتی تھی۔ اور حمزہ آپ سے پہلے کبھی بھی دودھ نہ پیتا تھا۔

حضرت حلیمہ سعدیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا فرمان ہے کہ میں حضور نبی پاک صاحب لولاک علیہ الصلوٰۃ والتسلیمات اور حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ دونوں کو دودھ پلاتی تھی۔ پلانے کے بعد بھی میرے پستان بھرپور رہتے تھے اور میری اونٹنی کے ہاں دودھ نہیں تھا وہ بھی دودھ والی ہو گئی۔ ہمارے گھر کے تمام برتن دودھ سے بھر گئے۔ میرے خاوند نے مجھ سے کہاکہ اے حلیمہ! ہمارا گھر تو برکت سے لبریز ہو گیا ہے شاید کہ اللہ عزوجل تبارک تعالیٰ نے ہم پر اپنی عنایات نچھاور کر دی ہیں۔ اور یہ تمام برکات اس پیارے بچہ کی وجہ سے ہیں جو نہایت سعادت مند ہے۔

حضرت سیدہ حلیمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا قول ہے کہ جب میں حضرت محمد ﷺ کو اپنے گھر میں لے گئی تو میں مکہ میں تین راتیں رہی میں نے تیسری رات دیکھا کہ

Marfat.com

ایک شخص سبز لباس پہنے ہوئے ہے اور اس کی پیشانی کا نور روشن و تاباں ہے۔ حضور نبی پاک صاحب لولاک علیہ الصلواۃ والسلام کے سرہانے بیٹھ کر آپ کو بوسہ دے رہا ہے۔ میں نے یہ تمام واقعہ اپنے خاوند سے کہا۔ میرے شوہر نے کہا اے حلیمہ میں اس راز سے نا آشنا ہوں مگر میں اتنا جانتا ہوں کہ جو سعادت ہمیں حاصل ہے وہ کسی اور کو حاصل نہیں ہوگی۔

حضرت سیدہ حلیمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا قول ہے کہ جب میں نے واپسی کا قصد کیا تو میں نے اپنی گدھی پر سواری کی اور حضور سید عالم نور مجسم ﷺ کو اپنے آگے بٹھالیا۔ میں نے دیکھا کہ میری گدھی تین مرتبہ کعبتہ اللہ کی طرف سجدہ ریز ہوئی۔ پھر سر اوپر اٹھایا اور تمام سواریوں کو پیچھے چھوڑتی ہوئی سب سے آگے نکل گئی اور کوئی سواری بھی آپ کا مقابلہ نہ کر سکی۔ میرے ہمراہیوں نے کہا۔ اے حلیمہ اپنی سواری کی لگام تھام کر رکھو۔ کیا یہ وہی سواری ہے جو چلنے پھرنے سے بھی معذور تھی۔ میں نے کہا کہ یہ تمام برکات اسی بچہ کے سبب سے ہیں۔

حضرت سیدہ حلیمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا قول ہے کہ ہم نے بنی سعد کی کسی منزل گاہ پر بھی پڑاؤ نہیں کیا کیونکہ وہاں سبزہ نہیں تھا اور نہ ہی کہیں ترو تازگی تھی۔ لیکن میرے جانوروں پر اللہ رحیم و کریم نے اس قدر مہربانی کی کہ تمام بکریوں کے پستان دودھ سے لبریز ہو گئے۔ یہاں تک کہ بنی سعد کے تمام لوگ اپنے چرواہوں پر ناراض ہونے لگے کہ ابوذوہیب کی بکریاں کس طرح فربہ ہو رہی ہیں اور ہماری بکریاں کیونکر لاغر ہوتی جارہی ہیں حالانکہ تم بھی بکریاں وہیں چراتے ہو جہاں ابوذوہیب بکریاں چراتے ہیں۔

حضرت سیدہ حلیمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا قول ہے کہ میں جب آپ کے قریب ہو کر کوئی بات کرنے لگتی یا اور کوئی بات کرتا تو ایک آواز اٹھتی اور آپ اَللّٰہُ اَکْبَرُ اَللّٰہُ اَکْبَرُ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعَالَمِیْن کہتے۔ پھر جب حضور نبی غیب دان ﷺ دو ماہ کے ہوئے تو لڑکوں کی طرح سرین کے بل چلتے۔ پھر جب پانچ ماہ کے ہوئے تو اُٹھ کر چلنے لگے۔ جب چھ ماہ کے ہوئے تو تیز تیز چلنے لگے۔ جب سات ماہ کے ہوئے تو جہاں چاہتے اپنی خوشی سے چلے جاتے۔ جب آٹھ ماہ کے ہوئے تو باتوں کو سمجھنے لگے لیکن نو

Marfat.com

ماہ کی عمر میں فصاحت سے گفتگو کرنے لگے۔ پھر جب دس ماہ کے ہوئے تو بچوں کے ساتھ تیر اندازی کرنے لگے۔

حضرت سیدہ حلیمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا قول ہے کہ میں حضور سید عالم ﷺ کی رضاعت کے دوران آپ کی عادات مبارکہ سے بہت سکون پاتی تھی۔ آپ نے مطلقاً" کسی پر پیشاب نہیں کیا جو کہ میں نے دھویا ہو بلکہ ہر روز دن رات میں ایک بار پیشاب کیا کرتے تھے۔ جب دوسرے روز وہ وقت نہ ہوتا تو آپ پیشاب نہ کرتے تھے۔ یہ آپ کا ایسا کمال ہے جو کسی میں بھی نہیں پایا جاتا۔

حضرت سیدہ حلیمہ سعدیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا قول ہے کہ جب ہم مکہ سے باہر آئے تو ہمارا ٹھہراؤ ایک حوض پر ہوا۔ وہاں پر شیخ ہذیل بھی تھا۔ میرے ہمراہیوں نے کہا وہ انوکھی باتیں جو حضرت محمد ﷺ کی والد ماجدہ نے تمہیں بتائی ہیں اس سے دریافت کیجئے۔ میں نے دریافت کیا اے شیخ! اس لڑکے کی والدہ محترمہ نے کہا تھا کہ اس بچہ کے مولد پاک کے وقت مجھ سے ایک نور نکلا جس سے تمام گھر منور ہو گیا۔ جب حضور سید العالمین ﷺ زمین پر تشریف لائے تو آپ نے مٹھی بھر مٹی اٹھائی اور اپنا سر مبارک اوپر اٹھایا اور پھر اپنا رُخِ انور آسمان کی طرف کیا۔ شیخ ہذیل نے شور مچانا شروع کردیا کہ" اے ہذیل کی اولاد اس بچے کو قتل کر دیجئے ورنہ یہ تمام روئے زمین کا مالک بن جائے گا اور آسمان سے کسی کے انتظار میں ہے"۔

حضرت سیدہ حلیمہ کا قول ہے کہ جب حضور سید الرسل ﷺ کی عمر شریف دو سال ہوئی اور آپ کی واپسی کا وقت قریب ہوا اور میں آپ کی والدہ ماجدہ کے پاس لے گئی تاکہ ان کے سپرد کر آؤں لیکن میرا ارادہ یہ نہیں تھا کہ یہ صاحب عظمت و برکت بچہ مجھ سے جدا ہو جائے۔ ہم نے ان سے کہا کہ ہم نے اس بچہ سے بڑھ کر صاحب برکت بچہ نہیں دیکھا اور مکہ کی گرمی اور مصائب سے ہمیں خطرہ ہے اس لئے آپ اس بچہ کو دوبارہ ہمارے سپرد کر دیں۔ حضرت سیدہ آمنہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے پھر حضور نبی پاک صاحب لولاک علیہ الصلوٰۃ والتسلیمات کو ہمارے حوالے کر دیا۔ پھر ایک سال تک حضور علیہ السلام ہمارے پاس رہے۔ ایک روز ہم حبشہ کے نصرانیوں کے پاس سے گذرے تو انہوں نے آپ کو دیکھا۔ پھر آپ کی طرف گہری نظروں سے دیکھنے

Marfat.com

لگے اور اپنے کاموں کو ترک کر کے آپ کے بارے میں دریافت کرنے لگے۔ انہوں نے آپ کے دونوں کندھوں کے بارے میں کچھ تامّل کیا اور آپ کی چشمانِ مبارک کی سرخی دیکھی۔ پھر مجھ سے دریافت کیا کہ تیرے اس بچے کی آنکھ میں درد ہے۔ میں نے کہا قطعاً" ایسا نہیں ہے۔ وہ بولے جس قدر مال کی ضرورت ہو لے لو۔ ہم تمہارا احسان ہزار سال تک سر پر رکھیں گے۔ یہ بچہ ہمیں دے دیجئے تاکہ ہم اس بچہ کو حبشہ میں لے جائیں کیونکہ یہ بچہ بڑی شان والا ہوگا۔ ہم نے اپنی کتب میں یہ لکھا ہوا دیکھا ہے کہ ایک ایسا نبی باقی ہے جو مکہ معظمہ میں پیدا ہوگا اور میرا گمان ہے وہ پیدا ہو چکا ہے یا پیدا ہونے والا ہے۔ ہے۔ حضرت حلیمہ سعدیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا قول ہے کہ میں یہ سن کر خوف زدہ ہوگئی اور وہاں سے نصف شب ہی کو چل پڑی۔

حضرت سیدہ حلیمہ سعدیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا قول ہے کہ جب حضور سید عالم نُورِ مجسّم احمد مجتبیٰ حضرت محمد مصطفیٰ علیہ التحیۃ والثناء تین برس کے ہوئے تو آپ نے اپنے رضاعی بھائی کے ساتھ مکہ معظمہ شریف کی چراگاہ جانے کا ارادہ کیا۔ چنانچہ آپ ہر روز ہاتھ میں عصا لے کر اپنے بھائیوں کے ساتھ خوشی خوشی چراگاہ میں جاتے اور خوشی خوشی واپس آ جاتے۔ ایک روز بہت ہی گرم ہوا چل رہی تھی۔ جس سے میں نے سوچا کہ آپ ایسے موسم میں باہر تشریف لے جائیں گے تو آپ کی رضاعی ہمشیرہ شیما کہنے لگیں۔ "والدہ صاحبہ، غم نہ کرنا" جب میں آپ کے ہمراہ جا رہی تھی تو میں نے برکان کے مابین ایک بادل کا ٹکڑا دیکھا جو آپ کے سر مبارک پر سایہ فگن تھا۔ آپ جس طرف تشریف لے جاتے تھے بادل کا سایہ اسی طرف جاتا تھا۔"

حضرت سیدہ حلیمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا قول ہے کہ ایک روز حضور نبی غیب دان احمد مجتبیٰ حضرت محمد مصطفیٰ علیہ التحیۃ والثناء بکریوں کی چراگاہ میں تشریف لے گئے تو آپ کے رضاعی بھائی حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ دوپہر کے وقت چراگاہ سے آہ و زاری کرتے گھر آئے اور کہنے لگے امی جان میرے قریشی بھائی کی فکر کیجئے۔ اب مجھے اس کی ملاقات مشکل نظر آ رہی ہے۔ میں نے کہا بات کیا ہے؟ انہوں نے کہا جب ہم کھیل رہے تھے تو ایک شخص آپ کو اٹھا کر پہاڑ پر لے گیا اور آپ کے بطنِ مبارک کو چاک کر دیا۔ حضرت حلیمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا قول ہے کہ جب میں نے یہ بات سنی تو میں

Marfat.com

ابوذو یبب کے ساتھ وہاں پہنچی۔ ہم نے آپ کو پہاڑ پر آسمان کی طرف چہرۂ انور کئے ہوئے دیکھا۔ میں نے آپ کے قریب ہو کر آپ کو بوسہ دیا اور کہا اے میری جان کیا حال ہے اور آپ کے پیچھے کون لگا ہوا ہے؟ آپ نے فرمایا میں اپنے بھائیوں کے ساتھ کھیل رہا تھا تو تین شخص آئے جن میں سے ایک کے ہاتھ میں لوٹا تھا اور دوسرے کے ہاتھ میں سونے کی طشتری تھی جو سفید برف سے بھری ہوئی تھی۔ وہ مجھے میرے بھائیوں کے درمیان سے اٹھا کر پہاڑ پر لے گئے۔ ایک نے مجھے مشفقانہ انداز میں سلا دیا اور میرا سینہ ناف تک چاک کر دیا۔ مجھے اس سے کوئی تکلیف نہ ہوئی۔ اس نے میرا دل میرے اندر سے نکالا پھر اسے چیر کر اس سے سیاہ خون نکالا اور پھر اس سیاہ خون کو باہر پھینک دیا۔ اور پھر کہنے لگا کہ یہ آپ کے اندر خلل اندازی کرنے والا مادہ تھا جو ہم نے نکال دیا۔ اور اب آپ وسوسۂ شیطانی سے قطعی طور پر محفوظ ہیں۔ پھر میرے دل کو اسی جگہ رکھ دیا گیا اور اس کو نورانی مہر لگا دی۔ اس مہر کی سردی کا احساس اب تک ریشوں اور پٹھوں میں ہوتا ہے۔ تیسرے آدمی نے پہلے دونوں سے کہا کہ اب آپ چلے جائیں اس لئے کہ تم نے اپنا کام کر لیا ہے۔ پھر تیسرا آدمی میرے قریب آیا اور میرے سینے کے شگاف پر ہاتھ رکھا جس سے زخم مل گیا۔ پھر ان میں سے دو آدمی باہم گویا ہوئے کہ آپ کو اور آپ کی امت کے دس آدمیوں کو اعلیٰ مقام دو۔ میں نے کہا میں تو اور بھی لوں گا پھر وہ کہنے لگے بہت بہتر۔ آپ کی امت کے سو آدمیوں کو اعلیٰ مقام سے نواز دیا گیا ہے۔ پھر میں نے کہا مجھے کچھ اور بھی چاہیئے۔ اس نے کہا چھوڑیئے آپ تو پھر بھی اور فرماتے جائیں گے۔ اگر آپ کی تمام امت کو نوازا جائے پھر ایک شخص نے میرا ہاتھ پکڑ کر مجھے بٹھا دیا۔ پھر تینوں نے میرے سر اور میری پیشانی کو بوسہ دے کہا اے اللہ کے رسول! آپ ڈریئے نہیں۔ آپ جان لیں گے کہ بارگاہ خداوندی سے آپ کو کیا کیا سعادتیں عطا ہونے والی ہیں۔ آپ کی چشم بصیرت دن دگنی رات چوگنی ہوتی جائے گی۔ پھر وہ آسمان کی طرف پرواز کرتے ہوئے آسمان کی پنہائیوں میں چھپ گئے۔

حضرت سیدہ حلیمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا قول ہے کہ جب میں نے یہ حالات دیکھے تو میں نے آپ کو مکہ شریف لے جانے کا عزم کیا تاکہ میں امانت امانت والوں

Marfat.com

کے سپرد کر آؤں۔ جب میں نے مکہ معظمہ کا ارادہ کیا تو منادی کو ندا کرتے ہوئے سنا۔ ”اے بطحا کی زمین! تجھے مبارک ہو کہ آج نورِ مبین تیری طرف لوٹ رہا ہے۔ اور اب ہمیشہ کے لئے تمام آلام و مصائب اور ظلمات کا قلع قمع ہو جائے گا۔“ میں اپنی گدھی پر سوار ہو کر آپ کو مکہ شریف لے آئی۔ میں نے راستہ میں ایک جماعت دیکھی جس کے پاس حضور نبی ﷺ کو بٹھا دیا اور کسی کام کے لئے دوسری طرف چلی گئی۔ اچانک ایک خوفناک آواز سنی اور میں فوراً آپ کی طرف لوٹی۔ لیکن آپ میری نظروں سے غائب ہو گئے میں نے پوچھا ”لوگو! یہاں میرا بچہ تھا کہاں گیا؟“ وہ کہنے لگے ”کون سا بچہ؟“ میں نے کہا ”محمد بن عبداللہ! جسے میں آپ کے دادا عبدالمطلب کے پاس چھوڑنے آئی تھی۔“ کسی نے بھی آپ کا پتا نہ دیا۔ میں ان کو چھوڑ کر گریہ زاری کرتی اور ہائے محمد ہائے محمد کرتی ہوئی ادھر ادھر پھر رہی تھی کہ ایک بوڑھے آدمی نے مجھ سے کہا ”اے سعدیہ! میں تجھے ایک ایسے شخص کا پتا بتادوں جو تجھے تیرے بچے کا پتا دے۔ اور وہ واپس بھی کرادے؟“ میں نے کہا ”وہ کون سی ہستی ہے؟“ انہوں نے کہا ”وہ ہستی ہبل ہے۔“ میں نے اس بوڑھے کے لئے بد دعا کی۔ اور کہا شاید تجھے معلوم نہیں کہ حضور سید عالم ﷺ کی پیدائشِ مبارک کی رات تمام بتوں اور خاص طور پر ہبل کا کیا حال ہوا؟۔ اس نے کہا ”اے سعدیہ! تو پاگل ہو گئی ہے میں ابھی ہبل کے ہاں جاتا ہوں اور اس سے کہتا ہوں کہ تیرا بچہ تجھے دلا دے۔“ اس نے ہبل کے پاس جا کر اس کے اردگرد سات چکر لگائے اور اس کے سر کو چوما اور کہا ”اے میرے مولا! قریش تیری مہربانیوں سے ہمیشہ سرشار رہے ہیں۔ اس غمزدہ کا بیٹا محمد گم ہو گیا ہے۔ اے بوڑھے اگر محمد نہ ملا تو ہم ہلاک ہو جائیں گے۔“ وہ بوڑھا انہی الفاظ پر واپس آگیا اور کہنے لگا ”اے سعدیہ! تیرے بچے کا پالنے والا اسے ضائع نہیں ہونے دے گا۔ پریشان ہونے کی ضرورت نہیں۔ اسے خاموشی سے تلاش کیجئے۔“ حضرت حلیمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا قول ہے میں مارے خوف کے نڈھال ہو گئی۔ عبدالمطلب کے پاس جانے سے پہلے آپ کی گمشدگی کی خبر انہیں مل چکی تھی۔ میں نے ان کو تمام قصہ سنا دیا۔ انہوں نے یہ خیال کیا کہ شاید قریش نے کچھ فریب سے کام لیا ہے۔ آپ نے تلوار سونت کر بلند آواز سے ”اے آل غالب“ کہا۔ تمام لوگ ان کے روبرو اکٹھے ہو گئے اور پھر ان کے

Marfat.com

ساتھ مل کر آپ کو تلاش کرنے لگے۔ کہیں بھی آپ کا پتا نہ چلا۔ حضرت عبدالمطلب رضی اللہ عنہ نے ان سب کو رخصت کر دیا۔ تنہا حرم مکہ میں آئے۔ سات بار طواف کرنے کے بعد اللہ عزوجل تبارک و تعالیٰ کی بارگاہ میں دعاگو ہوئے کہ "اے الہ العالمین محمد کو واپس کر دے۔" فوراً ہاتف غیبی کی زمین و آسمان سے آواز آئی کہ "اب محمد کا رب اسے ضائع نہیں ہونے دے گا۔" حضرت عبدالمطلب نے دریافت کیا "اے ہاتف! محمد کہاں ہیں؟ ندا ہوئی! "وادی تہامہ میں فلاں درخت کے پاس ہیں۔" حضرت عبدالمطلب نے فوراً اس طرف کا رخ کیا۔ راستہ میں ورقہ بن نوفل سے ملاقات ہوگئی اور دونوں اس مقام پر پہنچ گئے۔ انہوں نے آپ کو ایک درخت کے نیچے ٹہنی سے کھیلتے ہوئے دیکھا۔ حضرت عبدالمطلب رضی اللہ عنہ نے کہا "اے میرے بیٹے میں تمہارا دادا عبدالمطلب ہوں۔" حضرت عبدالمطلب نے آپ کو گھوڑے پر بٹھایا اور مکہ شریف لے آئے۔ ازاں بعد حلیمہ کو بہت سے انعام و کرام کے ساتھ اپنے قبیلے میں لے آئے۔ حضرت عباس رضی اللہ عنہ نے آپ کی تعریف کرتے ہوئے کیا خوب کہا۔

من قبلها طبت فی ظلالٍ وفی

مستودع حسین عفیف الورق

حضرت سیدنا عباس رضی اللہ عنہ نے بارگاہ نبوی ﷺ میں عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ مجھے آپ کے دین کی دعوت اس وقت مل گئی تھی جب کہ آپ ابھی گہوارے میں تھے اور چاند سے کھیلا کرتے تھے۔ آپ جب چاند کو جس طرف بھی انگلی سے اشارہ کرتے وہ اس طرف جھک جاتا۔ حضور ﷺ نے فرمایا:

"میں چاند سے باتیں کرتا تھا اور وہ مجھے رونے سے منع کرتا تھا اور جب چاند عرش کے نیچے سجدہ کرتا تو میں اس کی آواز سنتا تھا۔"

جب حضرت سیدہ آمنہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا حضور سیدالرسل ﷺ کو مدینہ منورہ شریف لے گئیں تو آپ کی خدمت کرنے کے لئے حضرت ام ایمن رضی اللہ تعالیٰ عنہا تھیں جنہوں نے آپ کے ساتھ ایک مہینہ گذارا۔ جب حضور سید عالم ﷺ بعد از ہجرت مدینہ شریف تشریف لے گئے تو وہ باتیں جو دوران اقامت ہوئی تھیں یاد کیا کرتے تھے۔ آپ نے فرمایا کہ ایک دن ایک یہودی نے مجھے غور سے دیکھنا شروع کیا اور پھر

Marfat.com

کہنے لگا "اے بیٹے تیرا نام کیا ہے؟ میں نے کہا "میرا نام احمد ہے۔" پھر اس نے میری پشت پر نظر دوڑائی تو میں نے کہتے ہوئے سنا "کہ یہ اس امت کے نبی ہیں۔" پھر میرا حال دریافت کرنے لگا اور لوگوں کو بھی میرا حال کہنے لگا۔ میری والدہ اس واقعہ سے خائف ہو گئیں اور ہم مدینہ منورہ سے نکل آئے۔ حضرت ام ایمن رضی اللہ تعالی عنہا کا فرمان ہے کہ جب ہم مدینہ منورہ شریف میں تھے تو ایک روز دوپہر کے وقت دو یہودی آئے اور کہنے لگے احمد کو باہر لائیے۔ میں حضور ﷺ کو باہر لائی تو وہ آپ کی طرف گہری نظروں سے دیکھنے لگے۔ پھر انہوں نے آپ کی پشت مبارک کی طرف غور سے دیکھا۔ پھر باہم گویا ہوئے کہ یہ اس امت کے نبی ہیں اور آپ بہت جلد اس شہر میں ہجرت کرکے آئیں گے اور اس شہر میں قتل و غارت عروج پر ہوگی۔

پھر جب واپسی پر ابواء کے مقام پر جو مکہ مکرمہ اور مدینہ منورہ شریف کے مابین ہے پہنچے تو حضرت سیدہ آمنہ بیمار ہو گئیں حضور سید عالم ﷺ آپ کے سرہانے بیٹھے ہوئے تھے۔ اچانک آپ کی والدہ پر بے ہوشی کا دور دورہ ہوا تو اپنا رخ حضور علیہ الصلواۃ والسلام کی طرف کرکے فرمانے لگیں۔

بارک اللّٰہ فیک من غلام
ان صبح ماالضّرۃ فی المنام
نانت مبعوث ابی الانامی
من عند ذی الجلال والاکرام

ازاں بعد فرمایا کہ ہر زندہ میرندہ ہے اور نئی چیز پرانی ہونے والی ہے۔ اگر میں رحلت کر جاؤں تو میرا ذکر ہمیشہ زندہ رہے گا کیونکہ مجھ سے ایک عظیم الشان ہستی پیدا ہوئی اور میں نے ایک عظیم اور نیک بخت یاد گار چھوڑی ہے۔ آپ کے وصال شریف کے بعد جنّات کی نوحہ خوانی کی آوازیں آتی تھیں۔ ان کی نوحہ خوانی ان الفاظ میں تھی۔

یبکی الفتاۃ البرۃ المدینہ
زوجہ عبداللّٰہ والقرینہ

Marfat.com

اُمّ نبی اللّٰہ والسکینہ ۔

وصاحب المنبر بالمدینہ

حضور نبی کریم ﷺ کے مولد مبارک کے بعد جب سیف بن ذی یزن حبشہ پر غالب آیا اور وہاں اس کی حکومت قائم ہوگئی تو عبدالمطلب وہب بن عبدالمناف اور قریش کے تمام بڑے بڑے آدمی اسے مبارک باد دینے کے لئے یمن میں صنعاء گئے جب اجازت لے کر اندر گئے تو عبدالمطلب اس کے نزدیک بیٹھ گئے اور گفتگو کرنے کے لئے اجازت طلب کی۔ عبدالمطلب نے نہایت فصاحت و بلاغت سے دعا اور ثنا کرتے ہوئے مبارک باد دی۔ بادشاہ نے اس انداز کو بہت پسند کیا اور دریافت کیا کہ آپ کون ہیں؟ عبدالمطلب نے کہا میں ابن ہاشم ہوں۔ بادشاہ نے آپ کو اپنے پاس بلایا اور قریش کے معززین کی عزت و تکریم کی اور آپ کو کھانا کھانے کے کمرے میں لے گیا۔ اور آپ کی شان کے مطابق دو کمرے مختص کر دیئے۔ آپ وہاں ایک ماہ تک رہے۔ انہوں نے اس کو دیکھا نہ واپس جانے کی رخصت چاہی۔ ایک ماہ کے بعد اس کا حال دریافت کرنے کا خیال آیا۔ ایک شخص کو عبدالمطلب کے پاس بھیجا تاکہ اسے بلا لائے۔ وہ گئے تو اس نے انہیں تنہائی میں اپنے سامنے بٹھایا اور کہا اے عبدالمطلب! جہاں تک میں جانتا ہوں تمہیں کچھ بتاتا ہوں۔ اگر آپ کے سوا کوئی دوسرا ہوتا تو میں اسے نہ بتاتا چونکہ تم اس کی جگہ کی کان ہو اس لئے میں صرف تمہیں مطلع کرتا ہوں۔ تم پر لازم ہے کہ کہ تم اسے مخفی رکھنا۔ جب اس کے ظہور کا وقت آئے گا تو اللہ عزوجل اسے ہر شخص پر ظاہر کردے گا۔ ہم نے کتابوں میں یہ خبر پائی ہے جس میں تمہاری اور تمام مخلوق کی خیرو عافیت ہے۔ اور وہ خبر یہ ہے کہ ایک بچہ مکہ معظمہ میں پیدا ہو چکا ہے یا پیدا ہونے والا ہے جس کا نام نامی اسم گرامی محمد ہوگا اور اس کے ماں باپ وصال فرما جائیں گے اور اس کے چچا اور اس کے دادا اس کی دیکھ بھال کریں گے۔ اللہ عزوجل اسے نبی بناکر مبعوث فرمائے گا اور ہمیں اس کا مددگار بنائے گا۔ وہ اپنے دوستوں سے پیار کرے گا اور دشمنوں سے دور رہے گا۔ ازاں بعد وہ اپنے دوستوں کی ہرطرح سے مدد کرے گا۔ اور جسے بھی چاہے گا اچھی چیزوں سے نواز دے گا اس کی وجہ سے کفر کی آگ خاکستر ہو جائے گی۔ ہر ایک شخص عبادتِ الٰہی کا طریقہ

Marfat.com

اختیار کرے گا۔ شیطاطین کا برا حال ہوگا اور بتوں کی پوجا بند ہو جائے گی اور ان کی حالت خراب ہو جائے گی۔ آپ کا فرمان حق پر مبنی ہوگا۔ آپ کا حکم سر سے پاؤں تک عدل ہوگا اور امر بالمعروف میں کامل ہوگا۔ اور خود اس کا عامل ہوگا اور برائی سے منع کرے گا اور خود اس سے گریز کرے گا۔ جب عبدالمطلب نے یہ باتیں سنیں تو دعا و ثناء کے بعد کہا:

"اے بادشاہ! اس راز کو ذرا فصاحت سے بیان کیجئے۔"

ابن ذی یزن نے اس عظیم ہستی کی قسم کھاتے ہوئے کہا:

"اے عبدالمطلب بلاشبہ آپ اس ہستی کے دادا ہیں۔"

جب یہ بات حضرت عبدالمطلب نے سنی تو فوراً سجدہ ریز ہو گئے۔ ابن ذی یزن کہنے لگا:

"اے بھائی کی جان! آپ کو دلی سکون پہنچے اور آپ ترقی کی راہ پر گامزن ہوں۔ کیا تو جانتا ہے کہ وہ کون ہے؟"

انہوں نے کہا:

"میں سمجھ گیا کہ وہ میرا بہت قابل بیٹا تھا جس کا میں نے اپنے خاندان کی ایک لڑکی سے عقد کیا۔ ان سے ایک لڑکا پیدا ہوا جس کا نام مبارک محمد رکھا۔ اس کے والدین وصال فرما چکے ہیں۔ میں اور اس کا چچا اس کی خدمت پر مامور ہیں۔"

ابن ذی یزن نے کہا۔ "میں نے جو کچھ آپ سے کہا ہے اس لئے کہا ہے تاکہ تم اس کے احوال یہودیوں سے مخفی رکھو۔ کیونکہ یہودی اس کے دشمن ہیں لیکن اللہ عزوجل تبارک و تعالیٰ انہیں آپ پر غلبہ نہیں پانے دے گا۔ کہیں یہ باتیں ان کے ساتھیوں سے نہ کہہ دینا۔ کیونکہ میں بھی ان کے فریب سے خائف ہوں۔ خدا کرے کہ آپ کی وجہ سے تمہیں سرداری مل جائے۔ کہ وہ آپ کے بچے کو ہلاک کردیں۔ پھر کہا کہ اگر مجھے علم ہو جائے اور مجھے ان کی پیدائش سے قبل موت نہ آ جائے۔ تو میں ہر طرح سوار یا پیادہ یثرب جاتا اور اسے اپنا گھر بناتا اور آپ کی خوب امداد کرتا کیونکہ میں نے پچھلی کتابوں میں پڑھا ہے کہ آپ کا گھر مدینہ میں ہوگا۔ اور اسی جگہ آپ کا سلسلہ مستحکم ہوگا اور اسی شہر سے آپ کے اعوان و انصار اٹھیں گے۔ اور آپ

Marfat.com

کو دفن بھی وہیں کیا جائے گا۔ ورنہ ان پر ایذا کے طوفان سے ڈرتا اور آپ کے احوال سے دوسروں کو آگاہ کرتا اور اہل عرب کو آپ کو مطیع کرتا۔ ایک بات یہ بھی تم پر واضح کردوں تم سے کوئی بھی خطا نہ ہوگی۔ اس کے بعد قریش کے ہر شخص کو دس دس غلام' دس دس کنیزیں' دو دو چادریں' سو سو اونٹ اور پانچ پانچ رطل سونا' دس دس رطل چاندی اور عنبر سے بھرپور برتن دیئے اور حضرت عبدالمطلب کو ان سب کے برابر چیزیں دیں اور پھر کہا کہ اگلے سال بھی آؤ گے۔ لیکن وہ خود اسی سال لقمۂ اجل ہو گیا۔ ازاں بعد حضرت عبدالمطلب کہا کرتے تھے کہ مجھ سے فزوں تر نہ ہوا کرو کیونکہ بادشاہ کی عطائیت اس بزرگی کا مقابلہ نہیں کر سکتی جو مجھے میری بیٹوں سے ہے۔ جب آپ سے آپ کے فرزند کے بارے میں دریافت کیا جاتا تو آپ اپنے فرزند کا نام ظاہر نہیں کرتے تھے۔

ایک روز کا واقعہ ہے کہ حضور سید عالم ﷺ بچوں کے ساتھ کھیل کود رہے تھے کہ بنی مدلج کے کچھ آدمیوں نے آپ کو دیکھا اور انہوں نے آپ کو اپنی جانب بلایا۔ پھر آپ کے پاؤں مبارک کے نشانات کا ملاحظہ کیا اور ایسا کرتے کرتے حضرت عبدالمطلب کے ہاں پہنچ گئے دیکھا کہ حضرت عبدالمطلب آپ کو گود میں لئے بیٹھے ہیں۔ انہوں نے آپ سے دریافت کیا "یہ کس کا بیٹا ہے؟" آپ نے فرمایا "یہ میرا بیٹا ہے"۔ وہ کہنے لگے کہ "آپ کی بہتر طور پر محافظت کیجئے اس لئے آپ کے سوا کسی نبی کے پاؤں کا نشان مقام ابراہیم کے پاؤں کے نشان کے مشابہ نہ تھا۔"

ایک روز حضرت عبدالمطلب رضی اللہ عنہ اپنے حجرے میں مقیم تھے اور نجران کا پادری آپ کے روبرو تھا وہ کہہ رہا تھا کہ حضرت اسماعیل کی اولاد میں سے ایک نبی پیدا ہوگا جس کی صفات جمیلہ ہماری کتب میں موجود ہیں۔ اسی زمانہ میں پیدا ہوگا۔ یہ ابھی ایسی باتیں کر رہا تھا کہ حضور نبی غیب دان ﷺ وہاں تشریف لے آئے۔ پادری نے آپ کو دیکھا اور خاص طور پر آپ کی آنکھ مبارک۔ آپ کی پشت مبارک اور آپ کے پاؤں مبارک کو دیکھا۔ پھر کہا میں نے جس نبی علیہ السلام کا تذکرہ کیا ہے وہ یہی نبی ہیں۔ یہ کس کے بیٹے ہیں؟ حضرت عبدالمطلب رضی اللہ عنہ نے کہا یہ میرے فرزند کا فرزند ہے۔ ابھی آپ ماں کے بطن میں ہی تھے کہ آپ کے والد گرامی وصال فرما گئے تھے۔ حضرت

Marfat.com

عبدالمطلب نے اپنے فرزند جناب ابوطالب سے کہا کہ اپنے بھتیجے کی محافظت کرنا۔"

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضرت عبدالمطلب کے لئے کعبہ کے زیر سایہ ایک فرش بنایا گیا اور ان کی عزت و آبرو کے لئے وہاں ایک شخص مقرر تھا۔ حضور سید عالم نور مجسم صلی اللہ علیہ وسلم بچپن کے زمانہ میں وہاں آکر بیٹھا کرتے تھے تو آپ کے چچا آپ کو اجازت نہیں دیتے تھے مگر حضرت عبدالمطلب فرمایا کرتے تھے کہ:

"میرے فرزند کو بلایئے وہ بڑی شان کا مالک ہے۔"

یعنی میرا فرزند جہاں چاہے بیٹھے اسے ہر طرح سے اجازت ہے کسی قسم کی پابندی نہیں کیونکہ اس نے ایک بہت بڑا کام کرنا ہے اور میں یہ دیکھ رہا ہوں کہ کسی روز وہ آپ لوگوں کا سردار ہوگا۔ اور وہ نور جو اس کی پیشانی مبارک میں ہے سید و سرور کے سوا کسی پیشانی میں نہیں ہو سکتا۔ پھر حضرت عبدالمطلب نے جناب ابوطالب کو دیکھا جو آپ کے والدِ گرامی کے حقیقی بھائی تھے اور کہنے لگے "اے ابوطالب! اس بچے کے ذِمّے ایک بہت بڑا کام ہے اس کی محافظت کیجئے تاکہ اسے کوئی تکلیف نہ پہنچے۔" حضرت عبدالمطلب آپ کو اپنے شانوں پر بٹھا کر کعبہ شریف کا طواف کرتے۔ اور جب انہیں پتا چل جاتا کہ آپ بتوں کی تکذیب کرتے ہیں تو آپ کو بتوں کے سامنے رکھ دیتے۔ حضرت ابوطالب نے بیالیس سال کی عمر میں وصال فرمایا اور جناب ابوطالب نے حضرت عبدالمطلب رضی اللہ عنہ کی وصیت کے مطابق آپ کی خوب طور پر تربیت کی۔

حضرت عبدالمطلب رضی اللہ عنہ کے وصال کے بعد حضور سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی کفالت جناب ابوطالب کے سپرد ہوئی۔ اس وقت آپ صرف آٹھ برس کے تھے۔ جناب ابوطالب حضور نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم سے کمال محبت و شفقت سے پیش آتے تھے۔ جب جناب ابو طالب کے گھر والے تنہا کھانا کھاتے تو سیر نہیں ہوتے تھے اور جب حضور سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ کھانا کھاتے تو سیر ہو جاتے۔ لہٰذا جناب ابو طالب جب بھی گھر میں اپنی اولاد کے ساتھ کھانا کھانے لگتے تو آپ کو اپنے ساتھ بٹھا لیتے تھے۔ اور کھانا بچ بھی جاتا تھا۔ اگر دودھ پینے لگتے تو سب سے قبل حضور سید صلی اللہ علیہ وسلم پیتے اور پھر جناب ابوطالب اور ان کے گھر والے دودھ پیتے۔ سب کے دودھ پینے کے بعد بھی دودھ بچ جاتا تھا۔ ان سب باتوں کو دیکھ کر جناب ابوطالب کہتے کہ یہ سب کی سب برکت حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی

Marfat.com

ہے۔

جب حضور سید عالم نور مجسم ﷺ صبح کو سو کر اٹھتے اور اپنے چچا کے بچوں میں بیٹھ کر خوب مجلس کرتے تو اس وقت ان سب کے بال بکھرے ہوئے ہوتے تھے لیکن سرکار دو عالم ﷺ کے بال مبارک خودبخود کنگھی کیے ہوئے ہوتے تھے اور بغیر سرمہ ڈالے آنکھوں میں سرمہ کی دھاری نظر آتی تھی۔

جب حضور پرنور شافع یوم النشور ﷺ بارہ برس کے ہوئے تو جناب ابو طالب نے شام کی جانب سفر کا قصد کیا۔ حضور نبی پاک صاحب لولاک علیہ الصلوٰۃ والتسلیمات پر ان کی جدائی ناگوار گذری۔ حضور نبی پاک ﷺ نے فرمایا "اے میرے چچا۔ مجھے یہاں کس لیے چھوڑ رہے ہیں؟ مجھ پر شفقت کا ہاتھ رکھنے والے تو رخصت ہو چکے ہیں۔ آپ مجھے کس کے حوالے کریں گے۔" جب ابو طالب نے یہ بات سنی تو ان پر رقت طاری ہو گئی۔ انہوں نے آپ کو اپنے ساتھ لے جانے کی قسم کھائی۔ جناب ابوطالب کے رشتہ دار کہنے لگے کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام تو ابھی بچے ہیں۔ سفر کرنا ان کے بس کی بات نہیں۔ جب ابوطالب نے رشتہ داروں کی باتیں سنیں تو پریشانی کا سامنا ہوا اور خیال پیدا ہوا کہ آپ کو ساتھ نہ لے جایا جائے۔ ایک دن جناب ابو طالب نے حضور سید عالم نور مجسم ﷺ کو علیحٰدگی میں روتے دیکھا۔ آپ سے رونے کی وجہ دریافت کی تو آپ نے خاموشی اختیار کی۔ جناب ابو طالب نے کہا کہ آپ شاید مفارقت کے خیال سے رو رہے ہیں۔ حضور سید عالم ﷺ نے فرمایا "ہاں مفارقت کی وجہ سے رو رہا ہوں۔" جناب ابوطالب نے پھر قسم کھائی کہ پھر کبھی آپ سے مفارقت نہیں ہو گی۔ وہ آپ کو اپنے ساتھ لے گئے اور آپ ہمیشہ چچا کے ساتھ رہے۔ آپ شام کے ایک قصبہ میں پہنچے جسے بصریٰ کے نام سے یاد کیا جاتا ہے۔ وہاں ایک راہب جس کا نام بحیرہ تھا اور علم و فضل میں یکتائے روزگار تھا رہائش پذیر تھا۔ قافلے عام طور پر اس کے پاس سے گذرتے تھے لیکن کبھی کسی کی طرف دھیان نہیں دیتا تھا۔ جب اس سال اہل قافلہ بصرہ کے قریب پہنچے تو بحیرہ نے دیکھا کہ اس قافلہ میں ایک ایسی ہستی ہے جس پر سفید بادل سایہ کئے ہوئے ہیں۔ اور وہ ہستی مبارک جس طرف جاتی ہے وہ بھی ساتھ ساتھ جاتا ہے اور جب وہ ہستی مبارک کسی درخت کے نیچے ٹھہرتی ہے تو وہ سفید بادل

Marfat.com

بھی اس پر ٹھہر جاتا ہے اور جس درخت کے نیچے بیٹھتے ہیں اس درخت کی شاخیں بھی اس کی طرف جھک جاتی ہیں تاکہ آپ کے سرِ اقدس پر سایہ فگن ہو جائیں' بحیرہ نے جب یہ سب کچھ دیکھا تو اس نے قافلہ والوں کو کھانے کی دعوت دی۔ اس دعوت میں اہلِ قافلہ کے ہر چھوٹے بڑے نے شرکت کی۔ مگر سرکار دو عالم ﷺ تشریف نہ لائے۔ بحیرہ نے اس بات پر اصرار کیا کہ حضور کیونکر تشریف نہیں لائے؟ بحیرہ کے اصرار پر حارث بن عبد المطلب نے کہا کہ یہ تو نامناسب بات ہے کہ ہم دعوت کھائیں اور آپ وہیں بیٹھے رہیں۔ جب بحیرہ نے سرکار مدینہ ﷺ کا اسم گرامی سنا تو آپ کے احصار کے لئے جلدی سے کام لیا۔ حارث عمِ رسول کو بلانے کے لئے بھیجا اور خود دیکھتا رہا جب آپ درخت کے سایہ سے باہر آئے تو سفید بادل بھی آپ کے ساتھ ساتھ چلنے لگا۔ جب آپ قریب ہوئے تو بحیرہ آپ کی تعظیم کے کھڑا ہو گیا اور آپ کی طرف نظرِ عمیق سے دیکھنے لگا۔ بحیرہ نے آپ میں وہ تمام علامات دیکھیں جو سابقہ کتب میں پڑھ چکا تھا۔

لوگ کھانا کھا کر ادھر ادھر چلے گئے تو بحیرہ راہب آپ کے قریب آکر کہنے لگا:۔

"اے بچے! تجھے لات و عزیٰ کی قسم میں جو کچھ پوچھوں سچ سچ بتانا۔"

راہب نے قسم کھانے کے سلسلہ میں قریش کی تقلید کی تھی لیکن حضور سید عالم نور مجسم ﷺ نے فرمایا۔

"اے راہب دیکھئے مجھے لات و عزیٰ کی قسم نہ دیجئے کیونکہ میرے نزدیک لات و عزیٰ سے بڑھ کر کوئی چیز قبیح نہیں ہے"۔

پھر بحیرہ راہب کہنے لگا۔

"واللہ! میں جو کچھ دریافت کروں گا سچ سچ بتانا"۔

حضور سید عالم ﷺ نے فرمایا:

اے راہب جو کچھ تمہارا خیال ہو دریافت کیجئے؟

بحیرہ نے حضور سید عالم ﷺ سے خواب بیداری کے تمام حالات و واقعات دریافت کئے۔ آپ نے اس کے جوابات بہت اچھے انداز میں دیئے۔ بحیرہ نے حضور سید ﷺ کے بارے میں سابقہ کتب میں جو کچھ پڑھا تھا ان کی تصدیق ہو گئی۔ پھر اس مُہرِ نبوت کا مشاہدہ کرنا چاہا لیکن آپ اپنے شانۂ مبارک سے کپڑا نہیں اٹھاتے تھے۔

Marfat.com

اپنے چچا کے کہنے پر کپڑا اٹھایا تو مہرِ نبوت کی وہی صفات جو اس نے آسمانی کتب میں پڑھی تھیں دیکھ لیں اور پھر بوسہ دیا۔ پھر زارو قطار روتے ہوئے جناب ابوطالب سے دریافت کیا۔"آپ کا اس بچے سے کیا تعلق ہے"؟ انہوں نے کہا"یہ میرا فرزند ہے"۔ بحیرہ نے کہا"یہ تمہارا بیٹا نہیں ہے۔ یہ امر ضروری ہے کہ اس کا ماں باپ حیات نہ ہوں"۔ ابوطالب نے کہا"یہ میرے بھائی کا فرزند ہے"۔ بحیرہ نے کہا"یہ صحیح ہے"۔ پھر بحیرہ راہب نے کہا۔ اس کی چشمانِ مبارک کی سُرخی ہمیشہ اسی طرح رہتی ہے یا کبھی دور بھی ہوتی ہے۔ جناب ابوطالب نے کہا۔"نہیں"۔ بحیرہ راہب نے کہا"یہ بھی حقیقت ہے"۔ اس کے بعد جناب ابوطالب سے کہا"یہ اس امت کا نبی ہوگا۔ اسے بہت جلد لے جائیے۔ کہیں یہودیوں کو اس کا پتا نہ لگ جائے حتی المقدور اس کی حفاظت کرنا۔ مجھے معلوم ہوا ہے کہ یہودی اس کے قتل کے در پے ہیں۔ ہم سے اس لڑکے کے بارے میں اچھی طرح عہدوپیمان لیا گیا ہے"۔ جناب ابو طالب نے دریافت کیا۔"یہ اس قسم کا عہدوپیمان تم سے کس نے لیا تھا؟ بحیرہ نے ہنستے ہوئے کہا۔ "اللہ عزوجل تبارک و تعالیٰ کا یہ عہدو پیمان انجیل میں موجود ہے۔" اس طرح ابوطالب اس سفر سے مکہ واپس آئے اگر وہ آپ کو سفر میں اپنے ساتھ نہ لے جاتے اور آپ کی مفارقت کا دکھ محسوس نہ کرتے تو خود بھی اس سفر سے محرومی کا منہ تکتے رہتے۔

پھر جب حضور نبی پاک صاحب لولاک علیہ الصلوٰۃ وَالتّسلیمات پچیس سال کے ہوئے تو حضرت سیدہ خدیجہ الکُبریٰ رضی اللہ عنہا سے عقد ہوا تو آپ حضرت خدیجہ الکبری رضی اللہ عنہا کے غلام کے ساتھ جس کا نام میسرہ تھا شام میں تجارت کی غرض سے گئے۔ قصبہ بصریٰ میں پہنچے تو ایک درخت کے نیچے جو نسطورا راہب کے نزدیک تھا نسطورا سے ملاقات ہوئی۔ نسطورا میسرہ سے شناسا تھا اس نے دریافت کیا وہ کون ہیں جو اس درخت کے نیچے ٹھہرے ہیں؟ میسرہ نے نسطورا راہب سے کہا۔ "درحقیقت اس درخت کے نیچے بغیر نبی کے کوئی دوسرا نہیں ٹھہرا۔" پھر دریافت کیا کہ"ان کی چشمان مبارک میں سرخی ہے وہ کسی عارضہ کے سبب سے نہیں بلکہ ہمیشہ رہتی ہے"۔ میسرہ بولا "ہاں ہے"۔ نسطورا راہب نے کہا"واللہ وہ تو نبی آخرالزماں ہیں جو خاتم الانبیاء ہیں۔ کاش کہ میں اس وقت تک زندہ رہوں اور دائرہ اسلام میں داخل ہوکر ان کی اتباع کروں"۔

Marfat.com

شام کے سفر کے دوران خرید و فروخت کے معاملہ میں حضور نبی پاک صاحب لولاک علیہ الصلوٰۃ والتسلیمات کا ایک شخص کے ساتھ اختلاف ہو گیا۔ اس شخص نے آپ سے کہا کہ اگر آپ سچے ہیں تو لات و عزیٰ کی قسم کھائیے۔ آپ نے اس شخص سے فرمایا کہ میں کسی قیمت میں بھی لات و عزیٰ کی قسم نہیں کھاؤں گا۔ کیونکہ لات و عزیٰ سے بڑھ کر کوئی چیز میری دشمن نہیں۔ پھر وہ شخص کہنے لگا کیا آپ کا تعلق حرم شریف والوں سے ہے۔ آپ نے فرمایا ہاں میرا تعلق حرم شریف والوں سے ہے۔ اس شخص نے حضرت میسرہ سے علیحدگی میں بات کی کہ اور کہا واللہ! یہ درحقیقت اللہ عزوجل کے رسول ہیں۔ پھر اس شخص نے راہب کے کہنے پر آپ کی بہت زیادہ عزت و تکریم کی اور آپ کی کمال درجہ عزت افزائی کی۔

پھر جب اس سفر سے واپسی پر مرا لظہران میں پہنچے تو اس وقت حضرت سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ بھی ساتھ تھے۔ انہوں نے میسرہ سے کہا قافلہ کے آنے کی خوشی میں حضور نبی ﷺ کو حضرت خدیجۃ الکبریٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے پاس بھیج دیجئے۔ میسرہ نے اس بات کو قبول کر لیا جب آپ کو روانہ کیا تو ابوجہل نے کہا اے میسرہ! یہ تو ابھی بچے ہیں ان کے راستہ بھولنے کا خدشہ ہے۔ کسی دوسرے شخص کو بھیج دیجئے۔ حضرت میسرہ رضی اللہ عنہ کہا یہ سچ ہے کہ عمر میں چھوٹے ہیں مگر عقل میں تو بڑے ہیں۔ آپ روانہ ہو گئے۔ ابھی تھوڑا سا سفر طے کیا تھا کہ آپ اونٹ پر ہی سو گئے اور اونٹ اپنے راستہ سے دوسری طرف ہو گیا۔ اللہ عزوجل تبارک و تعالیٰ نے حضرت جبریل امین علیہ السلام کو حکم دیا کہ اونٹ کی مہار پکڑ کر اسے صراطِ مستقیم پر چلا دے اور تین روز کی مسافت ایک روز میں طے ہو جائے۔ حضرت جبرائیل امین علیہ السلام نے ایسا ہی کیا۔ اس واقعہ سے اللہ رب العالمین جل مجدہ الکریم کے فرمان عالی شان:

وَوَجَدَکَ ضَآلًّا فَهَدٰی

کی طرف اشارہ ہے۔ حضور نبی پاک صاحب لولاک علیہ الصلوٰۃ والتسلیمات کا نامہ حضرت خدیجۃ الکبریٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو پہنچایا اور اسی روز واپس چلے گئے۔ جب قافلہ کے قریب پہنچے تو ابوجہل نے دیکھ کر اظہارِ مسرت کیا اور کہنے لگا:

"اے میسرہ! تو نے میری بات اس کان سے سنی اور دوسرے کان سے نکال

Marfat.com

دی۔ محمد راستہ بھول کر اب واپس آ گئے ہیں۔"

حضرت سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ اور حضرت میسرہ رضی اللہ عنہ بہت غمگین ہوئے۔ حضور نبی غیب دان ﷺ نے قافلہ میں پہنچ کر خدیجۃ الکبری رضی اللہ عنہا کا نامہ دیا۔ میسرہ نے ابو جہل سے کہا۔

"معلوم ہوتا ہے تو راہ بھول گیا ہے محمد ﷺ راہ نہیں بھولے۔"

یہ سن کر ابو جہل نے شرمندگی کا اظہار کیا۔ کہنے لگا:

"میرے نزدیک یہ خط معتبر نہیں ہے کیونکہ کئی روز کی مسافت ایک روز میں طے کرنا بہت مشکل ہے۔ میں اپنے غلام کو بھیجتا ہوں۔"

غلام کا بھیجنا اس کے لئے ندامت کا باعث بنا۔

حضور نبی کریم رؤف و رحیم علیہ افضل الصلواۃ والتسلیم کا فرمان عالی شان ہے کہ وہ:

جب ایاد کا قافلہ میرے پاس آیا تو میں نے ان سے دریافت کیا کہ تم میں سے کوئی شخص قصی بن ساعدہ ایادی سے واقف ہے؟"

انہوں نے کہا:

"اے اللہ کے رسول ﷺ ہم سب اس سے واقف ہیں"

حضور سید عالم نور مجسم ﷺ نے فرمایا۔

"اس کا کیا حال ہے؟"

انہوں نے کہا۔

"یا رسول اللہ! وہ دنیا سے رخصت ہو گئے۔"

حضور نبی پاک صاحب لولاک علیہ الصلواۃ والسلام نے فرمایا:

"کبھی کوئی دن تھا جب وہ عکاظ کے بازار میں سرخ رنگ کے اونٹ پر بیٹھا خطبہ دیتا تھا اور نہایت درجہ عمدہ پندو نصائح دیتا تھا۔ جو توحید باری تعالی اور اس کے ایمان کی دلالت کرتے تھے۔ وہ بہت بڑا شاعر تھا جس کے اشعار نہایت عمدہ تھے۔

پھر حضور نبی پاک صاحب لولاک علیہ الصلواۃ والتسلیمات نے فرمایا کہ:

"تم میں سے کون ہے جو قصی بن ساعدہ کے ایمان کی علامات و امارات کو فروں

Marfat.com

تر کرے۔"

ان میں ایک آدمی اٹھا اور کہنے لگا۔

"اے اللہ کے رسول ﷺ! میں ایک روز اپنے دہ کے پہاڑ پر چڑھا تو میں نے ایک وادی میں دیکھا کہ بہت سے پرندے اور درندے جمع ہیں۔ اور قصی بن ساعدہ ہاتھ میں عصا پکڑے ہوئے کھڑا ہے اور یہ کہتا ہے کہ عرش کے رب کی قسم میں کسی طاقتور کو کسی کمزور سے پہلے پانی نہیں پینے دوں گا۔ اے اللہ کے رسول اللہ وحدہ' لاشریک لہ' کی قسم جس نے آپ کو مخلوق کی ہدایت و رہنمائی کے لئے بھیجا ہے۔ میں نے دیکھا کہ ہر طاقت ور درندہ اور پرندہ پیچھے ہٹ کر کھڑا ہو گیا اور کمزور اور ناتواں پرندے پانی پینے لگے۔ جب درندے اور پرندے وہاں سے چلے گئے تو میں اس کے پاس گیا تو وہ دو قبروں کے درمیان کھڑا نماز پڑھ رہا تھا۔ میں نے دریافت کیا" کیسی نماز پڑھ رہے ہو کہ جس سے عرب کے رہنے والے واقف نہیں ہیں"۔ اس نے کہا" یہ نماز ایسی ہے جو میں عرش کے رب کے لئے پڑھ رہا ہوں" میں نے اس سے دریافت کیا۔ "کیا آسمان میں لات و عزیٰ کے سوا اور کوئی دوسرا خدا بھی ہے"۔ وہ لرز گیا اور اس کا رنگ بدل گیا اور کہا" یہاں سے چلے جایئے۔ آسمانوں کا ایک عظیم الشان پیدا کرنے والا ہے جس نے انہیں تخلیق فرمایا۔ اس میں ستارے سجائے اور اسے چاند سے زینت بخشی۔ اور اسے چاند سے روشن کیا۔"

اس کے بعد میں نے اس سے دریافت کیا کہ" اس جگہ آسمان کی پوجا کیوں کرتے ہو۔؟" کہنے لگا:۔

"ان قبروں والے دونوں میرے خلیل تھے۔ میں اس جگہ کا منتظر ہوں جس جگہ وہ آگئے ہیں اور بعد از موت میں بھی یہیں آنے والا ہوں"۔

پھر کہا کہ:۔

"بہت جلد تمہیں اس طرف سے حق ملنے والا ہے۔"

اس نے مکہ معظمہ شریف کی طرف اشارہ کیا۔ میں نے دریافت کیا:۔

"وہ کس قسم کا حق ہوگا؟"

اس نے شعر پڑھا۔

Marfat.com

رجل من ولد لوی بن غالب ید ۔عو کم
الی کلمتہ الاخلاص و عیش الابد

پھر کہا میں اس کے ظاہر ہونے تک زندہ رہتا تو میں پہلا آدمی ہوتا جو اس پر ایمان لاتا اور اسلام قبول کرتا اور اس کی دست بیعت ہوتا۔

حضور نبی غیب دان ﷺ نے فرمایا:۔

تو نے جو کچھ کہا ہے وہ بالکل درست ہے قصی بن ساعدہ نابینا تھے۔ اللہ عزوجل تبارک و تعالیٰ بروز محشر انہیں نابینا اٹھائے گا"

ایک روایت میں اس طرح ہے کہ انصار میں سے ایک آدمی کھڑا ہو کر کہنے لگا۔

"میرا اونٹ گم ہو گیا تو میں اس کی تلاش میں پہاڑوں اور کوہسار میں سرگرداں پھرنے لگا۔ میں رات کے وقت ایک خطرناک مقام پر ٹھہرا۔ صبح کے وقت ہاتف نے آواز دی۔

یاایھا الراقد فی الیل الاحم
قد بعث اللہ نبیا فی الحرم
من ھاشم 'ال الوفاء والکرم
بجلو و جنات الدیا جی والبھم

میں نے ادھر ادھر دیکھا مجھے کچھ نظر نہ آیا تو میں نے پکارتے ہوئے کہا۔

یاایھا الھاتف فی راج الظلم
اھلا" و سھلا" بک من طیف الم
بین ھداک اللہ فی الحن والحکم
مَاذَاالَّذِی تدعوا الیھم یغتنم

اچانک آواز سنی کہ کہنے والا کہہ رہا ہے۔

ظھر النور وبعث اللہ محمد اباالطور صاحب النجیب۔

Marfat.com

الا حمر والوجه الا غروالحاجب القمر بطرف الاحور۔

ازاں بعد کہا۔

الحمد للّٰہ الذی لم یخلق اخلق عبث
ولم حمد یغلنا سدی من بعد عیسٰی واکتوث
ارسل فینا احمدؐ ا خیر نبی قد بعث
صلی اللہ علیہ ماحج لہ رکب وحث

صبح کے وقت میں اپنے اونٹ کو بھول کر وہاں سے چل پڑا۔ اتفاقاً" ایک جگہ پہنچ کر میں نے نظر دوڑائی تو میں نے دیکھا کہ قصی بن ساعدہ ایک درخت کے نیچے عصا ہاتھ میں تھامے ہوئے بیٹھا ہے اور وہ عصا پتھر پر مار مار کر رجز پڑھ رہا ہے۔ میں اس کے قریب گیا اور سلام کہا۔ اس نے میرے سلام کا جواب دیا۔ میں نے ایک مقام پر ایک پانی کا چشمہ دیکھا۔ اور ایک مسجد دیکھی جو دو قبروں کے درمیان تھی۔ وہاں دو شیر بھی دیکھے جو اپنا آپ اس کے جسم سے مل رہے تھے اور اس سے برکت حاصل کر رہے تھے۔ ان میں سے ایک پانی پینے کے لئے چشمے کی طرف چلا۔ دوسرا اس کے تعاقب میں ہو لیا۔ قصی بن ساعدہ نے اسے چھڑی مار کر کہا ابھی ٹھہریئے جو پہلے گیا ہے اسے واپس آنے دیجئے۔ جب پہلا شیر واپس آیا تو دوسرا شیر چلا گیا۔ پھر میں نے ان سے دریافت کیا۔ یہ کن کی قبریں ہیں؟ اس نے کہا میرے دو بھائی تھے جو یہاں اللہ عزوجل کی پوجا کرتے تھے اور کبھی کسی کو اس کا ثانی نہیں ٹھہراتے تھے۔ یہ قبریں ان لوگوں کی ہیں۔ اور اس انتظار میں ہوں کہ ان سے ملاقات کروں۔

ایک عجیب و غریب قصّہ

زید بن عمرو اور ورقہ بن نوفل نے دین کی طلب کے لئے سفر اختیار کئے۔ وہ موصل کے ایک راہب کے ہاں گئے۔ ورقہ بن نوفل نے نصرانیت کو اپنا لیا اور زید بن عمرو پر نصرانیت کا غلبہ نہ ہوا۔ لہٰذا اس نے دین مسیحی نہ اپنایا۔ وہاں سے چل کر ایک راہب کے پاس گئے۔ راہب نے اس سے دریافت کیا۔ تم کہاں سے آئے ہو؟ انہوں نے کہا

Marfat.com

ہم حرم شریف سے آئے ہیں۔ جس کی بنیاد حضرت ابراہیم خلیل اللہ علیہم السلام نے رکھی تھی۔ راہب کہنے لگا یہاں کیسے آئے؟ اس نے کہا طلب کے لئے آئے ہیں۔ راہب نے کہا تم لوگ فوری طور پر واپس چلے جاؤ جس کو تم تلاش کر رہے ہو اس کے ظہور کا وقت قریب آگیا ہے۔ اس کو تمہاری زمین سے ہی مبعوث کیا جائے گا۔ اس راہب کے کثیر التعداد اشعار توحید باری تعالیٰ عزوجل اور ایمان اور قیامت کے دن پر مشتمل ہیں۔ اس راہب کو حضور سید عالم ﷺ نورِ مجسّم کے ظہور سے پہلے ہی موت کے گھاٹ اتار اگیا۔ سعید بن زید بن عمر بن نفیل سے مروی ہے کہ وہ کہتا تھا کہ حضور نبی غیب دان ﷺ حشر کے دن ایک امتِ واحدہ کی قیادت میں تشریف لائیں گے۔

حضرت سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک روز ہم مسجد قبا میں حضور نبی پاک صاحب لولاک علیہ افضل الصلواۃ والتسلیمات کے ہمراہ نماز ادا کر رہے تھے۔ آپ نے اپنا رُخِ انور ہماری طرف کیا اور دیکھا کہ ایک اعرابی اونٹ پر سوار سر پر سیاہ عمامہ اور تلوار گلے میں حمائل کر کے منہ اور سر باندھے پہاڑ سے نیچے آرہا ہے آپ نے فرمایا:۔

"میں جو دیکھتا ہوں دیکھ رہا ہوں۔"

ہم نے باگارنبوی ﷺ میں عرض کی۔

"اے رسول خدا علیہ التحیتہ والثناء آپ بہت بڑے دانش ور ہیں"۔

حضور سید عالم ﷺ نے فرمایا:۔

"اعرابی قلعہ کوہ سے نیچے آرہا ہے ہو سکتا ہے کہ عبداللہ خفاف ہو"۔

ہنوز حضور نبی پاک صاحب لولاک علیہ الصلواۃ والتسلیمات کی بات پوری نہیں ہوئی تھی کہ وہ مسجد کے دروازے پر پہنچ گیا۔ اپنے اونٹ کو باندھ کر بارگاہ نبوی ﷺ میں حاضر ہوگیا۔ آپ کو نبوت کی مبارکباد دی۔ آپ نے فرمایا۔

لا فض اللہ فاک ولا انل اباک

پھر اس نے حضور نبی غیب دان ﷺ سے بات کرنے کی اجازت طلب کی۔ آپ نے اسے اجازت دے دی۔ کہنے لگا یا رسول اللہ ﷺ ہم اپنی قوم کے چند اشخاص حضر موت کے سفر کو چلے۔ چاندنی شب تھی۔ ہم چاند کی روشنی میں راستہ بھول گئے۔

Marfat.com

اچانک چاند پوشیدہ ہوگیا اور ہم ایک ایسی وادی میں پہنچ گئے جو نہایت خطرناک تھی۔ ہم وہیں ٹھہر گئے۔ ابھی منزل مکمل نہیں ہوئی تھی کہ اچانک ایک شور پیدا ہوا۔ یہ شور اونٹوں اور بکریوں کی آوازوں' گھوڑوں کی ہنہناہٹ' عورتوں کی فریاد'بچوں کی گریہ زاری اور کتوں کی آواز سے پیدا ہوا تھا۔ اچانک ہاتفِ غیبی سے آواز آئی:۔

"بارک اللّٰہ الیمامہ"

"واللہ قیامت قریب آگئی ہے۔ اور ایک نبی ﷺ مبعوث ہوا ہے جو تمام بتوں کو توڑ دے گا اور مٹ جانے والے دینوں کو معطل کر دے گا۔ وہ شخص نہایت نیک بخت ہوگا جو آپ کی اطاعت بجا لائے گا اور بدبخت وہ ہو گا جو آپ کی مخالفت میں کوشش کرے گا" ہم نے کہا "اللہ عزوجل تم پر رحم فرمائے تم کون ہو؟ اس نے کہا:۔

"میں تکلان جن ہوں۔"

میں نے اس سے دریافت کیا یہ آوزیں کیسی تھیں؟

اس نے کہا:۔

"یہ جن لوگ ہیں جو نبی قریشی پر ایمان قبول کر چکے ہیں۔"

ازاں بعد سلسلہ کلام منقطع ہوگیا۔ ہم صبح سویرے جنگل میں آئے۔ ہم نے دوران سفر ایک شخص کو دور سے دیکھا۔ میں نے اپنے ہمراہیوں سے کہا:۔

"تم ٹھہرو! میں جا کر دیکھتا ہوں وہ کون ہے؟

میں گھوڑے پر سوار ہوکر گلے میں تلوار ڈال کر اس طرف چلا۔ میں نے ایک نہایت بوڑھا شخص جس کی کمر جھکی ہوئی تھی زمین کھودتا ہوا پایا۔ اس نے جب میرے گھوڑے کے ٹاپوں کی آواز سنی تو اپنا سر اوپر اٹھایا۔ مجھ پر ایک ہیبت سی طاری ہو گئی۔ میں نے **اَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْم** پڑھی اور حضور سید عالم ﷺ پر درود و سلام پڑھا۔ پھر میں نے کہا:۔

"تم پر اللہ عزوجل رحم فرمائے ہم مسافر ہیں اور راہ بھولے ہوئے ہیں ہمیں پناہ دیجئے! یا کچھ مشروبات دیجئے جن سے ہماری پیاس بجھ جائے"۔

وہ کہنے لگا۔

"میں کوئی گھر نہیں جو میں تمہیں پناہ دوں۔ اور نہ ہی میں دودھ پانی رکھتا ہوں

Marfat.com

جو تمہیں پلاؤں۔ جس راستے پر تم چلنا چاہتے ہو اس پر پہاڑ کے فلاں غار سے چلے جاؤ۔"

پھر میں نے دریافت کیا کہ "آپ کون ہیں؟" اس نے کہا۔

"میں عبد کلال بن یغوث الحمیری ہوں۔"

میں نے کہا بتاؤ تمہاری قوم کا کیا بنا؟" اس نے کہا۔

"کئی ہزار سال سے اس کا کچھ پتا نہیں۔ میں قبیلہ بنی مازن میں ٹھہرا ہوا ہوں جن میں ایک بوڑھا ہے جو کہتا ہے کہ میری عمر پندرہ سو سال ہے۔ وہ کہتا ہے کہ اس وادی میں قوم عاد کا ایک دریا تھا۔ جو اب بند ہو چکا ہے۔ اور اب میں تین سو برس سے زمین کھود رہا ہوں کہ اس دریا کا کھوج نکالوں۔ لیکن اس کا کوئی کھوج نہیں مل رہا۔ ہاں ایک تختی ملی ہے جس پر کچھ لکھا ہوا ہے کیا تو پڑھ سکتا ہے۔ میں نے کہا "ہاں لایئے میں پڑھوں گا۔" اس نے مجھے ایک تختی دی جس پر قوم عاد کی مذمت کے متعلق دو اشعار لکھے ہوئے تھے اور دوسری تختی پر حضرت صالح علیہ السلام کی قوم کی مذمت کے متعلق کچھ لکھا ہوا تھا اور کچھ اشعار بھی تھے۔ تیسری تختی پر بھی کچھ اس طرح کا لکھا ہوا تھا۔ اس کے بعد اس نے میرا ہاتھ پکڑا اور مجھے ایک ایسی جگہ لے گیا جہاں سونے کا ایک سرخ تخت رکھا ہوا تھا۔ اس پر ایک شخص بیٹھا ہوا تھا وہ کہ رہا تھا کہ میں شداد بن عاد ستونوں والا ہوں۔ مجھے ہزار سال تک زندگی ملی۔ میں نے ہزار شہروں کی بنیاد رکھی اور میں نے ایک ہزار کنواری لڑکیوں سے جماع کیا ہے۔ میرا ایک ہزار خزانہ تھا میں نے کئی ہزار لشکروں کو شکست دی۔ میں نے مشرق سے لے کر مغرب تک حکومت کی لیکن میرے لئے دنیا باقی نہ رہی اور نہ میں دنیا کے لئے باقی رہا۔ سب کے لئے ضروری ہے کہ میرے بعد کوئی بھی دنیا کے لئے غرور و تکبر نہ کرے۔

ازاں بعد وہ میرا ہاتھ پکڑ کر دوسری طرف لے گیا جہاں چاندی کا ایک تخت تھا جس پر ایک لونڈی پشت رکھے ہوئے لیٹی تھی۔ اس پر لکھا تھا کہ میں صفہ شداد بن عاد کی لڑکی ہوں جس نے مجھ سے زیادتی کی ہے۔

پھر وہ مجھے ایک پتھر کی جانب لے گیا جس کے نیچے سے اس نے ایک صحیفہ نکالا

Marfat.com

اور کہا اسے پڑھیے۔ اس میں یہ لکھا ہوا تھا۔

.... اذا ظہر النبی القمر علی الحبل الاحمر ید عوالی العزیز الاکبر فلیس البلا د لمن خالفه ببلا د ولا یو د یه جبل واذا خرجوا من الارض تھامه کانه بدر تجلّٰی علی غمامه ان قال صد ق وان سکت و فق ینل له الملوک ویر ضع له الشکوک"

اس کے بعد اس نے واپس جانے کا قصد کیا اور اپنی جگہ سے اٹھا۔ میں پھر اس کے ساتھ ہو لیا۔ میں نے کہا۔

"تجھے اس ہستی کی قسم! جس نے ہمیں یہاں جمع کیا ہے۔ بتایئے تجھے کھانے پینے کا سامان کہاں سے ملتا ہے؟"

اس نے کہا۔

"گھاس کھاکر اور بارش کا پانی پی کر گذارہ کرتا ہوں۔"

پھر میں اسے الوداع کہہ کر واپس آگیا۔ میں دو برس تک حضر موت میں مقیم رہا۔ آتے ہوئے میں نے دیکھا کہ وہاں کی زمین سر سبز شاداب ہے اور اس میں نہر جاری ہے۔ وہاں ایک قبر ہے اور کثیرالتعداد عورتیں اس کے گرداگرد بیٹھی ہوئی ہیں۔ میں نے دریافت کیا کہ عبد کلال بن یغوث کس حال میں ہے۔ انہوں نے کہا وہ تو انتقال کر چکا ہے۔ یہ اسی کی قبر ہے۔ میں نے گھوڑے سے اتر کر اس کی قبر کی زیارت کی جس پر یہ تعویذ لکھا ہوا تھا۔

ماذ لت احفر بیرھا عا د جاھدا
حتّٰی بلغ الفقر بعد ایاس
و کشف عن ماته کان مناقه
عسل مصفّٰی لذة للناس
وقضیت نجی بعد ذالک ولم اتم
وجعان اخوانی فقل مواس
و ثویت بین جنابل وصفائح
اکل التراب محامتی والناس

Marfat.com

جب میں نے یہ شعر پڑھے تو حضور نبی پاک صاحب لولاک علیہ الصلوٰۃ والتسلیمات نے رونا شروع کر دیا اور فرمایا اللہ عزوجل تبارک تعالیٰ عبد کلال بن یغوث بن سرج پر رحم فرمائے' اور ان کا حشر امتِ واحدہ کے ساتھ ہو گا۔

Marfat.com

رُکن

۳

Marfat.com

حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بعثت سے ہجرت تک

Marfat.com

جاننا چاہئے کہ جب ایامِ وحی اور حضرت جرائیل امین علیہ السلام کا نازل ہونا قریب ہوا تو حضور سید عالم ﷺ مکہ معظمہ شریف سے باہر جایا کرتے تھے۔ آپ جس پتھر کے نزدیک سے گذرتے اس پتھر سے اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہ کی آواز آتی۔ آپ آواز سن کر ادھر ادھر دیکھتے مگر کوئی شے نظر نہیں آتی تھی۔

بخاری شریف میں مروی ہے کہ شروع شروع میں حضور سیّدِ عالم نُورِ مجسّم ﷺ سچے خواب دیکھتے جو نور صبح کی طرح روشن ہوتے تھے اس کے بعد حضور نبی کریم رؤف و رحیم علیہ افضل الصلوٰۃ والتسلیم تنہائی میں رہتے اور اکثر راتیں غارِ حرا میں اللہ عزوجل کی عبادت میں گذارتے۔ جب واپس گھر تشریف لاتے تو حضرت سیدہ خدیجۃ الکبریٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہا آپ کے لئے کچھ دنوں کا کھانا تیار کر دیتیں جسے حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام اپنے ساتھ لے جاتے۔ حضور نبی غیب دان ﷺ ماہ رمضان المبارک میں غارِ حرا میں تکیہ لگائے بیٹھے تھے کہ ایک شخص ہاتھ میں کالے رنگ کی چادر لے کر آیا اور حضور نبی پاک ﷺ سے کہا۔

"پڑھیے۔"

حضور نبی غیب دان احمد مجتبیٰ محمدؐ مصطفےٰ علیہ التحیۃ وَالثّناء نے فرمایا۔

"میں تو پڑھنے والا نہیں ہوں۔"

اس نے میرے سر پر سیاہ (کالی) چادر ڈال دی۔ جس کی خوشبو مجھ میں اس طرح سرایت کر گئی کہ میں نے خیال کیا کہ اب میرے کوچ کرنے کا وقت ہے اس نے سیاہ چادر کو میرے سر سے اٹھا کر کہا۔

"پڑھیے۔"

میں نے کہا۔

"میں پڑھنے والا نہیں ہوں۔"

Marfat.com

اس نے پھر سیاہ چادر میرے سر پر ڈال دی جس سے مجھ پر پہلی سی کیفیت طاری ہو گئی۔ پھر چادر اٹھا کر کہا۔

اِقْرَاْ بِاسْمِ رَبِّکَ الَّذِیْ خَلَقَ ○ خَلَقَ الْاِنْسَانَ مِنْ عَلَقٍ ○ اِقْرَاْ وَرَبُّکَ الْاَکْرَمُ الَّذِیْ عَلَّمَ بِالْقَلَمِ ○ عَلَّمَ الْاِنْسَانَ مَالَمْ یَعْلَمْ

اس کے بعد وہ شخص کھڑا ہو گیا اور میں نے اس سے جو کچھ سنا تھا وہ میرے دل میں لکھا گیا۔ میں اس خطرہ میں تھا کہ شاید مجھے شعرو جنوں سے نسبت دی جا رہی ہے اور میرے نزدیک شاعر اور دیوانہ سے بڑھ کر کوئی شخص قابلِ نفرت نہیں تھا۔ میں خود کو کسی قلۂ کوہ سے گرا دینا چاہتا تھا۔ میں پہاڑ پر چڑھتا تو مجھے آسمان سے آوازیں سنائی دیتیں کہ اے محمد آپ اللہ عزوجل کے رسول ہیں اور میں جبرائیل ہوں۔ جب میں آسمان کی طرف نظر اٹھاتا تو حضرت جبرائیل علیہ السّلام کو انسانی شکل میں پاتا جو آسمان کے افق پر اپنے دونوں پاؤں رکھ کر کہتے۔

"اے محمد ﷺ آپ اللہ کے رسول ہیں اور میں جبرائیل ہوں۔"

پھر میں راستہ میں ہی کھڑا ہو جاتا اور خو کو پہاڑ کی چوٹی سے گرانے کا ارادہ چھوڑ دیتا۔ میں آسمان کی جس طرف بھی نظر اُٹھاتا اس صورت کو اپنے ساتھ ہی پاتا میں مغرب کی نماز کے وقت تک اس پریشانی میں تھا کہ حضرت خدیجۃ الکبریٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے چند آدمی مجھے بلانے کے لئے بھیجے۔ جب کچھ آدمی میرے پاس آئے تو حضرت جبرائیل امین علیہ السلام وہاں سے غائب ہو گئے۔ پھر میں حضرت خدیجۃُ الکبریٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے پاس آیا تو مجھ پر لرزہ اور کپکپی طاری تھی۔ مین نے حضرت خدیجۃ الکبریٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے زانو پر سر رکھ کر اپنا تمام واقعہ بیان کیا۔ میں خوفزدہ تھا کہ کہیں کاہن نہ بن جاؤں لیکن حضرت خدیجۃ الکبریٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے کہا۔

"یا رسول اللہ! اللہ عزوجل آپ کی بھلائی کا خواہاں ہے۔ امید رکھتی ہوں کہ آپ اللہ کے آخری نبی اور رسول ہیں۔"

پھر حضرت سیدہ خدیجۃُ الکبریٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہا اٹھیں اور اپنے چچا زاد بھائی ورقہ بن نوفل کے پاس گئیں۔ ورقہ بن نوفل کتب سابقہ کے بہت بڑے عالم تھے حضرت سیدہ خدیجۃ الکبریٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے حضور نبی غیب دان ﷺ کے

Marfat.com

حالات و واقعات ان کے سامنے بیان کئے۔ ورقہ بن نوفل نے حالات و واقعات کو سن کر کہا۔

"واللہ! جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے اگر یہ بات حق ہے تو حضور سید عالم ﷺ اس امت کے نبی ہیں اور یہ وہی ناموسِ اکبر ہے جو حضرت موسیٰ علیہ السلام پر نازل ہوئی۔"

پھر ورقہ بن نوفل نے حضور نبی صاحب لولاک علیہ الصلوٰۃ والتسلیمات کو کعبہ شریف کا طواف کرتے دیکھا تو کہا۔

"اے میرے بیٹے تو نے جو کچھ دیکھا ہے مجھے پھر بتایئے"

حضور نبی پاک صاحب لولاک علیہ الصلوٰۃ والتسلیمات نے ورقہ بن نوفل کو پھر من و عن بتایا۔ تو ورقہ بن نوفل نے قسم کھاتے ہوئے کہا۔

"آپ پر اسی طرح ناموس اکبر نازل ہوگی اور آپ اس امت کے نبی و رسول ہیں اور آپ کو اپنی قوم سے ایذا پہنچے گی۔ آپ کی قوم آپ کو وطن سے نکال دے گی۔ ایک گروہ کو آپ کی امداد کی توفیق ہوگی۔ اگر میں زندہ رہا تو میں ہر طرح سے آپ کی مدد کروں گا۔"

پھر ورقہ بن نوفل نے آپ کے سر کی مانگ پر بوسہ دیا۔ اور آپ خوشی خوشی حضرت خدیجۃ الکبریٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے پاس آگئے۔

جب اکثم بن صیفی کو حضور سیدِ عالم نورِ مجسم ﷺ کے مبعوث ہونے کی اطلاع ہوئی تو اس کے دل میں آپ سے ملاقات کرنے کا اشتیاق پیدا ہوا اس کی قوم کے کچھ آدمیوں نے آکر اس سے کہا کہ تو ہماری قوم کا بزرگ اور سردار ہے ہمیں رسوا نہ کیجئے۔ اس پر اس نے دو آدمیوں کو حضور نبی پاک ﷺ کی خدمت اقدس میں بھیجا تاکہ وہ لوگ آپ کے حسب و نسب کے بارے میں معلومات حاصل کر لیں۔ جب وہ واپس آئے تو انہوں نے اپنی معلومات اسے بہم پہنچائیں اس نے اپنی قوم کو سب سے قبل اسلام سے مشرف ہونے کی وصیت کی۔ کیونکہ اس کی نظر میں شریف آدمی وہی تھا جو حضور سید عالم ﷺ کی دستِ رحمت پر ایمان قبول کرتا۔ کچھ عرصہ بعد وہ انتقال کر گیا۔

Marfat.com

حضرت ابو سفیان رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ امیہ بن ابی الصلت مجھ سے عتبہ بن ربیعہ کے اخلاق و عادات کے بارے میں دریافت کیا کرتا تھا میں اسے جواب دیا کرتا تھا وہ میرے جواب کو بہت پسند کرتا تھا۔ جب اس کی عمر کے بارے میں دریافت کیا تو میں نے کہا۔

"وہ عمر رسیدہ ہے۔"

اس نے کہا۔

"خاموشی اختیار کیجئے میں تمہیں اس کا راز بتاتا ہوں۔ ہم نے کتب میں پڑھا تھا کہ ہماری سرزمین سے ایک نبی مبعوث ہوگا اور مجھے یقین تھا کہ وہ میں ہی ہوں گا۔ جونہی میں نے علماء سے اس کے بارے میں دریافت کیا تو معلوم ہوا کہ وہ بنی عبد مناف سے ہوں گے۔ میں نے عبد مناف میں نظر کی تو عتبہ بن ربیعہ کے سوا کسی کو اس قابل نہ پایا۔ جب تو نے یہ کہا کہ وہ عمر رسیدہ ہے تو مجھے معلوم ہوگیا کہ وہ شخص چالیس سال کی عمر سے تجاوز کر گیا ہے اور ابھی تک مبعوث نہیں ہوا وہ نبی نہیں ہو سکتا۔ جب یہ بات خاص و عام کی زبان پر آگئی تو حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مبعوث ہو گئے۔ میں بغرضِ تجارت ملک یمن میں جایا کرتا تھا۔ میں امیہ بن ابی الصلت کے پاس جا کر مذاق کے طور پر کہنے لگا کہ جس نبی کا تجھے انتظار تھا مبعوث ہو گیا ہے۔ اس نے کہا وہ برحق ہے اور سچ کہتا ہے اس کی تابعداری کیجئے۔ میں نے کہا تم اس کی تابعداری کیوں نہیں کرتے۔ کہنے لگا۔

"مجھے اپنے قبیلہ سے شرم آتی ہے کیونکہ میں ان سے ہمیشہ یہی کہا کرتا تھا کہ وہ نبی میں ہوں گا۔ لیکن اب نظر یہ آتا ہے کہ میں بنی عبد مناف کے ایک لڑکے کی متابعت کروں۔ اور اے ابو سفیان! مجھے یہ بھی نظر آتا ہے کہ اگر تو اس کی مخالفت کرے گا تو تیرے گلے میں بکری کی طرح رسی ڈال کر اس کے روبرو لے آئیں گے اور وہ تمہارے خلاف جس طرح چاہے گا حکم کرے گا۔"

یاد رہے کہ امیہ بن ابی الصلت بارگاہ نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں حاضر ہوا اور آپ کا قصیدہ پڑھا۔ شروع شروع میں زمین و آسمان کے اوصاف بیان کیے۔ پھر انبیائے کرام علیہم السلام کے حالات بیان کیے۔ قصیدہ کے ختم ہونے پر حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی

Marfat.com

نعت پڑھی جس میں آپ کی رسالت کی تصدیق کی۔ حضرت سید عالم نور مجسم ﷺ نے اسے سورۃ طٰہٰ پڑھ کر سنائی۔ اس نے کہا کہ۔

"میں گواہی دیتا ہوں کہ یہ کسی بشر کا کلام نہیں ہے۔ لیکن میں اپنے بھائیوں کے صلاح مشورہ کے بغیر کوئی کام نہیں کر سکتا۔"

حضور نبی غیب دان ﷺ نے یہ سن کر فرمایا۔

"اللہ عزوجل تجھے سعادت بخشے مجھ پر ایمان قبول کر اور سیدھی راہ پر چل"۔

اس نے کہا۔

یا رسول! اللہ میں فورا" واپس آتا ہوں۔"

پھر وہ گھوڑے پر سوار ہو کر جس قدر ہو سکتا تھا شام پہنچا۔ ایک گرجا میں جہاں بہت سے راہب عبادت کر رہے تھے۔ ان سے احوال بیان کیے ان میں سے ایک کہنے لگا۔

"جس کے بارے میں تم یہ باتیں کر رہے ہو اسے دیکھ کر شناخت کر سکتے ہو۔"

اس نے کہا:

"ہاں شناخت کر سکتا ہوں۔"

وہ راہب اسے اپنے گھر لے گیا جس کی دیواروں پر انبیائے کرام۔ علیہما السلام کی تصاویر بنی ہوئی تھیں۔ اس نے بنو امیۃ کو اندر لے جا کر ایک تصویر دکھائی جب انہوں نے حضور سید عالم ﷺ کی تصویر دیکھی تو بنو امیہ سے کہا۔

"وہ یہ ہیں۔"

راہب نے کہا۔

"اللہ عزوجل تجھے سعادت بخشے۔ جلدی سے واپس چلے جاؤ اور اس پر ایمان لے آؤ کیونکہ وہ اللہ کے رسول اور خاتم النبیین ہیں" جب وہ سرزمین حجاز میں پہنچا تو غزوۂ بدر وقوع پذیر ہو چکا تھا اور جس میں بہت سے قریشی سردار جاں تلف ہو گئے تھے۔ اس نے کہا "اگر حضور نبی ہوتے تو اپنی قوم کے بزرگوں کو نہ مارتے۔"

پھر اس نے جو لوگ بدر میں ہلاک ہوئے ان کے لئے مرثیہ لکھا اور طائف کی جانب چلا گیا۔ کچھ مدت وہاں رہا۔ ایک روز اس نے خواب دیکھا کہ اس کی ہمشیرہ اس

Marfat.com

کے روبرو ہے اور مکان کی چھت میں شگاف پڑ گیا ہے۔ اور دو سفید پرندے اندر آ گئے ہیں۔ ان میں سے ایک اس کے شکم پر بیٹھ گیا اور اس کے شکم سے کپڑا ہٹا دیا۔ دوسرا کہنے لگا۔

"تو نے کچھ سنا ہے؟"

اس نے کہا۔

"کچھ نہیں سنا۔"

اس نے کہا۔

"اللہ عزوجل اسے دُور کرے۔"

پھر دونوں اس کا کپڑا درست کر کے چلے گئے اور گھر کی چھت بند ہو گئی۔ اس کی ہمشیرہ نے اسے بیدار کیا اور اس نے اسے تمام خواب سنا دیا اس نے خواب سن کر کہا۔

"میری بھلائی کے لئے آئے تھے لیکن مجھ سے منہ موڑ گئے۔"

پھر امیہ الجضع کے پاس گئے اور اس کی تعریف کرنی شروع کی۔ وہ پرندوں کی زبان جانتا تھا۔ ایک روز الجضع کے ساتھ شراب پی رہا تھا کہ وہاں ایک کوا آیا اور اس نے کائیں کائیں کرنا شروع کیا۔ امیہ کا رنگ متغیّر ہو گیا۔ اس نے پوچھا۔

"تجھے کیا ہوا؟"

"تجھے کیا ہوا؟"

اس نے کہا۔

"اگر یہ کوّا سچ کہتا ہے تو میں شراب اپنے آپ تک پہنچنے سے پہلے لقمۂ اجل ہو جاؤں گا۔"

انہوں نے اس کا جھوٹ ثابت کرنے کے لئے اسے فوراً شراب دی۔ جونہی شراب اس کے ساتھی کے پاس پہنچی۔ تو امیہ زمین پر گر گیا۔ انہوں نے اسے کپڑے سے ڈھانپ دیا۔ کچھ دیر کے بعد کپڑا اٹھایا تو اسے مردہ پایا۔ اس کی نبض بند تھی۔ وقت نزع اس کی زبان پر یہ اشعار تھے۔

کل عیش وان تطاول دھراً

Marfat.com

صاد مرۃ الی ان یبس ولا
لیتنی کنت قبل ما قد بدء لی
فی قلال الجبال ازعٰی لو عرلا

حضرت سیدنا عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا قول ہے کہ حضور سید عالم نور مجسم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بعثت سے پہلے میں بغرض تجارت یمن گیا اور عسکلان بن ابی العوالم کے پاس ٹھہرا۔ وہ ایک بوڑھا آدمی تھا۔ میں جب بھی یمن میں جاتا تھا تو اس سے ملاقات کر کے آتا تھا اور وہ ہر بار مجھ سے دریافت کرتا۔

"کیا تم میں سے کوئی ایسی ہستی پیدا ہوئی ہے جو صاحبِ شرف ہو اور اس نے تمہارے دین کی تکذیب کی ہو؟"

میں اس کا جواب نفی میں دیتا تھا۔ اس دفعہ جب اس کے پاس ٹھہرا تو وہ پہلے سے زیادہ خستہ حال تھا اور کان بھی سنائی سے قاصر تھے۔ اس کے لڑکے اس کے پاس تھے جو اسے پکڑ کر بٹھاتے تھے۔ اس نے مجھ سے کہا۔

"اپنا نسب نامہ بیان کیجئے۔"

میں نے کہا۔

"میں عبدالرحمٰن بن عوف بن عبدعوف بن الحارث بن زہرہ ہوں۔"

اس نے کہا۔

"میں اس پر تجھے خوشخبری سناتا ہوں جو تجارت سے زیادہ بہتر ہوگی۔ اللہ عزوجل تبارک و تعالیٰ نے اس سے پہلے ماہ ایک رسول مبعوث فرمایا ہے جسے تمام مخلوق پر فضیلت بخشی ہے اور اس پر کتاب نازل فرمائی ہے۔ وہ بتوں کی پوجا سے منع کرتا ہے۔ اسلام کی دعوت دیتا ہے حق بات کہتا ہے اور باطل سے منع کرتا ہے۔"

میں نے دریافت کیا۔

"وہ کس قبیلہ سے ہے؟"

اس نے کہا۔

"وہ بنی ہاشم سے ہے اور تم اس کے احوال کا مشاہدہ کرتے ہو۔ اے عبدالرحمٰن فوراً" فراغت حاصل کر کے واپس جاؤ اور اس کے ہاتھ پر بیعت کرو۔ اسے سچا جانو۔

Marfat.com

اس کی مدد کرو۔ اور میری طرف سے چند ابیات اسے پہنچا دو۔

اشهد باللّٰه ذی المعالی
وفالق الیل بالصباح

میں بلندیوں والے پروردگار کی شہادت دیتا ہوں جو شب کو صبح سے پیدا کرنے والا ہے۔

اشهد باللّٰه رب موسٰی
انک ارسلت بالبطاح

میں مُوسٰی کے پرُوردگار کی شہادت دیتا ہوں کہ تحقیق آپ بطحا والوں کی طرف رسول ہو کر آئے ہیں۔

فکن شفیعی الٰی ملیک
یدعو البرایا الی الصلاح

میں اس بادشاہ کے سامنے ہوں میری سفارش کیجئے جو مخلوق کو اصلاح کی دعوت دیتا ہے۔

حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ تعالٰی عنہ کا قول ہے کہ میں جلد از جلد اپنے کاروبار سے فارغ ہوا اور واپس آگیا۔ جب میں پہنچا تو حضرت سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالٰی عنہ سے ملاقات کرکے انہیں حمیری کی باتیں سنائیں۔ حضرت سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ تعالٰی عنہ نے فرمایا۔

"ہاں! اللہ عزوجل تبارک وتعالیٰ نے حضرت محمد عبداللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو مخلوق کی طرف رسول بنا کر مبعوث کیا ہے۔ تم اس کے پاس جاؤ"۔

حضور نبی پاک صاحب لولاک علیہ الصلوٰۃ والتسلیمات اس وقت حضرت خدیجۃ الکبریٰ رضی اللہ تعالی عنہا کے گھر تھے۔ میں نے وہاں جاکر اندر جانے کی اجازت طلب کی۔ اجازت ملنے پر میں اندر چلا گیا۔ آپ نے مجھے دیکھ کر تبسّم فرمایا اور کہا۔

Marfat.com

"میں ایسا رخِ انور دیکھ رہا ہوں جس سے مجھے بھلائی کی امید ہے۔"
میں نے دریافت کیا۔
"اے اللہ کے رسول وہ کون ہے؟"
حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا۔
"جس کا تو پیغام لایا ہے۔"
یعنی وہ حمیری ہے جس میں مومنین جیسے خواص ہیں۔ حضرت عبدالرحمٰن رضی اللہ عنہ کا قول ہے کہ میں نے اسی وقت ایمان قبول کر لیا اور اَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدً رَّسُوْلَ اللّٰہ کہا۔ حمیری کے اشعار حضور سید عالم ﷺ کے روبرو پڑھے اور جو کچھ اس نے کہا تھا اس سے بھی آپ کو مطلع کیا۔ حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا۔

رب مومن وما رانی و مصدق بی وما شھدی مانی اولئک حقاً اخوانی

ہو سکتا ہے کہ وہ مجھے دیکھے مجھ پر ایمان لانے والا ہو اور میرا زمانہ دیکھے بغیر میری تصدیق کرنے والا ہو۔ یہی میرے حقیقی بھائی ہیں۔ حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں کہ جب ہم حضور سید عالم ﷺ کے ساتھ مکہ معظمہ شریف سے باہر صفا پہاڑ پر آئے تو مکہ کے مشرک بھی وہاں جمع تھے جن میں ابوجہل نے آکر شمولیت کی تو حضور نبی پاک صاحب لولاک علیہ الصلواۃ والتسلیمات نے فرمایا۔
"اے سردارانِ قریش لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہ کہو۔"
ولید بن مغیرہ ابو جہل سے کہنے لگا کہ چاہوں تو میں محمد کو آج شرمندہ کروں۔ ابو جہل نے اسے قسم دیتے ہوئے کہا۔
"ایسا ضرور کیجئے۔"
ولید بت کو اپنے گلے لگا کر حضور نبی غیب دان ﷺ کی طرف چہرہ کرکے کہنے لگا۔

"اے محمد! تونے یہ دعوی کیا ہے کہ میرا رب تعالیٰ شہ رگ سے بھی قریب ہے۔ اب دیکھئے میرا رب میری گردن پر ہے اور تیرا رب کہاں ہے جسے میں دیکھوں؟"
ازاں بعد ولید نے بت کو اپنی جگہ پر رکھ دیا۔ قریش بت کو سجدہ کرتے ہوئے

Marfat.com

اس کے سامنے دعائیں مانگنے لگے کہ:

"اے ہمارے خدا۔ اے ہمارے سردار! محمد کو ہلاک کرنے میں ہماری مدد کر۔"

اس نے اچانک چند شعر حضور نبی پاک ﷺ اسلام اور مسلمانوں کی مذمت میں پڑھنے شروع کئے۔ حضور نبی غیب دان ﷺ واپس تشریف لائے۔ حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں بھی حضور نبی پاک صاحب لولاک علیہ افضل الصلوٰۃ والتسلیمات کے تعاقب میں ہو لیا۔ اور میں نے بارگاہِ نبوی میں عرض کیا۔

یا رسول اللہ! فِداکَ اَبِی وَاُمِّی جو کچھ بت نے کہا وہ آپ نے سنا ہے۔"

حضور سیّدِ عالم نُورِ مجسّم ﷺ نے فرمایا۔

"ہاں اے ابن مسعود! یہ شیطان ہے جو بت کے اندر گھس جاتا ہے اور لوگوں کو انبیاء کرام علیہم السلام کے قتل پر آمادہ کرتا ہے اور کوئی شیطان انبیائے کرام علیہم السلام پر طعن والی زبان نہیں کھولتا مگر وہ جس کو اللہ عزوجل تبارک و تعالیٰ نے ہلاک کرنا ہو۔ دو تین روز کے بعد ہم بارگاہ نبوی ﷺ میں حاضر تھے کہ کوئی اچانک آکر کہنے لگا۔

اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا مُحَمَّدًا"

ہم نے اس کا کلام تو سنا مگر صاحبِ کلام کو نہ دیکھا۔ حضور نبی پاک صاحب لولاک علیہ الصلوٰۃ والتسلیمات نے دریافت کیا۔

"کیا تو آسمانی مخلوق تو نہیں ہے؟"

اس نے کہا۔

"نہیں میں آسمانی مخلوق نہیں ہوں۔"

پھر دریافت کیا کہ:

"کیا تو جِنّات میں سے نہیں ہے؟"

کہا۔

"ہاں میں جن ہوں۔"

حضور نبی کریم رؤف و رحیم عَلیہِ الصَّلوٰۃ والتسلیم نے دریافت کیا۔

Marfat.com

"تو کس لئے آیا ہے؟"

اس نے کہا۔

"یا رسول اللہ! کل میں غائب تھا۔ مجھے یہ معلوم ہوا ہے کہ ولید نے آپ کی مذمت کی ہے۔ میں اسے تلاش کر رہا تھا کہ وہ مجھے کہیں صفا کے قریب ہی مل جائے تو میں اپنی تلوار سے اسے موت کے گھاٹ اتار دوں اور آپ کو اس سے رہائی دلا دوں۔ یارسول اللہ! کل صبح اپنے صحابہ کرام کے ہمراہ کوہِ صفا پر تشریف لائیے تاکہ میں آپ کو وہ چیز سنواؤں جس سے آپ کو خوشی حاصل ہو۔"

حضور نبی پاک صاحب لولاک علیہ افضل الصلواۃ والتسلیمات نے اس سے اس کا نام دریافت کیا تو اس نے کہا۔

"یا رسول اللہ میرا نام سمج ہے"

حضور نبی غیب دان ﷺ نے فرمایا:

اگر تو پسند کرے تو تمہارا اچھا نام رکھا جائے؟"

اس نے کہا۔

"یا رسول اللہ رکھ دیجئے"۔

حضور نبی غیب دان ﷺ نے فرمایا۔

"میں نے تیرا نام عبداللہ رکھ دیا۔"

ازاں بعد وہ چلا گیا۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کہتے ہیں۔ ہمارے لئے کوئی ایسی شب لمبی نہ گذری۔ علی الصبح ہم حضور ﷺ کے ساتھ مقامِ صفا میں گئے۔ مکہ کے مشرک بھی وہاں جمع تھے۔ حضور نبی پاک ﷺ نے ان کے قریب آکر فرمایا۔

"اے جماعت قریش! لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰه کہئے۔

یہ سُن کر قریش نے اُٹھ کر بت کے سامنے سجدہ کیا اور آہ و زاری کرنے لگے۔ آپ کا یہ خیال تھا کہ شاید آج بھی پہلے کی طرح آوازیں آئیں گی۔ جس طرح کہ پہلے آیا کرتی تھیں۔ لیکن اس بت سے آواز آئی۔

انا عبداللّٰه وا ابن الیعرا

Marfat.com

انا قتلت نی الفجو مسعرا

جب مشرکین نے اس قسم کے بہت سے کلمات سُنے تو بت کی برائی کرنی شروع کردی اور کہنے لگے کہ ہم نے صفا پر کسی خدا کی تجھ سے بڑھ کر پرستش نہیں کی۔ شاید کہ حضرت محمد ﷺ کا جادو تجھ پر چل گیا ہے۔ کل تو نے ان کو برا بھلا کہا اور آج ان کی تعریف کرتے ہو۔ انہوں نے اس بت کو زمین پر الٹا دیا اور توڑ پھوڑ دیا۔ اس کے بعد انہوں نے حضور نبی پاک صاحب لولاک علیہ افضل الصلوٰۃ والتسلیم پر ہاتھ اُٹھایا۔ آپ کی جبینِ مبارک کو خون سے بھر دیا۔ اچانک ایک شخص سامنے آیا جو ہاتھ میں عصا رکھتا تھا۔ اس نے کہا۔

"اے سردارانِ قریش! میں نے سنا کہ حضرت محمد ﷺ بہت زیادہ زور آور ہیں۔ مجھے ان کے نزدیک لے جائیں تاکہ میں ان کے شکم پر عصا رسید کروں۔"

یہ کہ اس نے عصا اٹھایا۔ عصا اٹھانے کی دیر تھی کہ اس کا ہاتھ خشک ہوگیا۔ اور حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام اس لعنتی کے شر سے بچ گئے۔

حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں کہ میں بعثتِ نبوی ﷺ کے عہد میں طائف کے تجار کے ایک گروہ کے ساتھ اسکندریہ گیا۔ ان میں ایک بہت بڑا راہب تھا جو ہمہ وقت عابد تھا۔ لوگ بیمار لوگوں کو اس کے پاس لے جاتے تھے اور اس سے شفایابی کے لئے دعائیں کراتے تھے۔ میں نے اس سے دریافت کیا:۔

"کیا انبیاء کرام علیہم السلام میں سے کوئی پیغمبر آنے والا ہے؟"

اس نے کہا۔

"ہاں ابھی ایک نبی آنے والا ہے جو خاتم النبیین ہوگا۔"

ازاں بعد حضرت عیسیٰ روح اللہ علیہ السلام کے مابین تھوڑا سا عہد ہوگا۔ اس کا قد مبارک درمیانہ ہوگا نہ لمبا ہوگا اور نہ ہی زیادہ چھوٹا ہوگا۔ نہ ہی زیادہ سفید ہوگا اور نہ زیادہ سیاہ ہوگا۔ اس کی چشمانِ مبارک سرخ ہوں گی اور سر مبارک کے بال دراز ہوں گے اور تلوار لگائے ہوئے ہوگا۔ جو بھی اس کے رُوبرو ہوگا اس سے خوف نہیں کھائے گا۔ اپنے نفس سے جہاد کرے گا اور اس کے ساتھی اس پر جانیں قربان

Marfat.com

کریں گے اور اسے اپنے والدین اور اولاد سے زیادہ عزیز جانیں گے۔ وہ سر زمین قرطہ سے باہر آئے گا۔ ایک حرم سے دوسرے حرم میں رحلت و مہاجرت کرے گا۔ اس کی سرزمین جنگل ہی جنگل ہو گی۔ اس میں گھاس نہیں ہوگی۔ وہ دینِ ابراہیمی کا پیرو ہو گا۔

مغیرہ بن شعبہ نے کہا ان کی صفات اور واضح طور پر بیان کیجئے۔

کہنے لگا وہ کمر میں پٹکا باندھے گا۔ ہر نبی صرف ایک ہی قوم کے لئے بھیجا گیا تھا مگر وہ تمام مخلوق کے لئے بھیجا جائے گا۔ تمام روئے زمین اس کی سجدہ گاہ ہوگی۔ پانی نہ ملنے پر تیمم کرکے نماز پڑھے گا۔"

حضرت مغیرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا قول ہے کہ پھر میں اسکندریہ کے ہر ایک گرجے میں گیا اور ہر ایک راہب سے حضور نبی غیب دان آخرالزمان صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اوصافِ حمیدہ کے بارے میں دریافت کیا اور ان کے ہر ایک پیغام کو یاد رکھا۔ مدینہ منورہ شریف میں مراجعت کے بعد تمام واقعات حضور نبی پاک صاحب لولاک علیہ الصلوٰۃ والتسلیمات کی خدمتِ عالیہ میں بیان کیے۔ آپ نے ان واقعات کو نہایت درجہ پسند کیا۔ چنانچہ کئی لوگوں کو آپ کی خدمت پناہ میں حاضر ہو کر واقعات سناتا رہا۔

حضرت سیدنا عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں کہ میں ابوجہل اور شیبہ کے پاس بیٹھا تھا اچانک ابوجہل نے اُٹھ کر خطبہ دیا اور کہنے لگا:

"اے گروہِ قریش! محمد (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) تمہارے معبودوں کو بُرا بھلا کہتے ہیں اور تمہیں احمق اور بیوقوف کہتے ہیں۔ اور یہ بھی کہتے ہیں کہ تمہارے آباؤ اجداد جہنمی ہیں اور ان کے بدن گدھوں کی طرح متورم ہوں گے۔ اس لئے جو شخص محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو قتل کرے گا اسے سرخ رنگ کے سو اونٹ' سیاہ رنگ کے سو اونٹ' ایک ہزار اوقیہ چاندی انعام دوں گا۔"

یہ سن کر میں اٹھا اور کہا۔

"اے ابوالحکم! تو جو کچھ کہتا ہے سچ کہتا ہے؟"

اس نے کہا۔

"ہاں معجل ہے غیر معجل نہیں"

میں نے لات و عزیٰ کی قسم کھا کر کہا۔

Marfat.com

"میں یہ کام کروں گا۔"

ابوجہل نے میرا ہاتھ پکڑا اور مجھے بیت اللہ شریف میں لے آیا۔ مجھے ہبل پر گواہ بنایا کیونکہ ہبل ان کا بہت بڑا بت تھا۔ جب کبھی کسی مہم پر جاتے یا کوئی اور مراحل طے کرنے کے لئے جاتے تو ان کے سامنے جاتے اور اس سے مشورہ کرتے اور اسے گواہ بناتے۔ میں تلوار گلے میں ڈال کر حضور سید عالم نور مجسم ﷺ کی تلاش میں چل پڑا۔ ایک ایسی جگہ پہنچا جہاں ایک بچھڑے کو ذبح کر رہے تھے۔ میں اس جگہ کھڑا ہو گیا۔ تاکہ ان کی کارکردگی کا معائنہ کروں۔ اس بچھڑے سے یہ آواز سنائی دی کہ اس شخص کی بہتری کے لئے یہ بہترین کام ہے جو لوگوں کو فصاحت زبانی میں لوگوں کو وحدانیتِ خداوندی اور رسالت محمدی ﷺ کی دعوت دے۔ میں نے دل میں خیال کیا کہ یہ خطاب مجھ سے ہو رہا ہے۔ پھر میرا گذر ایک بکری کے قریب سے ہوا۔ تو اس سے بھی وہی آواز آئی جو بچھڑے سے آئی تھی۔ میں نے اپنے آپ سے کہا کہ۔

"واللہ اس سے مراد ماسوا میرے اور کوئی نہیں ہو سکتا۔"

میں وہاں سے چل کر ایک بت کے پاس آیا جسے ضماد کے نام سے پکارا جاتا تھا۔ اس میں سے ہاتف نے یہ آواز دی۔

ترک الضماد و کان یعبد واحدًا
بعد الصلوٰۃ علی النبی مُحَمَّدًا

اِنَّ للّذی ورث النبوۃ والهدیٰ
بعد ابن مریم من قریش مهتدیً

سیقول من عبدالضماد و مثلهٗ
لیت الضماد و مثله کم بعیدًا

فاصبر ابا حفض فانّک اترا
یأتیک عزًّ غیر غربتی عزًّا

لا تعجلن فان نامهٗ د ینه

Marfat.com

حقاً یقیناً باللّسان و بالید ۱

میں اس وقت یقین کے مراحل پر پہنچ گیا کہ ان باتوں کا مصداق میں ہی ہوں۔ وہاں خباب بن الارث اور ان کا خاوند موجود تھے۔ جب انہوں نے مجھے تلوار ڈالے ہوئے دیکھا تو خائف ہوئے۔ میں نے کہا۔

"کوئی بات نہیں۔"

حضرت خباب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا۔

"اے عمر! اللہ تجھ پر راضی ہو جائے اسلام قبول کرلو۔"

یہ سن کر میں نے پانی طلب کیا اور حضور سید عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بارے میں دریافت کیا۔ انہوں نے کہا وہ حضرت ارقم بن ارقم کے گھر میں ہیں۔ میں نے وہاں جاکر دروازہ پر دستک دی۔ حضرت حمزہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ باہر آئے۔ جب انہوں نے مجھے تلوار گلے میں لٹکائے ہوئے دیکھا تو مجھ پر ٹوٹ پڑے۔ حضرت حمزہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بڑے بارعب آدمی تھے۔ میں نے انہیں للکارا۔ حضور سید عالم نور مجسم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم باہر آئے تو میرے آنے کی وجہ پوچھی۔ پھر فرمایا۔

"اے عمر! تیرے حق میں میری دعا قبول ہو چکی ہے تو ایمان قبول کرلے۔"

میں نے فوراً" اَشْھَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَشْھَدُ اَنَّکَ رَسُوْلُ اللّٰهِ کہا۔ یہ سن کر حضور رؤف و رحیم علیہ الصلوٰۃ اور صحابہؓ کرام نے مسرت کا اظہار کیا۔ اور یہ آیت نازل ہوئی۔

یٰاَیُّھَا النبی حسبک اللّٰہ و من اتبعک من المومنین

میں نے بارگاہ نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں عرض کی۔

"یا رسول اللہ باہر تشریف لائیے۔"

واللہ! اب مشرکین ہم پر غلبہ نہیں پاسکتے پھر ہم ابن ارقم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے مکان سے باہر آئے۔ میں نے تکبیر کہی جسے ہر ایک مشرک نے سنا اور سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کعبہ شریف کا طواف کیا۔ ازاں بعد ہر ایک مشرک کے ساتھ لڑتا رہا۔

Marfat.com

یہاں تک کہ اللہ عزوجل نے اپنے دین کا غلبہ کر دیا۔

حضرت سفیان ہذلی رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میں ایک قافلے کے ہمراہ شام کی جانب گیا اور علی الصبح آرام کی غرض سے ایک جگہ ٹھہرے اچانک ارض و سماوات کے مابین کھڑا ایک سوار نظر آیا جو کہہ رہا تھا۔

"اے سونے والو! بیدار ہو جاؤ اب سونے کا وقت نہیں ہے۔ احمد (صلی اللہ علیہ وسلم) مبعوث فرمائے گئے ہیں اور تمام جنات مردود و مطرور ہو گئے ہیں"۔

میں سُن کر خائف ہوا حالانکہ میں بہت بہادر تھا۔ جب ہم اپنے گھروں کی طرف واپس آئے تو سنا کہ مکہ میں اس بات پر اختلاف پیدا ہو گیا ہے کہ بنی عبدالمطلب سے رسول پیدا ہوا ہے۔ اور اس کا نام نامی اسم گرامی احمد (صلی اللہ علیہ وسلم) ہے۔

حضرت عمرو بن مرث الجنی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں اسلام قبول کرنے سے پہلے بغرض حج مکہ مکرمہ گیا۔ میں نے خواب میں دیکھا کہ کعبۃ اللہ سے ایک روشنی ظاہر ہوئی۔ جب میں نے یثرب کے کوہساروں پر نگاہ کی تو اس روشنی سے یہ آواز آرہی تھی کہ۔

انقعشت الظلماء وسطع الضیاء بعث خاتم الانبیاء

اندھیرا جاتا رہا۔ روشنی پھیل گئی اور خاتم الانبیاء کی بعثت ہو گئی۔

اس کے بعد پھر روشنی نمودار ہوئی میں نے حیرہ اور مدائن کے محلات کا مشاہدہ کیا۔ اس روشنی سے یہ آواز آتی تھی۔

ظھر الاسلام کسرت الاصنام وصلت الارحام

اسلام کا ظہور ہو گیا۔ صنم ٹوٹ گئے اور بیگانے مل جل گئے۔

میں مارے خوف کے خواب سے بیدار ہوا اور اپنی قوم سے کہا:

"اللہ کی قسم! قریش کے مابین کوئی نئی چیز رونما ہونے والی ہے۔"

جب میں اپنے گاؤں گیا تو معلوم ہوا کہ احمد نامی شخص مبعوث ہوا ہے۔ میں اس کے پاس گیا اور جو کچھ میں نے دیکھا تھا کہہ دیا اور مشرف بہ اسلام ہو گیا۔

یاد رہے کہ ایک شخص مکہ معظمہ شریف آیا اور اس نے کچھ جانور ابوجہل کے ہاں بیچے۔ ابوجہل نے جانوروں کی قیمت ادا کرنے میں لیت و لعل کیا۔ ایک دن وہ

Marfat.com

شخص قریش کی مجلس میں آ کر کہنے لگا۔

"میں غریب آدمی ہوں۔ ابو جہل نے مجھ سے جانور خریدے ہیں لیکن قیمت ادا کرنے سے منحرف ہے۔ کوئی ایسا ہے جو میری رقم دلوا دے۔"

اس وقت حضور نبی غیب دان ﷺ قریب ہی کہیں تشریف رکھتے تھے۔ قریش نے اس شخص کو مذاق کے طور پر حضور نبی غیب دان ﷺ کی طرف بھیج دیا تاکہ وہ اس سے اپنا کام کرائے۔ اس نے حضور علیہ السلام کی بارگاہِ پاک میں آ کر تمام قصہ عرض کیا۔ آپ نے اٹھ کر فرمایا۔

"آیئے تجھے تیرا حق لے کر دوں۔"

قریش نے اس کے تعاقب میں دو شخص لگائے تاکہ دیکھیں کہ کیا ہوتا ہے۔ حضور سید الانبیاء حبیب خدا علیہ التحیۃ والثناء نے ابو جہل کے دروازے پر آ کر دستک دی۔ ابو جہل نے کہا۔

"کون ہو؟"

حضور سید الانبیاء حبیب خدا التحیۃ والثناء نے فرمایا۔

"میں محمد بن عبداللہ ہوں باہر آیئے۔"

جب ابو جہل نے دروازہ کھولا تو اس کا رنگ متغیر ہو گیا اور جسم لرزنے لگا۔ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا۔

"اس شخص کو اس کا حق دیجئے۔"

"ابو جہل نے کہا ابھی دیتا ہوں۔"

حضور سید الانبیاء ﷺ نے فرمایا۔

"دیکھئے جب تک اس شخص کا حق اسے نہیں دو گے میں یہاں سے نہیں جاؤں گا۔"

ابو جہل فوراً اندر گیا اور اسی شخص کا حق اسے دے دیا۔

حضور نبی پاک صاحب لولاک علیہ الصلوٰۃ والتسلیمات اس کا حق دلا کر واپس تشریف لے گئے تو وہ شخص پھر قریش کی مجلس میں آیا اور حضور سید الانبیاء حبیب خدا علیہ التحیۃ کی مدح سرائی کرنے لگا اور کہنے لگا کہ محمد علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اس ظالم

Marfat.com

سے میرا حق دلوایا ہے۔ پھر ان آدمیوں نے بھی یہ قصہ آکر سنا دیا۔ ابو جہل ان کے تعاقب میں چلا گیا اور کہنے لگا:

"جب حبیب خدا علیہ التحیۃ والثناء نے میرے دروازے پر دستک دی تو میرا دل لرز گیا۔ میں نے باہر آکر دیکھا کہ میرے سر پر ایک بہت بڑا اونٹ منہ کھول کر کھڑا ہے۔ اگر میں ایک لحہ بھی حق ادا نہ کرتا تو وہ میرا سر تن سے جدا کر دیتا۔"

قریش بولے۔

"لیجئے ابو جہل پر بھی محمد علیہ السلام کا جادو چل گیا ہے۔"

اسی طرح بنی اسد میں ایک شخص اونٹ فروخت کرنے کے لئے لایا۔ وہ اونٹ ابو جہل نے خرید لیا لیکن اونٹ کی قیمت ادا نہ کی اس وقت حضور سید الانبیاء حبیب خدا علیہ التحیۃ والثناء مسجد میں تھے۔ اونٹ فروخت کرنے والے نے آپ کی خدمت میں آکر اپنا حال بیان کیا۔ آنحضرت ﷺ نے اس سے دریافت کیا۔

"تمہارے اونٹ کہاں ہیں؟"

اس نے کہا۔

"میرے اونٹ بازار میں ہیں۔"

حضور سیدالانبیاء حبیب خدا علیہ التحیۃ والثناء بازار میں تشریف لائے اور اس کے اونٹوں کو اس کی مرضی کے مطابق خریدا اور پھر دونوں کو فروخت کر دیا اور قیمت ادا کر دی۔ ابو جہل کہیں قریب ہی بیٹھا تھا وہ کچھ بول نہ سکا ایسے لگ رہا تھا جیسے اس کی ماں مر گئی ہے۔ پھر جب حضور نبی غیب دان علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ابو جہل کی طرف متوجہ ہو کر فرمایا۔

"اے چچا اب کوئی ایسی حرکت نہ کرنا ورنہ تو ایسا پھنس جائے گا کہ تیری وہاں سے رہائی مشکل ہو جائے گی۔"

ابو جہل نے کہا۔

"اے محمد! میں ایسی ہی حرکت کروں گا۔"

مشرکین نے ابو جہل سے کہا۔

"اے ابوالحکم! محمد نے تمہیں خوب رسوا کیا ہے شاید کہ تو نے اس کی پیروی کر

Marfat.com

لی ہے یا تجھ پر کوئی خوف غلبہ پا گیا ہے۔"

ابو جہل نے کہا۔

"میں کبھی بھی دینِ اسلام قبول نہیں کروں گا۔"

لیکن میں نے چند آدمی حضور نبی کریم علیہ افضل الصلواۃ والتسلیم کے دائیں طرف اور چند آدمی بائیں طرف کھڑے دیکھے جو ہاتھوں میں نیزے رکھتے تھے اور مجھ پر حملہ کرنے کے درپے تھے اگر میں آپ کی بات نہ مانتا تو میں ہلاک ہو جاتا۔

قریش نے کہا۔

"یہ بھی محمد ﷺ کے جادو کا اثر ہے۔"

جب حضرت زنیرہ رضی اللہ عنہا مشرف بہ اسلام ہوئے تو اس وقت آپ نابینا ہو گئے یہ دیکھ کر ابو جہل نے کہا۔

"یہ لات و عزٰی کا کام ہے۔"

حضرت زنیرہ رضی اللہ عنہا نے کہا۔

"لات و عزٰی عبادت کرنے والے اور عبادت نہ کرنے والے دونوں کی خبر نہیں رکھتے۔ یہ تو صرف رضائے الٰہی ہے۔ میرا رب مجھے بینا کر سکتا ہے۔"

اس رات انہیں روشنی مل گئی لیکن دل سیاہ قریش نے اسے بھی حضور سید الانبیاء ﷺ کا جادو ہی کہا۔

حضرت سیدہ خدیجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے اپنی عینِ حیات میں ہی حضرت سیدہ زینب رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا عقد اپنے بھانجے ابوالعاص سے کر دیا تھا اور حضور نبی پاک صاحب لولاک علیہ الصلواۃ والتسلیمات نے حضرت رقیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا عقد عتبہ بن ابی لہب سے کر دیا۔ جب حضور سید الانبیاء علیہ التحیۃ والثناء اور کفار کے مابین کچھ گڑبڑ ہوئی تو کفار نے آپ کے دامادوں سے کہا کہ تم حضور علیہ السلام کی صاحبزادیوں کو طلاق دے دو۔ تم جس قریشی لڑکی سے چاہو گے شادی کر دی جائے گی۔ ابوالعاص نے کہا:

"میں تو اپنی بیوی سے کسی قیمت پر بھی مفارقت نہیں چاہتا کیونکہ قریش کی کوئی عورت میری بیوی کے مقابل نہیں ہے۔"

Marfat.com

حضور سیدالانبیاء حبیب خدا علیہ التحیۃ والثناء نے اس کی اس دیدہ وری پر اسے تحسین سے نوازا۔ لیکن عتبہ نے کہا۔

"اگر سعید بن العاص کی بیٹی میرے نکاح میں دے دی جائے تو میں محمد کی بیٹی سے مفارقت کرلوں گا۔"

قریش نے سعید بن العاص کی بیٹی کا نکاح اس سے کردیا۔ وہ بد طینت حضور سید الانبیاء حبیب خدا علیہ التحیۃ والثناء کی صاحبزادی کے ہاں سے اٹھ کر بارگاہِ نبوی ﷺ میں آیا اور کہنے لگا۔

"یہ آپ کا داماد دنیٰ فَتَدَلّٰی وَکَانَ قَابَ قَوْسَیْنِ اَوْ اَدْنٰی پر ایمان نہیں رکھتا۔"

پھر اس بد طینت نے حضور نبی پاک صاحب لولاک علیہ الصلوٰۃ والتسلیمات کی جانب تھوکا اور آپ کی صاحبزادی کو طلاق دے دی اور بیہودہ گوئی کرتا ہوا واپس چلا گیا۔ حضور ﷺ نے اس کے لئے بد دعا کی اور فرمایا۔

"الٰہی اس پر اپنے کتوں میں سے ایک کتا مسلط کردے۔"

اس وقت آپ کے چچا ابو طالب وہیں تھے۔ انہوں نے کہا۔

"اے میرے بھتیجے اب تو اس بد دعا سے کس طرح محفوظ رہ سکتا ہے؟"

بعض کا قول ہے کہ جناب ابوطالب غمگین سے ہوگئے اور بارگاہِ نبوی ﷺ میں آکر کہا۔

"آپ کو اس بددعا سے کیا فائدہ؟"

عُتبہ نے اپنے والد سے تمام ماجرا بیان کیا وہ بھی سخت ناراض ہوا۔ ازاں بعد دونوں باپ بیٹا تجارت کی غرض سے ملک شام گئے اور ایک جگہ ٹھہرے۔ جہاں پر ایک راہب نے انہیں بتایا کہ یہاں بہت سے درندے رہتے ہیں۔ ابولہب نے اپنے ہمراہیوں سے امداد طلب کی کیونکہ وہ جانتا تھا کہ وہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بد دعا سے نہیں بچ سکتا۔ اس نے تمام سامان کو ایک دوسرے پر رکھ دیا اور عتبہ کو اس پر سلا دیا اور خود اس کے اردگرد گھومنے لگا۔ نیم شب میں ایک شیر آیا اور ہر ایک کو سونگھتا ہوا سامان پر چڑھ گیا۔ پھر ایک پنجہ مارا اور عتبہ کی آنکھیں باہر نکال دیں۔ عتبہ شور مچاتا ہوا واصل جہنم ہوگیا۔

Marfat.com

جب دوسری دفعہ نبی پاک صاحب لولاک علیہ الصلواۃ والتسلیمات کے صحابہ نے حبشہ کی طرف ہجرت کی تو ان میں بیاسی (۸۲) مرد اور اکتیس مستورات تھیں۔ ان کے ہمراہ حضرت جعفر طیار اور حضرت سلمہ رضی اللہ تعالٰی عنہ بھی شامل تھے۔ حضرت سلمہ رضی اللہ تعالٰی عنہ نے بیان کیا کہ ہم نے وہاں احسن طریقے سے دین کی تبلیغ کی اور رب عزوجل کی عبادت میں مشغول ہوگئے۔ جب مکہ کے کافروں کو ہماری رفاہت کی خبر پہنچی تو قریش نے بالاتفاق عمرو بن العاص اور عبداللہ بن ابی ربیعہ کے ہاتھ نجاشی شاہ حبشہ اور اس کے سرداروں کی طرف تحائف رسید کیے۔ جب یہ دونوں وہاں پہنچے اور تحفے پیش کیے اور مذہبی رہنماؤں سے گفتگو کی کہ چند اوباش نوجوانوں نے اپنے دین سے مفارقت اختیار کرلی ہے۔ اور بادشاہ کے دین کی متابعت بھی ترک کردی ہے۔ ان کے بڑوں نے ہمیں انہیں پہلے دین پر لانے کے لئے بھیجا ہے۔ راہب نے کہا۔

"تم بادشاہ کے سامنے حقیقت بیان کرو تاکہ ہم تمہاری استعانت کریں"۔

مذہبی رہنما نے بادشاہ سے کہا۔

"یہ دو شخص ان مہاجرین کے بارے میں خوب جانتے ہیں اس لئے انہیں ان کے سپرد کردینا چاہیے۔"

بادشاہ نے اس پر سخت غصہ کا اظہار کیا اور کہا۔

"میں صرف اس بات پر انہیں بلاتا ہوں اور حقیقتِ حال پوچھتا ہوں۔ اگر حقیقت اسی طرح ہوئی جس طرح ان آدمیوں نے بیان کی ہے تو میں ان مہاجروں کو ان کے حوالے کر دوں گا۔ اور اگر معاملہ اس کے برعکس ہوا تو میں سخت سزا دوں گا۔"

حضرت ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ نجاشی نے اپنے تمام پادریوں کو اکٹھا کیا جنہوں نے نجاشی کے چاروں طرف کتب رکھ دیں۔ پھر نجاشی نے حضور سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ کو بلوایا۔ حضرت جعفر طیار رضی اللہ تعالٰی عنہ صحابہ کرام کو لے کر وہاں آگئے تمام پادریوں نے اٹھ کر حضرت جعفر طیار رضی اللہ تعالٰی عنہ کا استقبال کیا۔ اور نجاشی نے انہیں بہت حد تعظیم کی اور حالات دریافت کرنے لگا۔ حضرت جعفر طیار رضی اللہ تعالٰی عنہ نے کہا۔

Marfat.com

"اے بادشاہ ہم زمانۂ جہالت میں ایسے لوگ تھے جو بتوں کی پوجا کرتے تھے۔ مردار کھایا کرتے تھے۔ جُوا کھیلا کرتے تھے۔ اور نوع بہ نوع مکروہ قسم کے کام کیا کرتے تھے۔ اللہ عزوجل نے ہم پر کمال مہربانی فرمائی کہ ہماری قوم میں سے ہم پر ایک رسول مبعوث فرمایا ہے جو حسب نسب میں یکتائے روزگار ہے اور نہایت امانت دار اور دیانت دار ہے۔ اس نے ہمیں اللہ کے ایک ہونے کی دعوت دی ہے۔ یہاں تک ہم اس کی پیروی کرتے ہیں۔ ہم اس کی شان میں کسی کو شریک نہیں ٹھہراتے۔ ہم نماز پڑھتے ہیں۔ اور سچائی کا دامن تھامے ہوئے ہیں۔ ہم وعدہ کو ایفاء کرتے ہیں۔ امانت کی ادائیگی اور صلۂ رحمی میں بھرپور کوشش کرتے ہیں۔ ہم نے اس پر ایمان بھی قبول کیا اور اس کی تابعداری بھی کی۔ لوگوں نے ہماری مخالفت کی اور معاندانہ طریقوں سے ہمیں کفرو شرک کرنے پر مجبور کرنے لگے۔ جب ہم میں اس قدر برداشت کی طاقت نہ رہی تو ہم نے یہاں آکر پناہ لی تاکہ ان کے جورو جفا سے بچ جائیں۔"

نجاشی نے حضرت جعفر طیار رضی اللہ عنہ سے کچھ قرآن پڑھنے کے لئے کہا۔ انہوں نے کٓھٰیٰعٓصٓ سے قرآن پڑھنا شروع کیا۔ نجاشی قرآن سن کر زارو قطار رونے لگا یہاں تک اس کی داڑھی کے بال بھی تر ہو گئے۔ درباری مذہبی پیشوا بھی رونے لگے۔ ان کے رونے سے کتابیں بھیگ گئیں۔ نجاشی نے کہا۔ "واللہ! یہ نور بھی اسی چراغ سے ہے جس سے حضرت مُوسیٰ علیہ السلام کا نور تھا۔ اور ان دونوں کا ایک ہی سرچشمہ ہے۔" پھر نجاشی نے ان دونوں سفیروں سے کہا۔

"میں ان لوگوں کو تمہارے حوالے نہیں کر سکتا۔"

جب نجاشی کے دربار سے باہر آئے تو عمرو بن العاص نے کہا۔

میں محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے صحابہ کرام پر ایک چیز ٹھونستا ہوں جو ان کی دیواریں ہلا دے۔

عبداللہ بن ربیعہ نے کہا۔

"اے عمرو! ایسا نہیں کرنا چاہئے گو وہ ہمارے مخالف ہیں لیکن بھائی چارے اور صلۂ رحمی کو مدِ نظر رکھنا ضروری ہے۔"

عمرو بن العاص نے ان کی طرف دھیان نہ دیا اور فوراً نجاشی کے دربار میں پہنچ

Marfat.com

کر کہنے لگا۔

"اے بادشاہ! حضرت محمد ﷺ کے صحابہ حضرت عیسٰی علیہ السلام کو بندہ کہتے ہیں۔"

نجاشی نے حضرت جعفر طیار رضی اللہ عنہ کو تمام صحابہ کے ساتھ دربار میں بلوا کر پوچھا۔

"تم حضرت عیسٰی علیہ السلام کے بارے میں کیا ایمان رکھتے ہو؟"

حضرت جعفر طیار رضی اللہ عنہ نے کہا۔

"ہمارا وہی ایمان ہے جو اللہ عزوجل کا فرمان ہے۔ وہ کلمۃ اللہ ہیں۔ وہ روح اللہ ہیں جو حضرت مریم میں پھونکی گئی۔"

نجاشی نے یقین کرلیا کہ اللہ عزوجل کا فرمان بھی یہی ہے۔ انہوں نے کہا۔

"واللہ حضرت عیسٰی علیہ السلام بھی یہی کہتے ہیں جو تم نے کہا ہے۔ آپ جایئے اور سکون سے اس ملک میں رہیے۔ آپ پر کسی قسم کا اعتراض نہیں ہوگا۔"

پھر بادشاہ نے کہا۔

"ان کے تحفے واپس کر دیجئے ہمیں ان کی کوئی ضرورت نہیں ہے۔"

انہی حالات کے پیشِ نظر یہ دونوں سفیر نجاشی کے دربار سے رُسوا ہو کر نکلے۔ بادشاہ نے ان کے تحفے رد کرکے واپس کردیئے اور وہاں کے لوگوں نے انہیں مبغوض تصوّر کیا اور حضرت جعفر طیار رضی اللہ عنہ اور دوسرے صحابہ کرام وہاں بہت اچھے طریقے سے مکین رہے۔

یاد رہے نجاشی سے پادریوں نے مکہ مکرمہ جانے کی اجازت چاہی۔ جب مکہ پہنچے تو انہوں حضور نبی پاک صاحب لولاک علیہ الصّلوٰۃ والتسلیمات کو مقامِ ابراہیم کے قریب پایا۔ وہ بھی آپ کے رُوبرو بیٹھ گئے۔ان میں طابور نامی ایک پادری تھا اس نے بارگاہِ نبوی سے دریافت کیا۔

"کیا آپ اللہ کے رسول ہیں؟"

حضور سید عالم ﷺ نے فرمایا۔

"مخلوق خدا کی شریک نہیں ہو سکتی۔"

Marfat.com

اس کے بعد آپ نے چند آیاتِ کریمہ تلاوت کیں جنہیں سن کر انہوں نے رونا شروع کر دیا اور ان کی داڑھیاں آنسوؤں سے تر ہو گئیں۔ طابور کہنے لگا۔

"میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ ایک ہے اور آپ اللہ کے برحق رسول ہیں۔"

اس کے باقی ساتھیوں نے بھی ایسا ہی کیا اور آپ کی تصدیق کی۔ جب یہ پادری بارگاہ نبوی ﷺ سے اٹھے تو ابوجہل امیہ بن خلف قریش کے ایک گروہ سے مل کر کہنے لگا۔

"اللہ عزوجل اس شخص کو برباد کرے جس نے تمہیں یہاں طلبِ دید کے لئے بھیجا ہے۔ تم تو یہاں صرف اس شخص کی دید کے لئے آئے تھے لیکن تمہاری عقل پر اتنی جلدی پردہ پڑ گیا کہ اس کے پاس بیٹھتے ہی اپنے دین سے منحرف ہو گئے اور تم نے اس کی ہر بات کی تصدیق کر دی۔ اس شخص کا دو سال سے یہ دعویٰ ہے لیکن ہم میں سے کسی نے بھی اس کا دم نہیں بھرا۔ صرف چند نادار لوگوں نے اس پر ایمان قبول کیا ہے۔"

پادری نے کہا۔

"تم پر سلامتی ہو۔ ہم کسی کے حق کو ضائع نہیں کرتے اور جہلا کے کہنے پر وہ سچائی جو روشن ہو چکی ہے اس سے منہ نہیں موڑ سکتے۔"

اس کے بعد ان پادریوں نے شریعتِ مطہرہ کے احکام اور قرآن سیکھا اور اسلام کا زیور پہن کر اپنے ملک کو واپس چلے گئے۔

جب حضور پر نور شافع یوم النشور ﷺ نے نبوت کے چھٹے سال معراج کے واقعہ میں جس میں یہ ذکر تھا کہ میں راتوں رات مسجد اقصیٰ میں پہنچا۔ کتابِ مبین سے ثابت ہے۔ قریش سے بیان کیا تو قریش نے یہ کہا ایسا کبھی ہو نہیں سکتا کہ محمد ﷺ وہاں پہنچے ہوں۔ لہٰذا انہوں نے کہا کہ بیت المقدس کے اوصاف بیان کیجئے۔ حضرت جبرائیل امین علیہ السلام نے بیت المقدس کی سرزمین کو حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے سامنے لا کر رکھ دیا اور انہوں نے جو کچھ دریافت کیا آپ نے اس کا شافی جواب دیا۔ قریش نے انہی ایام میں ایک قافلہ ملک شام بھیجا ہوا تھا۔ آپ سے اس کے بارے میں دریافت کرنے لگے تو حضور نبی غیب دان ﷺ نے فرمایا۔

Marfat.com

"ابھی قافلہ راستہ ہی میں ہے۔"

پھر فرمایا کہ:

"میں نے گذرتے وقت فلاں شخص کو اونٹ پر بیٹھے ہوئے ٹھٹھرتے دیکھا جس نے اپنے غلام سے کمبل طلب کیا۔ مجھے اس وقت پیاس تھی میں نے ان کے برتن سے پانی پیا اور ایک شخص کی کوئی چیز گم ہوگئی تھی جب وہ وہاں پہنچے تو اس کی گم کی ہوئی چیز بھی مل گئی اور اہلِ قافلہ کے اونٹ ہمارے براّق سے ڈر کر بھاگ گئے اور ادھر ادھر پھیل گئے۔ اگر قافلہ والوں کے کچھ ایام ان کی تلاش میں ضائع نہ ہوئے تو وہ فلاں دن سورج کے طلوع ہوتے وقت یہاں پہنچیں گے۔"

قریش ان خبروں سے حیران و پریشان ہوگئے اور اس وقت کا انتظار کرنے لگے۔ جب وہ وقت آیا تو قریش کی دو جماعتیں ہو گئیں۔ ایک جماعت سورج کی طرف دیکھنے لگی اور دوسری جماعت قافلہ کا راستہ دیکھنے لگی۔ اچانک ایک جماعت سے آواز آئی کہ لیجئے یہ قافلہ پہنچ گیا۔ دوسری جماعت نے پکارا لیجئے آفتاب طلوع ہوگیا۔ وہ تمام کے تمام قافلے کے استقبال کے لئے گئے اور کمبل طلب کرنے' پانی پینے' اونٹوں کے منتشر ہونے اور گم شدہ چیزوں کے حاصل کرنے کے بارے میں دریافت کرنے لگے۔ ہر ایک نے اس کی تصدیق کی جو نبی برحق نے صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا۔ لیکن ان کے دلوں پر جو قفل لگے ہوئے تھے وہ نہ کھل سکے اور ان دلوں میں غرور و تکبّر کی چکی چلی ہوئی تھی۔

ایک روز ابو جہل نے اپنے رفقاء کے ساتھ بحث و تکرار کرنے کے بعد کہا۔

"ہم تو اس شخص کے افعال سے معذور ہو گئے۔ واللہ! اگر آج کے بعد اسے ایسے ہی نماز پڑھتا ہوا دیکھوں گا تو اس کا سر پتھر سے پھوڑ دوں گا تاکہ اس کی شرارت سے خلاصی حاصل کرلوں۔ اگر تم نے اس وقت میری استعانت نہ کی تو میں جانوں گا تم نے مجھے دشمنوں کے سپرد کر دیا۔ تمام مشرکین نے اسے قسم کھا کر یقین دلایا اے ابوالحکم ہم بہر صورت تیری امداد کرتے رہیں گے اور تمہیں دشمنوں کے حوالے نہیں کریں گے۔"

صبح ہوئی تو حضور دانائے غیوب صلی اللہ علیہ وسلم مسجد میں تشریف فرما ہوئے اور وہ

Marfat.com

ملعون ہاتھ میں پتھر لئے آپ کے تعاقب میں روانہ ہوا حضور نبی کریم رؤف و رحیم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم نماز کے لئے کھڑے ہوئے تو وہ ملعون آپ کے قریب ہوا اور اس کا رنگ متغیر ہونا شروع ہو گیا اور اس نے واپسی کا دم لیا۔ قریش نے دریافت کیا۔

"اے ابوالحکم! کیا ہوا"

کہنے لگا۔

"واللہ اس کے دائیں جانب ایک اونٹ ہے جو بہت طاقتور اور اتنا بلند قامت ہے کہ میں نے اتنی بلند کوہان والا اونٹ نہیں دیکھا اس نے مجھ پر حملہ کر دیا۔ وہ اس قدر تند خو اور تیز دانتوں والا تھا کہ میں نے ایسا آج تک نہیں سنا۔ اگر وہ میرے پاس آ جاتا تو یقیناً" مجھے ہلاک کر دیتا۔ پھر اس نے "لود نامنہ لا خذہ کے الفاظ کہے جن کا مطلب ہے اگر وہ اس کے نزدیک ہوتا تو وہ اسے یقیناً" پکڑ لیتا۔"

مجھے حضرت جبرائیل علیہ السلام نے اس بات سے آگاہ کر دیا۔

ایک روز اسی ملعون نے قریش سے کہا کہ محمد علیہ الصلوٰۃ والسلام ہر دن تمہارے سامنے نماز پڑھتا ہے۔ کہنے لگے۔

"ہاں"

ابوجہل نے کہا۔

"اگر اب میں اسے اس حال میں پاؤں گا تو اپنے پاؤں سے اس کی گردن روند ڈالوں گا۔"

قریش نے کہا۔

"جائیے وہ وہاں نماز پڑھ رہا ہے۔"

ابو جہل گیا تو رستے سے ہی اپنے چہرے سے کوئی شے ہٹاتے ہوئے واپس چلا آیا۔

قریش نے دریافت کیا۔

"اے ابوالحکم! کیا ہوا"

کہنے لگا۔

"کیا کچھ بیان کروں میں نے اپنے اور اس کے مابین آگ کی ایک خندق دیکھی

Marfat.com

ہے۔"

اس واقعہ کے بعد اللہ عزوجل تبارک و تعالیٰ نے مندرجہ ذیل آیہ کریمہ نازل فرمائی۔

اَرَاَیۡتَ الَّذِیۡ یَنۡھٰی عبداً اِذا صلّٰی الیٰ اٰخرہ سورہ

کیا تم نے نہیں دیکھا جو ایک بندے کو نماز پڑھنے سے روکتا ہے۔

یاد رہے کہ ایک روز حضور سیّد الرسل امام السُبل احمد مجتبیٰ حضرت محمد مصطفیٰ علیہ التحیّۃ والثناء حکم بن ابوالعاص کے پاس سے گذرے۔ حکم نے آپ کا تعاقب کیا۔ آپ نے اسے نبوّت کی ضیاء سے دیکھا کہ نازیبا حرکات کررہا ہے تو فرمایا۔

"ایسا ہی ہو جا۔"

پس اسی جگہ اس کے جسم پر رعشہ طاری ہوگیا اور وہاں سے ہل نہ سکا۔

ایک روز قریش اس بات پر متفق ہوگئے کہ کسی روز دو آدمیوں کو احبارِ یہود کے پاس بھیج کر حضور نبی پاک صاحب لولاک علیہ افضل التحیّۃ والتسلیمات کے احوال کا پتا چلائیں۔ جب احبارِ یہود نے آپ کے اوصاف سنے تو سمجھ گئے کہ آپ کس بات کی دعوت دیتے ہیں۔ انہوں نے ان دو آدمیوں کو یہ ہدایت کی کہ وہ حضور سید عالم ﷺ سے تین چیزوں کے بارے میں سوال کریں کہ قِصّہ اصحابِ کہف' قِصّہ ذُوالقرنین اور روح کیا ہیں؟ اگر ان تین سوالات کا جواب دے دے تو جان لیجئے کہ وہ نبی اور رسول ہے۔ اس کی اتباع کیجئے۔ اگر ان کا جواب نہ دے سکے تو وہ جھوٹا ہے۔ پھر جس طرح چاہو اس سے کیجیئو۔ جب قریش نے یہ سوالات دریافت کئے تو حضور سید عالم نور مجسم ﷺ نے فرمایا "میں کل بتاؤں گا۔"

آپ نے ان کلمات سے پہلے انشاء اللہ نہ کہا۔ دس روز تک وحی کا سلسلہ منقطع ہوگیا۔ قریش نے اس بات پر خوشی کا اظہار کیا۔ حضور علیہ الصلواۃ کو یہ بات ناپسند گزری۔ پھر حضرت جبرائیل علیہ السلام سُورہ کہف لے کر آئے جو ان کے جوابات پر مشتمل تھی۔ حضور سید عالم ﷺ نے ان پر وہ سورت پڑھی۔ انہوں نے سن کر انکار کردیا اور اپنے کفر پر ڈٹے رہے۔

اسود بن مطلب' عاص بن وائل' ولید بن مغیرہ اور ابن طلحہ حضور سید عالم نور

Marfat.com

مجسم ﷺ سے مذاق کرنے میں متجاوز تھے ایک روز حضرت جبرائیل علیہ السلام آپ کے پہلو میں آکر کھڑے ہوگئے۔ یہ تینوں کعبہ شریف کے طواف میں مصروف تھے۔ ولید بن مغیرہ حضرت جبرائیل امین علیہ السلام کے قریب سے گذرا۔ حضرت جبرائیل علیہ السلام نے ولید بن مغیرہ کے ہاتھ کی طرف اشارہ کیا جو مجروح ہوگیا تھا اور مندمل ہوگیا تھا' تو اس سے خون رسنے لگا۔ وہ وہیں لقمۂ اجل ہوگیا۔ اس کے بعد عاص بن وائیل کے پاس سے گذرے تو اس کے ہاتھ پر بھی کانٹے کی وجہ سے زخم تھا۔ ازاں بعد اسود بن عبدالمطلب کے پاس جاکر اس کے منہ پر ایک سبز پتا رکھ دیا جس سے ان کی نظر جاتی رہی۔ اس کے بعد ابن طلحہ کے ہاں گئے اس کے سر کی طرف اشارہ کیا تو اس کے دماغ سے بھیجا بہنے لگا۔ اللہ عزوجل تبارک و تعالیٰ نے اس موقعہ پر مندرجہ ذیل آیہ کریم نازل فرمائی۔

انا کفینٰک المُستَهزِئین

ہم نے آپ سے مذاق کرنے والوں کا کام تمام کر دیا۔

ایک روز حضور سید عالم ﷺ قریش سے خائف ہو کر باہر آگئے۔ آپ نے دور سے کوئی سیاہ چیز دیکھی۔ نزدیک آکر دیکھا تو وہ اونٹوں کا گلہ تھا۔ آپ ان اونٹوں کے گلے پر آکر بیٹھ گئے۔ اونٹوں نے بھاگنا شروع کردیا اور اونٹوں کا چرواہا ابو شروان اونٹوں نے اردگرد دیکھنے لگا لیکن اسے کوئی چیز نظر نہ آئی۔ جب اونٹوں کے حلقے میں آیا تو حضور نبی پاک ﷺ کو دیکھا۔ کہنے لگا تو کون ہے؟ اونٹ لیے جا رہا ہے۔ حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا۔

"مت ڈریئے میں تو یہاں سکون حاصل کرنے کے لئے آیا تھا۔"

اس نے پوچھا۔

"تو کون ہے؟"

حضور سید عالم ﷺ نے فرمایا۔

"مت ڈریئے میں ایک ایسا آدمی ہوں جو یہ چاہتا ہے کہ تیرے اونٹوں سے پیار کرے۔"

ابو شروان نے کہا۔

Marfat.com

"مجھے تم وہ شخص نظر آتے ہو جسے لوگ کہتے ہیں کہ اس نے نبوّت کا دعویٰ کیا ہے۔"

حضور سید عالم ﷺ نے فرمایا۔

"میں تجھے لَا اِلٰهَ اِلاَّ اللّٰهُ وَاَنَّ مُحَمَّدً عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ کی دعوت دیتا ہوں۔"

ابو شروان نے کہا۔

تم میرے اونٹوں کے حلقے سے باہر نکل جاؤ جن اونٹوں میں تم ہو گے وہ خلاصی حاصل نہیں کر سکیں گے۔"

اس نے حضور سید عالم ﷺ کو اونٹوں کے حلقے سے باہر نکال دیا۔ آپ نے اس کے لئے ان الفاظ میں دعا کی۔

اطل بقاه وشفاه

اے اللہ! اس کی بقا و شفاء کو معطل کر دے۔

وہ بوڑھا ہو گیا۔ موت کی تمنا کرنے لگا۔ لوگ اس سے کہتے تھے کہ کیا تجھے تیری بربادی نظر نہیں آتی جو حضور سید الانبیاء حبیب خدا علیہ التحیۃ والثناء کی دعا کے موجب ہے۔ اس نے کہا۔

"ہو سکتا ہے کہ میری ہلاکت واقع ہو جائے۔"

جب ظہور اسلام ہوا تو میں نے حضور سید عالم نور مجسم ﷺ کی خدمتِ عالیہ میں حاضر ہو کر اسلام قبول کر لیا۔ آپ نے میرے حق میں دعائے خیر کی۔ میری مغفرت کے لئے استغفار کیا۔ لیکن پہلی دعا کام کر چکی تھی۔

ایک روز مکہ والوں نے حضور نبی غیب دان احمد مجتبیٰ حضرت محمد مصطفیٰ علیہ التحیۃ والثناء پر بہت زیادہ جور و ستم کیا۔ آپ کا رُخِ انور خون آلود ہو گیا۔ آپ ایک جگہ افسردگی کی حالت میں بیٹھے تھے کہ حضرت جبرائیل علیہ السلام آئے اور ایک درخت کی طرف اشارہ کرکے کہنے لگے۔ "اس درخت کو اپنی جانب بلایئے۔"

حضور نبی پاک صاحب لولاک علیہ الصلوٰۃ والتسلیمات نے اس درخت کو بلایا تو درخت دوڑتا ہوا آپ کے پاس آیا اور آپ کے سامنے آکر کھڑا ہو گیا۔ پھر آپ نے اسے حکم کیا کہ اپنی جگہ واپس چلا جا جونہی درخت اپنی جگہ پر پہنچا تو فرمایا۔

Marfat.com

"یہی بہت اچھی چیز ہے۔"

جب قریش مکہ جناب ابوطالب کی حمایت کے سبب حضور دانائے غیوب ﷺ سے بحث تکرار اور لڑائی جھگڑے میں عاجز آگئے تو ان سب نے مل کر ایک عہد نامہ لکھا۔ انہوں نے اللہ عزوجل کے نام پر حلف اٹھایا کہ وہ بنی ہاشم اور بنی عبدالمطلب سے آج کے بعد قطع رحمی کریں گے۔ ان سے کسی قسم کا لین دین اور رشتہ داری نہیں کریں گے اور نہ کسی قسم کا ان سے لین دین کریں گے اور نہ ان سے کلام کریں گے۔ یہ عہد نامہ کپڑے میں لپیٹ کر سربمہر کیا گیا اور کعبہ کی دیوار پر لٹکا دیا گیا۔ جب ابوطالب کو اس کا علم ہوا تو تمام بنی ہاشم اور بنی عبدالمطلب کے ساتھ شعب ابی طالب میں جو دو پہاڑوں کے مابین تھا مقیم ہو گئے اور تین برس تک وہیں راتیں گذاریں۔ کسی نے بھی ان کے ساتھ کوئی بھلائی نہ کی۔ صرف ابوالعاص بن ربیع جو حضور سید عالم ﷺ کے داماد تھے کبھی کبھار وہاں گندم اور کھجوریں لے جاتے آپ نے ان کے اس کردار کو سراہا۔ جب ان کے حالات زیادہ خراب ہوگئے اور سختی کی انتہا نہ رہی تو اللہ عزوجل تبارک و تعالیٰ نے عہدنامہ قریش پر کسی کیڑے کو مسلط کر دیا اس کیڑے نے ماسوا نام اللہ تمام تحریر کو مٹا دیا۔ حضور سید عالم ﷺ کو علم ہوا تو آپ نے اپنے چچا ابو طالب کو مطلع کردیا۔ ابوطالب تمام بنی ہاشم اور بنی عبدالمطلب کے ہمراہ زرق برق لباس پہن کر مکہ معظمہ آگئے۔ اور قریش میں آکر بیٹھ گئے۔ قریش نے ان کا حد درجہ احترام کیا۔

ابو طالب کہنے لگا۔

"اے قریش کے گروہ! ہم تمہارے پاس ایک کام کے لئے آئے ہیں۔ امید ہے کہ تم اس میں عدل و انصاف کرو گے۔"

انہوں نے کہا۔

"ہم احسان کریں گے۔"

ابوطالب کہنے لگے:

"محمد ﷺ نے مجھے بتایا ہے کہ اللہ عزوجل تبارک و تعالیٰ نے تمہارے عہد نامے پر ایک ایسے کیڑے کو مسلط کر دیا ہے کہ جس نے سوائے اللہ کے نام کے سب

Marfat.com

کچھ ختم کر دیا ہے۔ میں نے آپ سے کبھی بھی جھوٹ نہیں سنا۔ دیکھیے اگر یہ بات صحیح ہے تو تمہیں خوف خدا کرنا چاہئے اور ایسے بیہودہ طریقے سے باز آ جانا چاہئے۔ اگر اس نے جھوٹ کہا ہے تو میں اسے تمہارے سپرد کر دیتا ہوں۔ اور اس کی حمایت سے ہاتھ کھینچ لوں گا۔ پھر جو تمہارا دل چاہے کرنا۔"

قریش نے کہا۔

"اے ابو طالب! یہ بہت اچھی بات ہے۔"

انہوں نے ایک شخص کو وہ عہد نامہ لانے کے لئے بھیجا۔ تو اس میں باسمک اللّٰھُمّ کے سوا کوئی حرف باقی نہ تھا۔ حضرت ابو طالب نے انہیں خوب طور پر برا بھلا کہا ان سب نے خاموشی اختیار کی۔ کچھ نہ کہہ سکے اور اس عہد نامے سے منحرف ہوگئے۔ اس کے بعد حضور سیدالانبیاء حبیب خدا علیہ التحیۃ والثناء اپنے رفقاء کے ساتھ اس درہ سے باہر آئے اور قریش عرصہ تک آپ سے صلح پر گامزن رہے۔

جاننا چاہئے کہ مشرکین مکہ نے بارگاہ نبوی ﷺ میں آکر کہا اے محمد! اگر تو اس دعوی میں سچا ہے تو چاند کو دو ٹکڑے کر دیجئے۔ حضور خواجۂ کونین ﷺ نے فرمایا۔

"اگر چاند کے دو ٹکڑے کروں تو اسلام قبول کر لو گے۔"

وہ کہنے لگے۔

"ہاں ہم اسلام قبول کر لیں گے۔"

یہ چاند کی چودھویں تاریخ تھی۔ حضور علیہ الصلواۃ والسلام نے بارگاہ رب العالمین جل مجدہ الکریم میں درخواست کی کہ چاند کے دو ٹکڑے ہو جائیں۔ تو چاند دو ٹکڑے ہو گیا۔ اس کا ایک حصہ کوہ ابو قبیس پر اور دوسرا حصہ اس پہاڑ پر سے گزرا جس پر حضور سید عالم ﷺ پکار رہے تھے کہ:

"اے فلاں! اے فلاں دیکھئے!"

جب ان بد طینتوں نے چاند کو دو ٹکڑے ہوتے دیکھا تو کہا۔

"محمد ﷺ نے ہم پر جادو کر دیا ہے۔"

پھر کہنے لگے۔

"اگر ادھر ادھر سے آنے والا کوئی مسافر کہہ دے کہ اس نے بھی یہ دیکھا ہے تو

Marfat.com

سچ ہوگا ورنہ شعبدہ بازی اور جھوٹ ہوگا۔[۱۳۲]

انہوں نے جس مسافر سے بھی پوچھا اس نے اس کی تصدیق کی ہم نے ایسا ہی دیکھا ہے جیسا کہ تم نے کہا ہے۔

یاد رہے کہ حضور سید الانبیاء حبیب خدا علیہ التحیۃ والثناء نے رکانہ بن عبدزید کو دیکھ کر فرمایا کہ اب تمہارا مشرف بہ اسلام ہونے کا وقت قریب ہو چکا ہے۔ اگر چاہو تو معجزہ دکھاؤں۔

رکانہ نے کہا۔

"ہاں! معجزہ دکھایئے"

اس درخت کے آدھے حصے کو بلایئے کہ یہاں آ جائے حضور نبی کریم ﷺ نے درخت کے آدھے حصے کو بلایا تو وہ درخت دو حصے ہو گیا۔ ایک حصہ بارگاہ نبوی میں آگیا۔ پھر آپ نے حکم دیا کہ واپس چلے جاؤ۔ وہ واپس چلا گیا اور نصف حصے سے جا لگا۔ راوی نے بیان کیا کہ میں نے اس درخت کو دیکھا محل اتصال لمبے دھاگے کی مانند نظر آتا تھا۔ رکانہ نے اسے دیکھ کر کہا میں نہیں جانتا میں تم سے کشتی کروں گا۔ اگر تم نے مجھے پچھاڑ دیا تو تمہیں آدھی بکریاں دے دوں گا۔ حضور سید عالم نور مجسم ﷺ نے رکانہ کو پٹخ دیا' رکانہ نے پھر کشتی کرنے کے لئے کہا تو حضور علیہ السلام نے پھر رکانہ کو پچھاڑ دیا۔ پھر رکانہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام سے کہنے لگا کہ آپ قریش سے کیا کہیں گے۔ حضور نبی پاک صاحب لولاک علیہ الصلوٰۃ والتسلیمات نے فرمایا۔

"میں یہ کہوں گا کہ میں نے رکانہ کو پچھاڑ دیا ہے اور آدھی بکریاں لے لی ہیں"۔

رکانہ کہنے لگا۔

"یارسول اللہ ایسا نہیں کہنا چاہئے میں اس سے سخت نادم ہوں گا۔ یا ایسا کہنا چاہئے کہ رکانہ نے مجھے بکریاں دے دی ہیں۔"

حضور نبی کریم رؤف و رحیم علیہ افضل الصلوٰۃ والتسلیم نے فرمایا۔

"میں دروغ گوئی کرنے کے لئے تیار نہیں ہوں۔"

رکانہ کہنے لگا۔

"یا رسول اللہ! آپ تو ہرگز جھوٹ نہیں بولتے۔"

Marfat.com

یہ کہہ کر رکانہ مشرف بہ اسلام ہو گیا۔

یاد رہے کہ ایک شب حضور سید عالم نور مجسم ﷺ نے ان الفاظ میں دعا مانگی۔

اَللّٰھُمَّ اَعِزَّالْاِسْلَامَ بَاَحَبِّ الرَّجُلَیْنِ اِلَیْکَ بِعُمَرِ ابْنَ الخطاب او بابی جھل ابن ھشام۔

"الٰہی! اسلام کو دو آدمیوں میں سے جسے تو اچھا جانتا ہے عزت دے حضرت عمر بن خطاب سے یا ابوجہل بن ہشام سے۔"

صبح ہوئی تو حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے بارگاہِ نبوی میں حاضر ہو کر اسلام قبول کر لیا۔

ایک رات حضور نبی غیب دان احمد مجتبیٰ محمد مصطفےٰ علیہ التحیۃ والثناء وادی نخلہ میں تہجد کی نماز پڑھ رہے تھے۔ آپ نے تلاوت قرآن پاک کی تو نصیبین کے سات جنات کا گزر آپ کے پاس سے ہوا اور انہوں نے قرآن کریم سنا۔ اس کے بعد نصیبین سے ایک اور جنات کی جماعت بارگاہ نبوی ﷺ میں حاضر ہوئی۔ اس وقت حضور سید الرسل امام لسبل ﷺ اپنے رفقاء کے ہمراہ تشریف فرماتھے۔ حضور نبی پاک صاحب لولاک علیہ افضل الصلواۃ والتسلیمات نے فرمایا۔

"تم میں سے ایک ایسا جن جو اپنے دل میں ذرہ بھر بھی کینہ نہ رکھتا ہو میرے ساتھ آ جائے"

حضرت سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ اٹھے اور آنحضرت ﷺ نبیذ سے بھرپور لوٹے کو پانی سے بھرا ہوا خیال کر کے ساتھ لے گئے آپ مکہ معظمہ سے باہر ایک ٹیلہ پر آئے اور ایک خط کھینچ کر حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے فرمایا کہ اس خط سے باہر نہ آنا اور نہ ہی کسی چیز کا خوف کھانا۔ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میں اس خط کے مابین بیٹھا رہا اور دور سے مجلس دیکھتا رہا۔ جب حضور پرنور شافع یوم النشور ﷺ مجلس والوں کے قریب پہنچے تو سب نے کھڑے ہو کر احترام کیا اور آپ کی خدمت بجالائے۔ آپ صبح تک ان کے پاس رہے۔ پھر میرے پاس آئے اور فرمایا۔

"اے عبداللہ مسعود! تم یہاں بہت دیر سے بیٹھے ہو۔"

عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے بارگاہ نبوی میں عرض کیا۔

Marfat.com

"یا رسول اللہ! آپ کے پاس کیوں نہ بیٹھوں۔ آپ کی پیروی دونوں جہان کی نیکی ہے۔"

پھر ان لوگوں میں سے دو شخص آپ کی خدمت میں آئے۔ حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا۔

"میں نے تمہاری حاجات کو پورا کر دیا ہے اب کیسے حاضر ہوئے ہو؟"

انہوں نے بارگاہ نبوی ﷺ میں عرض کیا۔

"یارسول اللہ! ہم آپ کے پیچھے نماز پڑھنے کے لئے آئے ہیں۔"

حضور سید عالم نے استفسار فرمایا کہ:

"تمہارے پاس پانی ہے؟"

میں نے بارگاہ نبوی ﷺ میں عرض کیا۔

"یارسول اللہ! میرے پاس کھجور کی نبیذ ہے۔

حضور نبی غیب دان ﷺ نے فرمایا۔

"کھجور بھی پاک ہوتی ہے اور پانی بھی پاک ہوتا ہے۔"

حضور رسالتمآب فخر موجودات احمد مجتبیٰ حضرت محمد مصطفےٰ علیہ التحیۃ والثناء نے وضو کیا اور نماز ادا کی اور واپس آگئے۔

میں نے بارگاہ نبوی میں عرض کیا "یا رسول اللہ یہ کون ہیں؟"

حضور نبی کریم رؤف رحیم علیہ افضل الصلوٰۃ والتسلیم نے فرمایا۔

"یہ نصیبین کے جن ہیں جو مشرف بہ اسلام ہو چکے ہیں۔ ان میں ایک چیز پر اختلاف پیدا ہو گیا تھا میں نے اس کا فیصلہ کر دیا ہے۔ انہوں نے زادو توشہ مانگا تو میں نے ہڈیاں ان کا توشہ اور گوبران کا چارہ مقرر کیا ہے ـــــ میں نے ان کی سواریاں واپس کردیں اور اس کے بعد ہڈیوں اور گوبر سے استنجا کرنے سے روک دیا۔"

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک روز حضور پُر نور شافع یوم النشور ﷺ میرا ہاتھ پکڑ کر مجھے بطاح مکہ میں باہر لے گئے آپ نے مجھے وہاں بٹھا دیا اور میرے چاروں طرف دائرہ کھینچ دیا اور فرمایا۔

"اس دائرہ سے باہر نہ نکلنا۔ تمہارے پاس دو آدمی آئیں گے ان سے کسی قسم

Marfat.com

کی گفتگو نہ کرنا اور وہ بھی تجھ سے کسی قسم کی گفتگو نہیں کریں گے۔"

یہ کہہ کر آپ وہاں سے تشریف لے گئے اور میں وہاں بیٹھا رہا۔ اچانک میں نے دو آدمیوں کو دیکھا۔ میرے نزدیک آتے تو دائرہ میں داخلہ کے بغیر حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی جانب چلے جاتے۔ نصف شب کے وقت آپؐ واپس تشریف لائے اور میرے زانو پر سر مبارک رکھ کر سو گئے۔ میری نگاہ اچانک ایسے افراد پر پڑی جو زرق برق لباس زیب تن کئے ہوئے تھے اور اپنی خوبصورتی میں بے مثال تھے۔ ان میں سے کچھ افراد تو حضور نبی پاک صاحب لولاک علیہ الصلوٰۃ والتسلیمات کے سرہانے بیٹھ گئے اور کچھ آپ کے قدموں کی طرف بیٹھ گئے۔ پھر باہم گفتگو کرتے ہوئے کہنے لگے۔

"ایسا غلام جو حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کو عطا ہوا ہے کسی کو بھی عطا نہ ہوگا۔ ان کی آنکھیں سو رہی ہیں اور دل بیدار ہے۔ اس کی مثال ایسی ہے جیسے کسی بادشاہ نے محل بنوایا۔ اس میں دسترخوان بچھوایا اور پھر لوگوں کو کھانے پینے کی دعوت دی۔ جس کو اس نے اجازت دی وہی اس کے مشروب سے فائدہ حاصل کر سکا۔ اور جسے اجازت نہ ملی وہ عذاب میں مبتلا ہوا۔"

انہوں نے یہ کہا اور چل دیئے اور محبوب خدا علیہ التحیۃ والثناء بیدار ہوئے۔ آپ نے دریافت کیا جو کچھ وہ کہہ گئے ہیں تو نے سنا ہے' کچھ معلوم ہوا وہ کون تھے؟ میں نے کہا "اللہ اور اس کے رسول بہتر جانتے ہیں۔ حضور سید عالم ﷺ نے فرمایا۔

"وہ فرشتے تھے انہوں نے جو مثال دی ہے وہ اس طرح ہے کہ اللہ عزوجل نے بہشت پیدا کیا اور انسان کو وہاں آنے کی دعوت دی جسے اس نے چاہا جنت میں داخل ہونے دیا اور جسے داخل نہ ہونے دیا وہ عذاب میں مبتلا ہوا۔"

حضرت مسروق رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ سے دریافت کیا گیا کہ حضور نبی کریم ﷺ سے جب رات کے وقت جن قرآن سنتے تو آپ ان حالات سے کیسے آگاہ ہو جاتے۔ حضرت مسروق نے ایک صحابی سے روایت کیا کہ حضور سید عالم ﷺ جنات کے حالات کی ایک درخت خبر دیا کرتا تھا۔

حضرت ذباب بن حارث رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ کہ عہدِ جہالت میں میرے پاس ایک بت تھا جس کی میں پرستش کرتا تھا۔ ایک جن میرا دوست تھا جو عرب کی خبریں یمن

Marfat.com

بن لے جایا کرتا تھا۔ ایک روز اپنے بت کے روبرو سویا ہوا تھا کہ اچانک اس جن نے آواز دی۔

یا ذباب یا ذباب اسمع العجائب بعث محمد بالکتاب یدعوا بمکته فلا یحاث وهو صادق غیر کذاب۔

"اے ذباب! عجیب و غریب بات سنئے کہ حضرت محمد علیہ الصلواۃ والسلام کتاب لے کر مبعوث ہوئے ہیں۔

جو مکہ والوں کو دعوت دیتے ہیں لیکن مکہ والے قبول نہیں کرتے۔ آپ سچے ہیں جھوٹے نہیں ہیں۔"

حضرت ذباب رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں اس وقت سخت حیران ہوا۔ میں نے باہر آکر اپنی قوم سے بات کی تو اچانک ایک آنے والے نے حضور سید عالم ﷺ کی آمد کی خبر دی۔ میں نے اپنے بت کو ٹکڑے ٹکڑے کردیا اور اونٹ پر سوار ہو کر بارگاہ نبوی ﷺ میں حاضر ہوا۔ جب میں نے آپ کی زیارت کی تو یہ ایسی زیارت تھی کہ جس کی مثال ناممکن ہے۔ گویا کہ آپ کے رُخِ انور سے نور چمک رہا تھا۔ میں آپ کے پاس پہنچا تو آپ نے فرمایا۔

"اے ذباب! یہاں کیسے آئے ہو؟"

میں نے بارگاہِ نبوی میں عرض کیا۔

"یا رسول اللہ! آپ کے حکم مبارک کی تعمیل کے لئے آیا ہوں۔"

اَشْهَدُ اَنَّكَ رَسُوْلُ اللّٰه ۔

"میں گواہ ہوں کہ بیشک آپ اللہ کے رسول ہیں"۔

تو آپ نے فرمایا کہ پہلے یہ کہو۔

اَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰه

"میں شہادت دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا معبود نہیں"۔

پھر کہو۔

اَشْهَدُ اَنَّكَ رَسُوْلُ اللّٰه

(میں شہادت دیتا ہوں بیشک آپ اللہ کے رسول ہیں)

Marfat.com

پھر میں نے مندرجہ ذیل اشعار کہے :

ولمّا رأیت اللّٰہ اظہر دینہ
و احببت رسول اللّٰہ عین زمانی

تبعت رسول اللّٰہ انا جاء بالھدیٰ
و خلقت اصنامی بداد الہویٰ

ستوۃٌ علیھا شدّۃ و ترکہا
کان لم یکن فی الدھر ذوحدتًا

فمن مبلغ سعد العنیرہ اِنّنی
شربت الّذی یبقی بآخر فانی

حضرت سیدنا جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ بیعتِ رضوان کے وقت میں نے حضور سید عالم نورِ مجسم صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا۔

یدخل کلّ من بائع تحت الشجرۃ الجنّۃ اِلّا صاحب الجمل الاحمر۔

سرخ اونٹ والے کے سوا جس شخص نے بھی شجر کے نیچے بیعت کی بہشت میں داخل ہو گا۔

یہ سن کر ہم اس کی زیارت کے لیے گئے۔ ہم نے ایک شخص کو دیکھا جس کا اونٹ گم ہو گیا تھا۔ میں نے اسے بیعت کے لئے کہا۔ وہ کہنے لگا۔

"اگر میرا اونٹ دستیاب ہو جائے تو وہ مجھے بیعت سے زیادہ عزیز ہو گا۔"

حضرت مازن بن العضویہ نے روایت کیا کہ ہماری قوم کا ایک بت تھا جس کی ہم پرستش کرتے تھے۔ ایک روز ہم نے اس کے پاس قربانی کی اس بت سے آواز سنائی دی۔

یامازن اسمع نسر ظھر خیرو بطن شریعت النبی و من مضربدین اللّٰہ الاکبر فدع نجیًا من حجر تسلم من حریقہ

جب میں نے یہ الفاظ سنے میں ڈر گیا اور اپنے آپ سے کہنے لگا۔

"کوئی بہت اہم واقعہ ہونے والا ہے۔"

Marfat.com

کچھ دنوں بعد ہم نے قربانی کی تو اس میں سے آواز سنائی دی۔

اقبل الی واقبل یسمع مالا یجہل ھذا نبیٌ یوحی منزل فامن بہ کیٌ تعدّل عن حرِّ شعلھا و قودھا بالجندل

میں نے اس سے اندازہ لگایا کہ اس خبر میں میری بہتری ہے۔ کچھ روز کے بعد میرے پاس ایک آدمی آیا میں نے اس سے دریافت کیا تو وہ کہنے لگا۔

"مکے میں قریش میں احمد نام کا شخص ظاہر ہوا ہے۔ جو بھی اس کے پاس آتا ہے کہتا ہے اجیبوا داعی اللّٰہ۔ اللہ کی طرف دعوت دینے والے کو قبول کیجئے"۔

حضرت مازن رضی اللہ عنہ کا قول ہے کہ میں نے اپنے دل میں کہا۔

"اللہ کی قسم! وہی کچھ ہے جو میں نے بت سے سنا تھا"

میں نے اُٹھ کر بت کے ٹکڑے ٹکڑے کر دیئے اور اپنی اونٹنی پر بیٹھ کر بارگاہ نبوی میں حاضر ہوا تاکہ میں آپ کے دستِ رحمت پر اسلام قبول کروں۔ پھر حضرت مازن رضی اللہ عنہ نے کہا۔

"میں ایک ایسا شخص تھا جو گانا سننے کا بہت شوقین تھا۔ شراب بہت زیادہ پیتا تھا۔ بُری عورتوں سے میل ملاپ رکھتا تھا۔ کئی سالوں تک قحط میں مبتلا رہا۔ یہاں تک کہ میرے مال و اسباب برباد ہوگئے اور میرا بچّہ بھی نہ رہا۔ میں نے بارگاہ نبوی ﷺ میں عرض کیا "یا رسول اللہ دعا فرمایئے کہ اللہ عزوجل میری حرص اور لالچ کو دور کردے۔ میرے دل سے عورتوں کے میل ملاپ کی خواہش دور ہوجائے اور میری زمین میں بارش برسائے۔"

حضور سید الانبیاء حبیب خدا علیہ التحیّۃ والثناء نے درخواست قبول فرماتے ہوئے دعا فرمائی۔

اللھم ابد لہ بالطرب قرأۃ القرآن و بالحرام الحلال وبالخمر و باثم فیہ و بالعھد عفتا لفرج و اتہم بالحیاء وھب لہٗ ولدًا۔

"حضرت مازن رضی اللہ عنہ کے بارے میں بیان کیا جاتا ہے کہ انہوں نے مسجد بنوائی جس میں عبادت کرتے تھے۔ جو دکھ درد کا مارا ہوا وہاں آکر تین روز تک عبادت کرکے دعا کرتا تو دعا کے بعد ظالم تباہ و برباد ہو جاتا یا اسے کوڑھ ہو جاتا۔ اسی لئے اس مسجد کو مبرص کے نام سے یاد کیا جاتا ہے۔

Marfat.com

رُکن

۴

Marfat.com

اس رکن میں حضور نبی غیب دان ﷺ کی ہجرت سے لے کر وصال تک کے حالات و واقعات مندرج ہیں۔ پہلے حصہ میں ایک سو اکتالیس شواہد ہیں اور دوسرے حصہ میں اٹھانوے۔

Marfat.com

پہلا حصہ

جب حضور سید العالمین شفیع المذنبین انیس الغریبین رحمتہ اللعالمین علیہ افضل التحیتہ والتسلیم کو مکہ معظمہ سے مدینہ منورہ شریف کی جانب ہجرت کا حکم ہوا تو اس وقت آپ کی بعثت مبارک کا چودھواں برس تھا۔ ہجرت کی رات کفار مکہ نے یہ قصد کر لیا تھا کہ جب آپ سو جائیں گے تو آپ کے مکان میں گھس کر آپ کا کام تمام کر دیں گے۔ رات کے اندھیرے میں بہت سے افراد نے آپ کے گھر کا احاطہ کر لیا اور اس بات کے منتظر تھے کہ آپ سو جائیں تو پھر آپ پر حملہ کر دیا جائے۔ اسی رات سورہ یسین شریف کا نزول ہوا۔ حضور پر نور شافع یوم النشور ﷺ نے ایک مٹھی خاک اٹھائی' باہر تشریف لائے اور وَجَعَلْنَا مِنْ بَيْنِ أَيْدِيهِمْ سَدًّا وَمِنْ خَلْفِهِمْ سَدًّا پڑھ کر خاک ان بے ایمانوں پر پھینک دی اور ان کی صفوں کو چیرتے ہوئے اس طرح نکل گئے کہ کسی کو خبر تک نہ ہو سکی۔ ایک شخص جو ان کے احوال دیکھ رہا تھا کہنے لگا۔

"اے حماں نصیبو! کیا تم نے محمد کو آتے ہوئے نہیں دیکھا؟"

یہ سن کر وہ تمام کے تمام اپنے سروں سے خاک جھاڑتے ہوئے اٹھ کھڑے ہوئے۔

جب حضور نبی پاک صاحب لولاک علیہ افضل الصلوٰۃ والتسلیمات حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے ساتھ غارِ ثور میں پہنچے تو حضرت سیدنا صدیق اکبر نے غار کے اندر پہلے جانے کے لئے اجازت مانگی تاکہ دیکھا جائے کہ وہاں کوئی تکلیف دہ چیز نہ ہو۔ غار میں داخل ہو کر ہر سوراخ کو اپنی انگلی سے ٹٹول کر بند کر دیا۔ جب ایک بڑا سوراخ آیا تو اس کو اپنے پاؤں کی ایڑھی سے بند کر دیا۔ بعض روایات میں ہے کہ آپ نے اپنی چادر پھاڑ کر ہر ایک سوراخ کو بند کر دیا۔ جب کپڑا ختم ہو گیا تو آپ نے بڑے سوراخ

Marfat.com

پر اپنا پاؤں رکھ دیا۔ مگر قسمت کے مارے ہوئے سانپ نے ڈس دیا۔ جب آپ نے حضور سیدِ عالم ﷺ کو آواز دی یا رسول اللہ میں نے جگہ صاف کر دی ہے۔ آپ اندر تشریف لے آئیں۔ لیکن حضرت سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ سانپ کے کاٹنے سے بہت پریشان تھے۔ صبح ہوتے ہی حضور خواجۂ کونین احمد مجتبیٰ حضرت محمدؐ مصطفیٰ علیہ التحیۃ وَالثناء نے حضرت سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کے پاؤں کو متورم پاکر فرمایا۔

"اے ابوبکر! یہ کیا ہوا"؟

حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے بارگاہ نبوی میں عرض کیا۔

"یارسول اللہ! سانپ نے ڈس لیا ہے"۔

حضرت نبی پاک صاحب لولاک علیہ الصلوٰۃ والتسلیمات نے فرمایا۔

"تم نے مجھے کیونکر اطلاع نہ کی؟"

حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا۔

"یا رسول اللہ! میں نہیں چاہتا تھا کہ آپ کی نیند میں خلل پیدا ہو۔"

آپ نے اپنا ہاتھ مبارک حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کے جسم مبارک پر پھیرا تو درد اور ورم جاتا رہا۔

جب حضور سید عالم نُورِ مجسّم احمد مجتبیٰ محمد مُصطفےٰ علیہ التحیۃ والثناء حضرت سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کی محبت و دوستی میں غارِ ثور میں جلوہ افروز ہوئے تو اس رات غار کے منہ پر ایک درخت اُگ آیا۔ ایک مکڑی نے غار کے منہ پر جالا تن دیا۔ دو جنگلی کبوتروں نے درخت کی ٹہنیوں پر گھونسلا بنا کر انڈے دے دیئے۔ جب مکہ کے مشرکوں کو حضورُ پُر نور شافع یوم النشور ﷺ کی روانگی کا پتا چلا تو مکہ معظمہ کے ہر قبیلہ کے لوگ ہاتھوں میں عصا اور تیر کمان لئے آپ کے پیچھے روانہ ہوئے یہاں تک کہ غار سے صرف بائیس گز پیچھے رہ گئے۔ بعض روایات میں پچاس گز کا فاصلہ آتا ہے۔ مشرکوں نے اپنے ایک نوجوان کو غار کے اندر جانے کے لئے کہا۔ جب وہ غار کے منہ پر پہنچا تو فوری طور پر واپس آکر کہنے لگا۔

"غار کے منہ پر جنگلی کبوتروں کے انڈے دیکھ کر میں نے یقین کر لیا ہے کہ یہاں محمد ﷺ نہیں ہیں۔"

Marfat.com

جب حضور نبی غیب دان ﷺ کو پتا چلا کہ کافر کبوتروں کے سبب سے غار میں نہیں آسکے تو آپ نے ان کے حق میں دعا کی۔ اللہ عزوجل نے تبارک و تعالیٰ نے انہیں حرم شریف میں مقام عطا کیا جہاں ان کی نسل میں معتدبہ اضافہ ہو گیا۔

حضرت سراقہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ حضور سید عالم نور مجسم ﷺ اور ان کے دوست کو دیکھا ہے مجھے اس کی سچائی پر یقین تھا لیکن میں نے دانستہ طور پر کہا کہ وہ نہیں کوئی دوسرے آدمی ہوں گے جو کسی چیز کی تلاش میں ہوں گے۔ میں نے گھر جاکر اسی وقت اپنی کنیز سے گھوڑا تیار کرنے کے لئے کہا۔ پھر میں اس پر نیزہ لے کر سوار ہو گیا اور چلتے چلتے حضور پرنور ﷺ کے پاس پہنچ گیا۔ یہاں تک کہ میں نے آپ کو قرآن مجید کی تلاوت کرتے ہوئے دیکھا حضور سید عالم نورِ مجسّم ﷺ پیچھے نہیں دیکھتے تھے لیکن حضرت سیدنا صدیق اکبر بار بار مڑ کر دیکھتے تھے میں قریب پہنچا تو میرے گھوڑے کے پاؤں ریت میں دھنسنے لگے۔ یہاں تک کہ میں رانوں تک زمین میں دھنس گیا۔ میں نے باآوازِ بلند کہا۔

"کہیں آپ نے میرے حق میں بددعا تو نہیں کی۔ میرے حق میں دعا کیجئے تاکہ میں خلاصی پاؤں۔ میں عہد کرتا ہوں کہ جو کوئی آپ کے پیچھے آپ کی تلاش میں نکلے گا میں اسے واپس کر دوں گا۔"

حضور نبی پاک صاحب لولاک علیہ افضل الصلوٰۃ والتسلیمات نے میرے حق میں دعائے خیر کی۔ میں خوش ہوا اور واپس لوٹ آیا۔ آپ کے تعاقب میں جو بھی جاتا میں اسے واپس لوٹا دیتا۔

ایک روایت میں ہے کہ سراقہ نے حضور سید عالم ﷺ سے عرض کیا یا رسول اللہ! جب آپ میری بکریوں کے پاس پہنچیں تو جس قدر چاہیں لے لیں۔ آپ نے فرمایا۔

"ہم اہلِ شرک کی چیزیں نہیں لیا کرتے۔"

یاد رہے کہ حضور نبی پاک صاحب لولاک علیہ افضل الصلوٰۃ والتسلیمات سفر کے دوران اُمّ معبد کے خیمے میں پہنچے۔ اُم معبد حضور نبی کریم رؤف و رحیم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم سے شناسا نہیں تھی۔ آپ نے ام معبد سے پوچھا۔

Marfat.com

"تمہارے پاس دودھ ہے؟"

اُمِ معبد نے کہا۔

"نہیں! میری بکریاں باہر ہیں۔"

آپ نے خیمہ میں دیکھا تو ایک بکری کھڑی تھی۔ پوچھا۔

"یہ بکری کیسی ہے؟"

اُمِ معبد نے کہا۔

"بہت کمزور و لاغر ہے اس لئے بکریوں کے ساتھ باہر نہیں جا سکتی۔"

حضور سید العالمین ﷺ نے فرمایا:

"اگر اجازت ہو تو اسے دوھ لوں۔"

اُمِ معبد نے کہا۔

"واللہ! یہ تو دودھ نہیں دے سکتی آگے آپ کی مرضی۔"

حضور نبی کریم رؤف و رحیم علیہ افضل الصلواۃ والتسلیم نے بکری کو اپنے پاس بلوایا اور اس کے پستانوں پر ہاتھ پھیرا۔ پھر برتن طلب کیا۔ آپ نے اتنا دودھ دوہا کہ برتن بھر گیا اور اس سے تمام ساتھیوں نے پیٹ بھر کر پیا۔ پھر رفقاء کے ساتھ وہاں سے روانہ ہو گئے۔

ام معبد کا کہنا ہے کہ یہ متبرک بکری ہمارے پاس حضرت سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے عہدِ مبارک تک رہی۔ ہم نے اس سے دو وقت دودھ دوہا۔ حالانکہ عرب کے تمام قبیلے اس سال دودھ سے محروم رہے۔

ابوالقاسم محمد جار اللہ زمخشری نے "ربیع الابرار" میں اُمِ معبد کی خالہ زاد بہن ہند نام سے روایت کیا کہ حضور نبی پاک صاحب لولاک علیہ الصلواۃ والتسلیمات نے میرے خیمہ میں آرام فرمایا تھا۔ بیدار ہونے پر پانی طلب فرمایا اور ہاتھ دھوئے۔ پھر کلی کر کے پانی خیمہ کے پاس ہی ایک درخت کی جڑ میں پھینک دیا۔ صبح ہوئی تو ہم نے دیکھا وہاں ایک سرسبز تناور درخت اگا ہوا ہے اور اس کے ساتھ پھل بھی لگا ہوا ہے جس سے خوشبو آ رہی ہے۔ اس کا پھل شہد سے زیادہ میٹھا تھا جسے اگر بھوکا کھاتا تو سیر ہو جاتا۔ اگر پیاسا کھاتا تو اس کی پیاس دور ہو جاتی۔ اگر بیمار کھاتا تو صحت یاب ہو جاتا۔ جو بھیڑ بکری

Marfat.com